~~١٠٥١~~

م ٦٦٣

رساله شرح لفظه المستفرس الصادر

٦٦

الحمد لله و المنة

رسالہ شریفہ انصاف المستبصرین

چھاپ بمبئی

ک ۱۵۱۰

کتبخانهٔ وقف منصبیهٔ میرٹھ

هو الله تعالی

رسالهٔ شریفه ایضاح المستبصرین

شانه العزیز

رسالہ ۱ اشفۃ الابصار المستبصرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اتم حجتہ علی الثقلین ببعثت النبی الہاشمی المنصور لیخرجہما تبیان ببینات آیاتہ من الظلمات الی النور وخص الاوصیاء من ذریتہ بعدہ لیرشد وہما الی ظل الایمان وینقذ وہما عن حرور الکفر والفجور وعصمہم عن المعاصی وحبس الکذب والفریۃ والغوایۃ والزور وجعلنا من امۃ اشرف الانبیاء محمد الطامس معالم الشرک والدامس مناہج کل کفور وصلی اللہ علی محمد والہ واوصیائہ الاصفیاء الموصوفین بقلیل من عبادی الشکور اما بعد جبکہ مترجم نی اصل اس کتاب کو کثیر الفائدہ دیکہا اور نفع اسمین بہت سا پایا تب اپنی ہمت کو اس امر پر رکہا کہ زبان فارسی سے اردو زبان مین ترجمہ کری اسواسطی کہ اہل حق یعنے خدا شناس لوگ پڑہنے کے وقت ساتہہ خیر جزیل اور فائدہ جمیل کے فایض اور فایز ہون یعنے جبکہ اس کتاب کو پڑہین تب برکت سے اوسکی بہت سی خیر اور فائدہ کثیر حاصل ہوا ہین اور عند الترجمہ یعنے ترجمہ کے وقت ۲ عبارت کو اوسکی

رسالہ ۲ شریعہ حسینیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی من علینا بمعرفۃ الانبیاء والائمۃ المعصومین وجنبنا عن متابعۃ الاباطیل بالدلائل والبراہین وحفظنا من مضلات الہواء الفاسدۃ ومن المذاہب الباطلۃ بالصدق والیقین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعترتہ واتباعہ الی یوم الدین اما بعد ایسا کہتا ہے

قصہ حضرت ... غریب و عجیب ... اور ... ابادی کہ ... تاریخ ... ۱۲۹۵ ہجری ... عتبات عالیات ... زیارت حضرت ... الائمہ

اوسکے موجب ملال اور طول کلام کے دیکھا اس واسطی طریق اختصار کو مرعی رکھا یعنی
اوس طول کلام کو مختصر کیا اور گھٹایا اور جس سے کہ فایدہ حاصل تھا اوس پر اکتفا اور
بس کیا اب یہان سے شروع اصل مطلب ہے امّا بعد اس بیان کے کہتا ہے
فقیر حقیر عبدالوہاب بن عبدالرحمن بن محمد حسین بن نظر علی بن مرتضیٰ قلی رہنے والا
شہر دہلی کا کہ میری والد بزرگوار یعنی باپ میری خط نسخ سے بہت ماہر تھے اور
اکثر وقت کتابت قرآن شریف کیے کیا کرتے اور لکھا کرتے تھے اون کو ایسا
حافظہ ہو گیا تھا کہ کلام اللہ کو اوّل سے آخر تلک بغیر دیکھنے کے لکھا کرتے تھے
اور اونکا مذہب حنفی تھا خدا اون پر رحمت کرے اور مین بھی حنفی مذہب
رکھتا تھا ولیکن کیا فایدہ جو شان شہد اور عسل صاف کی ہے زقوم اور
تو ہر کے جھاڑ پر لٹکتا ہے اور یہہ کلام بلاغت نظام جو رُبَّ تَالِ الْقُرْاٰن
وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ ترجمہ یعنی بہت پڑہنے والے قرآن کے ہین اور وے عمل نہین
اوس پر اور چلتے نہین ہین اوس پر قرآن لعنت کرتا ہے اونکو گویا اوسکے
اور اوس جلیبے کے حق مین واقع ہے اسلئے کہ وہ جیوا تو اور دم دار اون
اور ما بعد اروں اور بھلا چاہنے والون مین سے بیٹھے ہندہ کے تھا کہ وہ
آکلۃ الاکباد یعنی کہانے والی جگر کے تھی بیت چند گوئی زمادر و پدرم ترجمہ
کہان تک بیان کریگا میری مان اور باپ سے معدنم سنگ و لیک من گوہرم
یعنی کہان اور معدن میری پتھر کے ہے ولیکن مین گوہر ہون مردمان جملہ نا خلف

پسرند یعنی سب لوگون کے بیٹے ناخلف ہین اور ہوتی ہین من بیچارہ ناخلف
پدرم یعنی مین بیچارہ ناخلف باپ ہون اور ہیہ دعا گو بہی مخالف اور دم
داری مین کمتر اوس سے نتہا بلکہ سانپ ارقم کے طرح سر سے پیر تلک دم
دار تہا المصنفہ عفی عنہ نہ دم دار بود م چو انعام عام یعنی نتہا مین دم دار
مانند حیوانون کے عام اور نادان زسر تا بپا بودہ ام دم تمام یعنی
سر سے پاون تلک تہا مین دم تمام چو مار سیہ کو سراپا دم است یعنی
مانند سانپ کالے کے جو وہ سر سے پاؤن تلک دم ہی دران دست
و پا چون جوارح کم است یعنی بیچ اوسکی ہاتہہ اور پاؤن مانند جوارح کے
یعنی جیسے ہاتہہ پاؤن آدمی اور حیوانون کے ہین نہین ہین مطوّل ز طول دمم در عجب
یعنی مطوّل درازی دم میری سے حیرت مین ہی طناب امل از دمم یک وجب
یعنی رسے امید کی مقابل مین میری دم کے بقدر ایک وجب اور بالشت کے
ہی ولیکن جب کہ خضر توفیق کا رستا بتلاتیوالا میری راہ کا ہوا تاریکی مذہب
خنفی سے نکل کر سر چشمہ پاکیزہ اور اچہی اور اونچی دین امامیہ کے پہنچا اور
متمسّک ساتہہ رسّی مضبوط اور ریسمان محکم کے ہوا امید ہی کہ حضرت
شاہ ولایت پناہ اور وصایت دستگاہ یعنی علی مرتضی ؑ اس بے بضاعت
کے حال پر تفقّد فرماکے اپنے خاص غلامون مین اور شیعون مین داخل کرین
اور مجہی بیزار ہونیوالا اور دلور ہونے والا اپنے دشمنون سے جانے واللہ

دولت اور ایام خلافت ہارون الرشید کے ایک شخص تہا سوداگر ساہیہ بہت سے نعمت کے اور بغداد کے مشہور سوداگرون مین سے تہا اور شہرت تمام رکہتا تہا محبت خاندان طیبین طاہرین سے بسبب محبت اہل بیت کے شیعہ مشہور ہو گیا تہا اور سب جانتے ہی کہ وہ شیعہ ہی اور ہمیشہ خدمت ذی سعادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مین آمد و رفت رکہتا تہا ... اور حضرت امام جعفر صادق کے بعد شہادت حضرت کے اسباب سبب ظلم اعدای دین کے اوسکا سب مال اور اسباب جاتا رہا اور اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور وہ فقیر اور محتاج ہوا کہ اوسکے گہر مین ایک لونڈی ...

رکہا رحمۃ اللہ علیہ کہ شیخ زمان عالم عامل شیخ ابو الفتوح رازی معلم بارع محقق فاضل و مدقق کامل جہان اور علامہ دوران جامع ... پیشوای اما بعض روایت ہی ... طبع ہوا موافق اور مخالف کا ہوا اور مشہور ہو کر مقبول اور مطبوع کے عوام مین اشتہار تمام پایا کے رسالہ مذکور نے بہوت ہی

... ہاسوا ایک لونڈی ... تحصیل علم ... امام جعفر صادق علیہ السلام مین ... علم و دین سیکہی ...

وَاللهُ وَلِيُّ التَّوفِيق یعنی اور اللہ تعالی مالک اور ولی ہے توفیق دینی کا

لمصنفہ علی کرد مارا از دوزخ خلاص یعنی علی نی کیا ہمکو دوزخ سے خلاص

کہ غیر از علی نیست مارا مناص یعنی جو سوا علی کے نہین ہے واسطی ہماری پناہ

علی برد مارا براہ صواب یعنی لیگیا اور علی نے بتلایا ہمکو رستا سیدھا

برآورد مارا از ضرب دواب یعنی علی نے نکالا اور بچایا ہمکو مارسے حیوانون کے

علی برد مارا بسوی بہشت یعنی علی لیگیا ہمکو بہشت کے طرف دلم غیر راہ علی را

ہشت یعنی اسلیئے میری دل نے غیر راہ علی کو چھوڑ دیا چو یزدان بمہرش گلم را

سرشت یعنی جب سے کہ خدائی ساتھہ محبت اوسکی کے میری گلکو پیدا کیا

مرا از غلامان خاصش نوشت یعنی مجھکو اپنے خاص غلامون مین لکھا علی

برد مارا براہ نجات یعنی علی لیگیا ہمکو رستے نجات پر چشانید مارا از زلال

حیات یعنی چکھایا یعنی پلایا ہمکو صاف پانی زندگی کا علی برد مارا براہ رشاد

یعنی علی لیگیا ہمکو راہ رشاد پر بنور ولایت دلم را کشاد یعنی ساتھہ نور

ولایت کی میری دلکو کھولا یعنی نور محبت سے اپنی میری دلکو روشن کیا

فکند از کرم بر سرم سایہ یعنی ڈالا کرم سے سر پر میری سایہ دلم یافت

زان سایہ سرمایہ یعنی میری دل نے پایا اوس سایہ سے سرمایہ یعنی پونجی

سزد گر کند خود بصد التماس یعنی لایق اور سزاوار ہے اگر کری آپ ساتھہ

سو التماس کے چو مہ از دلم نور حق اقتباس یعنی مانند چاند کے دل سے میری

نور خدا کو اقتباس یعنی جلسیا کہ چاند سورج سے روشنی لیتا ہی میری دل نے
اوسیطرح سے نور حق سی روشنی لی ہی علی را من از جان و دل بندہ ام یعنی
واسطے علی کے مین جان اور دل سے غلام ہون زعمر تلف کردہ شرمندہ ام
عمر کو ضایع اور خراب کرنے سے شرمندہ ہون بنور علی چون رہ حق جلی است
جبکہ نور علی سبب سے راہ حق کا روشن ہی خوش انکس کہ راہش بسوی علی است
یعنی خوشا اوسکا کہ جسکا رستا علی کی طرف ہی علی آنکہ عینش بود عین علم یعنی
علی وہ ہی جو عین اوسکا ہی عین علم کا کہ ہر موج آن ہست دریای حلم یعنی جو ہر
ایک موج اوسکی ہی دریا حلم کا ز لامش چہ پرسی کہ یک لجہ ایست یعنی
لام سے اوسکے کیا پوچھتا ہی کہ وہ ایک لجہ ہی علوم ملایک ازان موجہ ایست
فرشتون کے علوم اوس سے ایک موجہ ہی ز یا نور عرفان او را یمی است یعنی
روشنی نور عرفان اور معرفت اوسکی ایک دریا ہی کہ مہتاب شبخیز
زو شبنمی است یعنی جو روشنی چاند رات کے نکلنے والے کے اوس سے ایک
شبنم ہی یعنی مانند شبنم کے ہی علی آنکہ مہرش بود فرض عین یعنی علی وہ جو محبت
اوسکے فرض عین ہی بہر حاضر و غایب آمد چہ دین یعنی ہر ایک حاضر اور غایب
کو ہی مانند دین کے یعنی جلسیا کہ دین یعنی قرض لوگونکا ادا کرنا واجب ہے
اسیطرح سے دوستی اور محبت علی کی ادا کرنا واجب ہے علی آنکہ مہرش بود ماہ
عید یعنی علی وہ ہی جو محبت اوسکے ہی عید کا چاند کند رستگارم بروز

بروز وعید یعنی کریگی مجھکو رستگار روز وعید کے یعنی قیامت کے دن علی را

چو یزدان ولی خوانده است یعنی علی کو جو خدانے اپنا ولی کہا ہے نہ طور خفی

بل جلی خوانده است یعنی پوشیدہ اور چھپا نہین کہا ہے بلکہ ظاہر کہا ہی علی کو

ولی منم بندہ خاندان علی یعنی مین ہون غلام علی کی گھرانے کا کہ جام دلم شد

بھرش علی یعنی کہ پیالہ میری دل کا محبت سے اوسکی ہے بھرا چو تاریک

شب بد دل من سیاہ یعنی مانند اندھیری رات کے دل میرا کالا تہا بھر

علی شد منوّر چو ماه یعنی علی کی محبّت سے ہوا دل میرا مانند چاند کے روشن

زدوده دلم را بصیقل علی یعنی صاف اور پاک کیا میری دلکو سا تہہ

صیقل کے علی نے خداوندا با خفی و جلی ترجمہ خداوندا یعنی آقا اور مالک

جو جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی علی بود واقف رنتر خدا

یعنی علی تہا جاننے والا خدا کے بھید کا ازان رو جہان را شده مقتدا

اس سبب سے اہل زمانے کا ہوا مقتدا اور پیشوا نخواهم علی را علی کل حال

یعنی چاہتا ہون علی کو بہر حال نخواهم منه تن راکه بودند ضال یعنی نہین

چاہتا ہون تنیونکو جو ہتی گمراہ مختص کلام یعنی چہانا گیا سخن اور تحقیق کیا

گیا کلام یہہ ہے کہ عرض کرتا ہے فقیر حقیر کثیر التقصیر زبان نیاز اور

بیان ایجاز سے کہ اوپر رای عالم آرای ارباب فطنت اور رویت

اور اصحاب فکرت اور خداوندان بصیرت کے مخفی نرہی کہ سبب تصنیف

نسخہ نام اوسکا بتلایا
اور قیمت اوسکی سو ہزار دینار
لکہی ہارون غصہ ہوا اور کہا
کسواسطے اوسکی اتنی قیمت کی
خواجہ نے کہا اسواسطے کہ اگر سبب
علماء زمان کی حاضر ہوویں اور
علوم دینیہ اور مسائل شرعیہ مین
اوس سے مباحثہ کرین مگر اوس
علم اور منقطع نکر سکین گے اور

این مجموعہ ستودہ کا جو ہر ایک حرف اسکا اسطرلاب برج طریقت اور مفتاح کنوز حقیقت کا اور ہر ایک لفظ اسکا آفتاب فلک حقایق کا اور مصباح رموز دقایق کا اور ہر ایک سطر سطور مستقیم اسکا شاہ راہ وسیع طرایق کا بلکہ استوای اقالیم شرایع دین مبین کا ہی سو اسطی نام اوسکا ابصار المستبصرین رکہا جبکہ یہہ حقیر ساتہہ میامن توفیق حضرت رب العالمین اور باطن ائمہ معصومین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے ہاویہ گمراہی سجین اور حضیض اسفل سافلین سے اوج علیین کو پہنچا چاہا کہ کیفیت نکلنے کے کوئے سے گمراہی کے اور خلاص ہونا بہنور اور گرداب ناد انے سے چہٹنا جال فریب اور نجات پانا بیابان گمراہی سے اور خبردار ہونا ٹوٹنے رستے ہدایت سے اور بیان کرون اور طریقہ بحث اور مناظرہ کا جو بندہ پہلے بسبیل مجادلہ کہ بعضی فضلائی اہل ایمان کے ساتہہ کیا کرتا تہا اور پہر بطریق مناولہ یعنے اخلاق کے راہ سے اتفاق ہوا کرتا تہا اور حقیقت مین وسیلہ رشد اور ہدایت کا وہی ہو سکتا ہی تفصیل لکہی اس ارادی سے کہ شاید وہ لوگ جو طبیعت سلیمہ اور ذہن مستقیمہ رکہتے ہین بعد مطالعہ کرنے اس مجموعہ کے راہ انصاف سے باہر ہو کر مستبصر ہون اور غور سے دیکہین وہاب بے منت اور فیاض بے ظنت سب ہمکنان اور دوستون کو راہ ضلالت سے بچا کر توفیق تامل اور تفکر اور تدبر کی کرامت

کرامت فرماوی اور ثواب اوسکا اس خاکسار خسران کار کو عنایت کرے
وَاللّٰہُ یُحِقُّ الحَقَّ وَھُوَ یَھدِی السَّبِیلَ وَبِہٖ نَستَعِینُ اور اللہ تعالی حق کرتا ہی
حق کو اور وہ بتلاتا ہی سیدہی رستے کو اور ساتہہ اوسکے یاری چاہتے
ہین ہم القصہ سبب ظاہر کرنے اس مقال اور بیان کرنے اس اجمال کا یہہ ہی کہ سن
ایک ہزار چالیس اور دو ہجری مین ایک تاجر فرشتہ سیرت اور نہایت
دولتمند صاحب کمال دولت دو جہان سے بہرہ ور اور صاحب نصیب تہا
اور سینہ بے کینہ اوسکا جواہر معانی سے مملو اور صدف گوش ہوش
اوسکے کا حدیث اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ سے پُر دُر تہا یعنی دنیا کہیتی
ہی آخرت کی اور پاکیزہ گے ظاہر نے اوسکی باطن صدف کو گوش ہالی دی
تہی اور صفائی باطن نے اوسکی صفائی ظاہر آئینہ سے دور کی تہی اور قاعدہ
اور قانون اوسکا رضای علی مطلوب بیت شمایلش نتوان گفت از
ہزار یکی بہر چہ وصف کنم صد ہزار چندان است ساتہہ چند نفر فضلای
مسیحا نفس کے بندر لاہری کیطرف سے شہر دیبل مین تشریف لائے اتفاقات
حسنہ سے ایکدن دوپہر کے وقت بازار دیبل مین ناگہان یعنی ایکا
ایکی آنکہہ میری جمال خجستہ خصال خدام عالیمقام لازم الاحترام والاکرام
قدوۃ الفضلاء العظام در دریای معانی نقاد جوہر سخندانی حقایق شعار
دقایق دثار سالک مسالک طریقت وایقان واقف مواقف حقیقت

وعرفان معین الاسلام والدین مفخر الحاج والمعتمرین المتوسل بحبل اللہ المتین المختص بعنایات الملک الولی خصہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی مولانا عبد العلی الشیرازی نور اللہ مرقدہ وروح اللہ روحہ سے روشن ہوی باوجود اسکے کہ یہہ بندۂ خاکسار اوس ایام مین جہل مرکب اور تعصب اس درجہ رکہتا تہا کہ منہ دیکہنا اہل ایمان کا معصیت بلکہ کفر جانتا تہا جبکہ مین نے اوس بزرگوار کو اوس بازار مین سراسیمہ اور حیران اور متردد اور پریشان دیکہا سمجہا مین کہ یہہ بزرگ اپنی گہر کا رستا بہول گیا ہے تب پوچہا مین نے کہ آپ کیون سرگردان ہو کہا مین اپنے مکان کی گلی بہول گیا ہون مین نے کہا جناب کون سے محلہ مین رہتے ہو کہا مین غریب اور مسافر ہون نام محلہ کا نہین جانتا مین نے کہا آس پاس قریب جوار مین تمہاری مکان کے کوئی مسجد یا اور نشانی دوسری ہے جو اوس نشانی اور پتے سے لی چلون کہا مسجد جامع عالی ہے ولیکن بنانے والا اوسکا کون ہے نہین جانتا اس نشان اور پتے سے مین نے انکو گہر تلک پہنچایا اور برکت سے اس وسیلہ جلیلہ کے خدمت ذی رتبت موفور المسرت ملاذ زمان حاجی الحرمین الشریفین زایر رسول الثقلین حاجی علی رضا شیرازی حفظہ اللہ سے سعادت حاصل کی اور جبکہ اوس بزرگوار نے دریافت کیا کہ مین دلیل راہ مجازی انکا ہوا یعنی ظاہر مین مین نے اونکی گہر کا رستا بتلایا تب از روی ظرافت بلکہ کرامت سے

موافق اس آیۃ کریمہ کے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی آیا ہی
عوض نیکی اور احسان اور بھلائی کرنیکا مگر احسان کرنا یعنے نہین ہی عوض احسان کا
مگر احسان کرنا فرمایا کہ مروت اور جوانمردی یہہ چاہتی ہی کہ تجھکو ضلالت
سے ہدایت کیطرف دلالت کرون اگرچہ یہہ بات میری دلپر نہایت
سخت معلوم ہوئی چونکہ پہلی صحبت اور ملاقات تھی متوجہ جواب کا نہین ہوا
اور کچھ نہین کہا ولیکن جب اوس عزیز بزرگوار نے آثار ملال اور آزردگی میرے
چہرے سے احساس اور دریافت کیا تب چاپلوسی اور خوش آمدکی راہ
سے فرمایا کہ حاجی خوش طبع اور ہنس مکھ ہی مبادا آپ کا دل آزردہ
ہوا اور یہہ بات ناگوار گذری جب مین نے لفظ حاجی کا سنا فی الجملہ میری خاطر
جمع ہوئی کہ اگر وہ رافضی ہوتا تو حاجی نہین ہوتا شاید شافعی مذہب ہی بارے
ایسی تقریب اور تمہید سے دوست اور آشنا ہوا اور ہر روز قرآن
شریف کے مقابلہ کو اونکی خدمت مین جاتا تھا آخر کو ایکدن مجھسے پوچھا
کہ یہان کے لوگ کیا مذہب رکھتے ہین مین نے کہا سب ایکرنگ حنفی
مذہب ہین اور یہہ شہر خلاف اور شہرونکے دورنگی سے پاک اور معرا
ہی کہا یہان کے لوگ سچائی اور حقیقت مذہب شافعی اور حنبلی اور مالکی کے
قایل نہین ہین یعنے یہہ تینون مذہبون شافعی اور حنبلی اور مالکی کو سچا اور حق
نہین جانتے جو تو دورنگی سے بھاگتا اور بچتا ہی اور دور ہوتا ہی اور

ہارون نے حسب تسلیم کیطرف گوشہ
چشم سے دیکھا اور اشارہ کیا ابراہیم نے یحیی کو اور مباحثہ ہیسکے
منہہ کا غصہ سے بکمال حالاکی وہین کیا
اسیوقت متوجہ دریافت ہوئے کہ ایک سو
ہین حالانکہ عوفی ہوئی تصنیف کی ہوئی نعیم تشیعو
نہایتکی ہوئی تیری عالمون مین شیعی
ہین اور فخر کرتا ہی اسپر تو
علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوا اور کہا جب
علی بن ابی طالب ابراہیم غصہ ہوا مجلس
سنکر ابراہیم اور اہل
مجلس کی طرف سرکی تیری بولا یحیی ابن
کی طرف منہہ کرکے اور مباحثہ
لوندی کیسے معارضہ کرتا ہی اسپر
کرتا ہی کیا صورت علما اور اہانت
موجب استخفاف علما کا جانتا علما
علم کی ہوئی تحقیر کرنا علم کا ہو
اور خوار

ہارون کا تھا اور برابر ابراہیم
کےکھڑا تھا ہنسا اور بولا یہہ کلام
بزرگان دین کا ہی کہ انظر الی
ما قال ولا تنظر الی من قال
یعنی سخن کو دیکھو اور کہنے والی سخن کو
مت دیکھو یعنی دیکھو اچھی اور خوب
سخن کیطرف اور مت دیکھو طرف
کہنے والے بات کے پس ای ابراہیم
یہہ کلام اہل فضل کے

دور معلوم ہوتا ہی
حسبنہ کہا ای ابراہیم
یہہ توفیق خدا ہوکے
ابھی اسوقت تک
گرکے زمین پر ابھی
اماری ہون یہہ کہکر اور
شروع کیا مباحثہ مین

ابراہیم نے کہا سبقت بھی چاہی
کہ مین دوری عاجز ہوا ہون
کہا مین سوال کرو تا کہ مسئلہ
ابراہیم جان چاہتا کہ حسینہ
حقیقت اور حقیقت
چاہتی ہی کہ
مذہب اہلبیت کا ہارون پر تمام
ہووی حسینہ نے کہا سبقت پر تی
والکہتا ہی جو کچہ اور جس کا ارادہ
چاہتا ہی سوال کرا اور پوچہ
ابراہیم سوال کرتا تہا اور پوچہتا
تہا اور حسینہ جواب فصیح اور بلیغ
دیتی تہی یہانتک کہ اسّی مسئلون
کا ابراہیم کے جواب دیا تہ اکثر تفصیل
اون کی بیچ اس رسالہ کے بیان
کرتا اور لکہتا تو طول کلام ہوتا اور
پڑہنے والے اور سننے والے کو
پڑہنے اور سننے سے اوسکے
ملال پیدا ہوتا سو اسکے ترک کیا
حسینہ ہر ایک مسئلہ مسئلون

استبعاد کرتا ہی مین نے کہا اگرچہ حقیقت مین چارون مذہب برحق اور برابر
ہین امّا ابو حنیفہ بزرگتر اور اعظم ائمہ اربعہ سے تہا اور اوّل اور افضل چارون
مذہبون مین تہا اسلئے دوسرون پر ترجیح اور رجحان اور زیادتی رکہتا تہا
کہا جب کہ حقیقت مین چارون مذہب برابر اور بالسّویہ ہین پہر یہہ ترجیح بلا
مرجّح اور بزرگی اور فضیلت بیکار اور بیجا ہی مین نے کہا واسطی سبقت
اور پیشی دوسرون پر امتیاز اور فرق رکہتا ہی کہا کوئی نصّ اور دلیل قران
اور حدیث کے واجب ہونے متابعت اور پیروی اوسکی پر رکہتے ہو مین نے
کہا نہین کہا آیا اہل اسلام نے اجماع کیا تہا اوپر واجب ہونے اوس کی
اطاعت کی مین نے کہا نہین کہا دلیل تمہاری اوپر لازم ہونے تقلید اوسکے
کے کیا ہی باوجود قایل ہونے چارون مذہبون کے حقیت پر مین نے کہا
حیثیت اجتہاد اور کوشش اوسکی سے بنابر اسکے کہ ہر مقلد پر لازم ہی کہ
تقلید مجتہد کی کری کہا آیا تمام کافۂ اہل اسلام پر لازم ہی جو متابعت اور
پیروی ابو حنیفہ کے کرین یا جس مذہب کو جس کا دل چاہی اور خاطر جمع اور
مطمئن ہو اختیار کری اور اوس پر چلی مین نے کہا سوای اس چار مذہب
کے جو مذہب ہو مری اعتقاد سے بدعت اور ضلالت ہی کہا بغیر
دعوی حجّت اور بیّنہ کے یہہ بات معقول نہین ہی اگر برہان ساطعہ اور
دلیل روشن اوپر حقیت چار مذہبون کے رکہتے ہو تو ظاہر اور اعلام کرو جو

مین اسی اوسکی وجہ
معقول پر جواب دیتی اور اوسکی
رفع اعتراضات کو ایسی طرح
ایرادات اور الزام دیتی تہی
کہ لیتی ہی اور ارکان دولت
پریکہ ہارون اور فضلا معتقد اور مخالف
اور علما اور ... حسینہ کی حیران
سے تقریر اوسکی محبت وقت
رکہتے تہی اور اوسکی ہو گئی تہی اسو
اور مضبوط ہو گئی تہی
مین تمکین اور ... حسینہ نے کہا ای ابراہیم
مباحثہ اور مناظرہ بیچ
ویران ہوا ہی سبب بلالت
حنفیہ زبان کا ہوا اگر
حضرت ہو تو مین ہی
سوال کرون ابراہیم
کہا ای حسینہ تین
مسئلہ

جو ہماری واسطے حجّت ہو کہا مین نے کہ ہماری نزدیک ایسا مقرر ہوا ہے
کہا اسبات سے اطمینان حاصل نہین ہوتا اور ہماری دل کی تسلّے نہین
ہوتی ہے اسواسطے کہ انکے مختلف طریقون مین اختلاف بہت ہے باوجود
اسکے جو قرآن شریف مین متابعت سبیل غیر سبیل اللہ کے ہی صریح واقع
ہے قولہ تعالیٰ وَاِنَّ هٰذا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ اور بدرستیکہ یہہ ہے میرا رستا سیدھا
اور مضبوط پس پیروی کرو اوسکی اور پیروی مت کرو بہت رستونکی یعنے اور
رستون کی اور اگر پیروی کروگے اور رستونکی پس متفرق اور پراگندہ کریگی
تمکو وہ پیروی یعنے وہ چلن اور بمصداق حدیث متواتر کے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ
مِنْ بَعْدِیْ عَلٰی ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً یعنی
نزدیک ہے کہ پراگندہ ہو جائیگی امّت میری بعد میری تہتر فرقون پر یعنے
میری مرنے سے امّت میری جدی جدی اور پراگندہ ہوئیگی تہتر فرقون
پر سب کے سب فرقہ آگ مین جائینگے مگر ایک فرقا نجات پاویگا یعنے بہشت
مین جائیگا جملہ ستّر اور تین فرقون مین سے ایک ناجی اور رستگار ہے
باعتقاد اہل سنّت وجماعت کے وہ کونسا فرقہ ہے مینے کہا بلاشک اور
شبہہ فرقہ ناجیہ سنّت جماعت کا ہے بولا سلّمنا مینے قبول کیا سنّت
جماعت کے چار فرقہ ہین کونسا ناجی اور رستگار ہے مینے کہا مناط

جو حضرت نے اوسکو مار ڈالا تو قرآن اوس پر ناطق ہے آیۃ کریمہ فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا لَقِیَا غُلَامًا فَقَتَلَہٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًا یعنی پس روانہ ہوئے حضرت خضر و موسی یہانتک کہ دیکھا دونوں نے ایک لڑکے کو پہر قتل کیا یعنے مار ڈالا اوس لڑکے کو حضرت خضر نے کہا حضرت موسی نے کیا مار ڈالا تو نے ایک نفس پاک کو بغیر ایسا کہ اوسنے کسیکو مارا ہووے البتہ تحقیق کیا تو نے چیز زشت اور بد کے یعنی کیا کام تو نے بہت برا اور بد انتہی بعد ایسا کے جو موسی نے اعتراض کیا حضرت خضر پر یعنی ایراد کیا اور پوچھا حضرت موسی نے حضرت خضر کو سبب قتل کرنے لڑکے یعنے بچہ کا حضرت خضر نے جواب مین اوسکا کہا

اقوال چارون مذہبون کا حدیثین حضرت پیغمبر صلعم کے ہین پہر حقیقت مین چارون قاصد اور طالب یعنے چلنے والی اور چاہنے والے ایک طریق کے ہین اسواسطے لاچار اور لابد چارون بمنزلہ ایک فرقی کے ہین یعنے حقیقت مین چارون مذہب آپس مین بمنزلہ ایک کے ہین کہا معنے لفظ مذہب کے کیا ہین مین نے کہا راہ یعنے مذہب کے معنے راہ کے ہین کہا پہر البتہ چار مذہب کے معنے چار راہ کے ہین اور متابعت سے رستونکے مصداق آیۃ شریفہ کے جو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ یعنی اور پیروی مت کرو رستون کے یعنی اور رستون کی اور اگر پیروی کروگے اور رستون کی پس متفرق اور پراگندہ کریگی وہ پیروی اور چلین تم کو یعنے سبب پیروی کرنے کے گمراہ ہوگے انتہی اجتناب اور دوری لازم بلکہ واجب ہے مین نے کہا مطلب اور مقصد چارون مذہب کے اماموں کا ضرور اور اہم اختلاف سے حاصل کرنا راہ خدا کا اور وصول سبیل اللہ کا بوجہ احسن اور اقرب ہے کہا باعث شکست اور نقاصت اور موجب اختلاف انکی مختلف فرقون مین کیا اور کیون ہے باوجود اختلاف کی واجب اور لازم ہونا انکی متابعت کا کونسے دلیل اور کس برہان سے ثابت ہوتا ہے جبکہ گفتگو یہان تک پہنچی اور کلام اس مقام پر آیا باوجود تعصب کے آخر کو تزلزل اور لغزش خاطر مین ایسے مین نے کہا اس گفتگو سے مطلب تیرا کیا ہے کہا مین چاہتا ہون تحقیق اور دریافت کرون

وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ اَبَوَاہُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَا اَنْ یُّرْہِقَہُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا یعنی اور لیکن غلام یعنے بچہ پس تھے ماں باپ اوسکے مومن پس ڈرے ہم لیکن بچہ تھا وہ کافر تھا اور اوسکے ماں باپ ...

کرون کہ کون طایفہ اور فرقہ ناجیہ ہی تاکہ مین بہی متابعت اور پیروی
اوس فرقہ کی کرون مین نے کہا دین کے امورون مین زیادہ اس سے
جرأت نہین کر سکتا ہون انشاء اللہ تعالی ایک عاقل اور دانشمند سے
تحقیق اور دریافت کرکے ان مقدمون کی عرض کرونگا اسوقت وہانسے
اوٹھہ کر ایک طالب علم کے پاس گیا جو اوس سرزمین مین یعنی اوس
شہر مین اجتہاد اور فقہ مین مشہور اور معروف تہا اور فرقہ ناجیہ کا
استفسار براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ سے کیا یعنے پوچہا مین
نے فرقہ ناجیہ مضبوط دلیلون سے کونسا ہی اوس نے ایک جواب
دیا کہ تسلی مطلق اور ہرگز نہوئی مین نے التماس کی کہ اگر مدعی کہے کہ
حضرت پیغمبر صلعم بفحوای کریمہ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ یعنی کہہ ای محمد صلعم کہ یہہ ہی رستا میرا بلا لوگون
کو طرف خدا کے یعنے دعوت کرو لوگون کو خدا کے طرف از روی بینائی
کے یعنے دیکہنے کی راہ سے مین اور جو کوئی کہ چلی میری چلن پر یعنی پیروی
کری میرے چلنے اور رستا بتلانے پر ایک سنے کے مامور ہوئی ہین اور
موافق اس آیہ کے جو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ امت کو چلنے
سے بہت رستون پر منع کیا اور نہی اور زجر فرمایا ہی اور موجب اس
آیہ شریفہ کے فَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا یعنی پیروی کر اور چل ابراہیم

کی ملت پر جو راست اور حق پر مایل ہے متابعت حضرت ابراہیمؑ کی حضرت
رسول صلعم کو اضالت کے راہ سے اور آنحضرت صلعم کے امت کو بطریق متابعت
کے واجب ہے اور اوسکا پایہ چار مذہبون پر نہتا جب کے پہلے آیۃ
شریفہ سے معلوم ہو چکا کہ حضرت رسول صلعم مامور ہتی وعوۃ ایک راہ
روشن پر اور اپنے امت تمام کو حکم فرمایا چلنے پر ایک رستے کے پہر اہل
سنت وجماعت کونسے دلیل اور برہان پر چار رستون کو حق اور سچ
جانتے ہین اس کا جواب کیا ہے ایک گہڑی تک سر بگریبان رہا اور
تامل اور تفکر بہت سا کیا پہر سر اوٹہا کر کہا اسطرح کی باتین بجا حیل لایق بولنے
کے نہین ہین اور یہہ خزف ریزہ بے قیمت جو اسکو تو نے موتی قیمت دار خیال
کیا ہے قابل جہید نے کے نہین ہے یعنے یہہ باتین ہلکی سزاوار بولنے کے نہین ہین
اگر چاہون اسکے جواب کا مرتکب ہون تو بعضے علماء اسلام کا استخفاف
ہوتا ہے جو وہ باعث کفر کا ہے مین نے کہا خاک میری منہہ مین آیا
استخفاف کلام حضرت رب العالمین اور حدیث حضرت سید المرسلین صلعم
درست اور جایز ہے کہا معاذ اللہ وہ کفر محض ہے یعنے پناہ مانگتا ہون
اللہ سے جو وہ بڑا کفر ہے مین نے کہا پہر جسوقت کہ تمام اور سب اہل
اسلام کے نزدیک ثابت اور یقین ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ ایک فرقہ کے
سوا نہین اور وہ فرقہ مشتبہ یعنے ملا ہوا سب فرقون مین اور ہم

آخر آیۃ تک ترجمہ یعنی اور اسیطرح ہم دکہلاتے ہین ابراہیم کو ملکوت آسمان اور زمین کی تاکہ ہووے یقین کرنے والون میں سے [illegible] ایمان لائے [illegible]

[illegible] ہو کہ حضرت [illegible] طلب اور جستجو میں [illegible] عورتون نے [illegible] لڑکون کو قتل کرنا [illegible] اور لڑکا جبکہ حضرت [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] اوسکلام [illegible] اور اونکی ماں نے کہا ای فرزند ڈرتی ہون کہ تو دریا میں ڈوب جائے حضرت موسیٰ نے کہا ای مادر مت ڈر کہ خدا مجھکو بچائیگا اور سلامت تیری پاس پہنچاویگا ماں نے اوسکو تابوت میں رکھکر دریا میں ڈال دیا حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو سلامت اون کی ماں کے پاس پہنچایا اور یہہ قصہ قرآن شریف میں بیان فرمایا

اور ہم لوگ جو نادان ہین خدا کیطرف سے مأمور ہین کہ تم جو اصول اور فروع
مین اپنے وقت کے مجتہد ہو اس آیۃ شریفہ کے موجب کہ فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ
اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پہر پوچہون اہل ذکر سے یعنی اون لوگون سے پیشوا اور
جو دانا اور عالم ہین دین حق کے اگر ہو تم کہ نہین جانتے یعنی جس چیز کو کہ تم
نہین جانتے اوسے پوچہو پیشوائی دین حق سے سوال کرین اور پوچہین
اور شبہہ کو دور کرین کسواسطے سایل یعنے پوچہنے والے کو جواب شافی اور بیان
وافی اور کلام کافی سے راضی نہین کرتے اور سمجہاتے نہین جواب دیا کہ
سچ بات یہہ ہے کہ حقیقت مین فرقہ ناجیہ ایک ہے ان چار مذہبون مین
سے اور ان چار مذہبون سے وہ فرقہ ناجیہ باہر نہین بلکہ انہین چار مذہبون
مین دایر ہے اس معنے سے جو ہر امام نے بقدر اپنے حوصلہ کے قواعد احکام
اسلامیہ کو اجتہاد سے دریافت کرکے قرار دیکر اسکو اپنا مذہب بنایا
اور اسواسطے جو معلوم نہین کہ معالم دینیہ کسکے پاس زیادہ ہے پس چلنے
والے چارون رستون کے لازم ہے جو ہر ایک راہ یقین اور جزم کے تصور
کرین کہ فرقہ ناجیہ ہم ہونگے مین نے کہا اس مقدمہ سے معلوم ہوا کہ مذہب
سچا وہی ایک ہے جو چارون مذہبون معروف مین مجہول اور دایر ہے
کہا اون تین مذہبون کو بہی مثل اوس ایک کے دایر اور حق جاننا چاہیئے
مین نے کہا باوجود اختلاف کے حقیقت اور سچائی چارون مذہبون کی

اور اوسکی خبر دی آیۃ شریفہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْ اُخْتُکَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَنْ یَکْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰکَ اِلٰٓی اُمِّکَ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا [illegible]

کونسے راہ سے ثابت ہوسکتی ہی اور حال آنکہ خود اعتراف اور قبول کرتے
ہو کہ فرقہ ناجیہ ایک سے زیادہ نہین ہی کہا جبکہ اہل سنت جماعت
کے نزدیک ثابت ہوچکا کہ فرقہ ناجیہ اِن چارون مذہبون سے باہر
نہین ہی اور امتیاز اونکا متعذر اور مشکل ہی پہر بحکم آیتہ کریمہ کے
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لازم ہی جو چلنے والا رستے ہر ایک
مذہب اربعہ مین سے اپنے تئین بالجزم اور یقین ناجی اور رستگار
جانے اور یقین کرنے والا ہو کہ بموجب حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
عند اللہ یعنے خدا کے نزدیک سب کو نجات حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالے
مین نے کہا تمہاری اعتراف اور اقرار سے چارون مین سے حق نجات
ایک کے ہی پس بحکم آیتہ کریمہ کے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ یعنی پہر
نہین ہی بعد حق کے مگر گمراہی تینون فرقے خدا کے نزدیک گمراہ
ہونگے کہا حاشا و کلا من ذلک یعنی پاک اور منزہ ہی خدا تعالی اور
سوا اسکے نہین ہی بلکہ نجات چارون مین متصور ہی مین نے کہا اگر
معترض اعتراض کری اور از راہ تمثیل اور حکایت کے کہے مثلاً اگر
تہتر آدمیون نے ایک دانے ہیرے کو بہتر ٹکڑی بلور مین گم کیا ہو سوا ایک دانے
ہیری کے باقی سب سنگ بلور ہون مع ہذا ہر ایک آدمی باوجود اسکے
جو وقوف اور معرفت جواہر کے نرکہتا ہو فقط تصور اور خیال الماس کے

[illegible] بات کے اور یہہ بہی جانا تو ہم کہ [illegible] حق تعالیٰ کی [illegible] نور سے پیدا کیا اور [illegible] آدم مین [illegible] پشت [illegible] نقل کیا کہ [illegible] صلب [illegible] اور ہم [illegible] ایک [illegible] صلب سے نکالا [illegible]

المالس کے ایک ٹکڑا بلور کا اوسکے تصرف مین ہو اور سب متفق ہون ایک ہونے
مین ہیرے کے اور اختیار کرنے جدی جدی ٹکڑون کے البتہ لاجرم جوہری
عقل کامل اور صاحب ادراک اور ضمیر صاف اہل انصاف پر ظاہر اور
روشن ہے کہ ان تہہؔ شخصون مین ایک آدمی مالک اوس ہیرے کا ہوگا
نہ سب پہر ہیرا تہہؔ آدمیون مین مشتبہہ ہوگا ولیکن یہہ جو چارون
شخص ان سب سے باوجود اشتباہ اور اختیار کرنا ان جدی جدی
کنکرون یعنے بلور کے ٹکڑونکا اور نہونے امتیاز الماس مذکور کا یعنے
نپہچاننا اور امتیاز نکرنا الماس مذکور کا دعوی بالجزم یعنے سچا دعوا کرتے
ہین کہ ہیرا ہم چار آدمیون مین مشتبہ اور دائر ہی یعنے پہرتا ہی اور چہپا ہی
یہہ بات دو وجہ سے باہر نہین یا سچے ہین یا جہوٹے پس اگر چارون پہچان مین
ہیرے کی متفق الکلمہ ہین اس صورت مین ان پر لازم ہے تین سنگ
بلور کو طرح کرکے منحصر کرنا ایکمین تا کہ شایبہ اشتباہ سے پاک اور مبرا ہو
اور جبکہ اعتراف سے تمہاری امتیاز مین اسکی قاصر ہین پس معلوم ہوا کہ دعوے
انکا باطل ہے و بر تقدیر تسلیم جبکہ چارون مین اختلاف باقی ہے جسوقت
جوہری دانا کے پاس لیجاینگے اور ہر کوئی اپنی جنس کو دکہلائیگا بدیہی
یعنے ظاہر ہے کہ گوہر بے بہا کو سنگ باطل سے فرق اور امتیاز کریگا اور
معلوم ہے کہ بلور کو الماس کی قیمت سے مول نلیگا اور انکا چلانا اور

مین لایا خدا اپنی ماں اور ہمون [illegible] کرنے کو [illegible] اپنی پشتون اور ہر ایک [illegible] ہماری کا اپنی زبان اور ہر ایک [illegible] مین ہر ایک پہان تک کہ نور ہمارا [illegible] وقت مین پہنچا [illegible] پشت حضرت عبدالمطلب سے اور وہان سے [illegible] مین آیا اور وہان [illegible] حضرت عبداللہ مین گیا اور [illegible] حضرت ابو طالب مین آیا اور میری باپ حضرت عبداللہ اور میری چچا حضرت ابو طالب جبکہ لوگون مین تشریف لیجاتی اور بیٹہتی ہی تب نور ہمارا اونکی پیشانیون اور صورتون سے لوگون پر ظاہر ہوتا تہا جب تک کہ مین اپنی ماں کے شکم یعنی پیٹ مین آیا اور علی اپنی ماں کے شکم مین اور تحقیق کہ حضرت علیؑ پیدا ہوئی میری بہائی جبرئیلؑ میری پاس آئے اور کہا یا حبیب اللہ حق تعالیٰ انکو سلام پہنچاتی اور مبارکبادی اور تہنیت دیتا ہی بسبب ولادت اور پیدا ہونے

پکارنا اور فریاد کا کرنا کچہ فایدہ اور اثر نہین کریگا بلکہ اس اجتہاد اور
دعوی باطل پر رسوائی اور فضیحتے کے کوی فائدہ حاصل نہوگا اور جو صاحب
عقل اور دانا سنیگے حماقت اور ہذیان انکی پر حمل کریگا پس اس صورت
مین ان تینون کا حکم ہی حکم بہتّر فرقونکا ہوگا اور محض گمان اور اجتہاد ہر ایک
خفیف العقل اور شعور ناقص کے بلور قدر اور قیمت مین ہموزن اور برابر
ہیری کے نہین ہوسکیگا اور اگر تصدیق کرین اور سچا جانے اس طرحکی
ہذیانات اور مزخرفات کو لازم آتا ہے مقتضائے ظن بد اور چاہنے سے
گمان فاسد ہر ایک کے جو سبب سنگریزی ملا دینے سے ایکدانہ الماس
ہوگیا ہو یعنے اگر کوی مقتضائی ظن باطل کے کہی کہ تہتّر فرقہ آپس مین ملجانے
کے سبب سے ایک فرقہ ناجیہ ہوگیا ہے یہہ بات عقل سے دور ہے
اس قیاس پر کہ اگر فرق مختلفہ کو بموجب عقاید باطلہ اور ظنون عاطلہ انکے
سے ناجی اور رستگار جانے تکذیب حدیث پیغمبر صلعم جو وحی محض ہے
کیئے ہونگے اور الّا واحدۃً جو تتمہ حدیث مذکور کا ہے لغو اور بیفایدہ
ہوتا ہے اس صورت مین معارض یعنے خصم کو کس جواب سے دفع ہو
سکتا ہے کرین کہا موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت کے جواب
دی ہین کہا معارض کو کبھی اس جواب سے تسلّی اور تسکین نہوگی کہا جو
شخص این جوابون سے راضی اور خورسند نہو رافضی ہوگا اور تجھکو

تجھکو چاہیئے کہ طریقہ اپنے آبا اور اجداد کا جاری رکھی یعنے چلے مین نے کہا
وہ بدہی بعض قران سے کہا مگر کیا ہم مسلمان نہین ہین مین نے کہا میری سوال
کا یہہ جواب نہین ہی مین چاہتا ہون کہ چاہ سے راہ کو اور کوئی کو
رسّنے سے پہچانون اور ایک رستے مین جو حقیقت اوسکی نہین جانتا
پیر نر کہون کہا معلوم ہوا کہ تجھکو رافضی گمراہ کرتے ہین اور رافضیون کے
مناظرون سے قیامت تلک نہین ہوسکتا باہر آنا یعنے ممکن نہین ہی
رافضیون سے مناظرہ اور مباحثہ کرنا اور جو طالب علم کہ طایفۂ
رافضیون سے بحث کری اوسکا ایمان معرض تلف مین ہی اور انہونے
بہت سے لوگون کو لطایف الحیل سے رافضی کیا ہی نعوذ باللہ من
ذلک یعنے پناہ لیجاتے ہین ہم ساتھہ خدا کے اس سے اسوقت حاضران
مجلس سے ایک نے پوچھا اور استفسار کیا کہ طالب علم باوجود دانش کے کسطرح
کہنے سے زید اور عمرو اور خالد کے رستے مضبوط سے پھرتا اور منحرف
ہوتا ہی کہا رافضی لوگ واسطی ثابت کرنے اپنے مدعا کے چند دلیلین قران
اور حدیث سے پیدا کرتے ہین کہ عقل کے آنکھہ پہرا جاتی ہی اور عقل اندہی
ہو جاتی ہی اور انکی کتابین بہت مدلل ہین جو شخص طالب علم سنّنے کہ فی
الجملہ حدت فہم اور ذکا رکہتا ہو صحبت مین انکی جلدی گمراہ ہوتا ہی
مین نے کہا جبکہ تمہاری اعتراف سے کتابین شیعونکی بعض قران سے مدلل ہین

پہر بمصداق آیۂ کریمۂ مَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی یعنے پہر جس نے کہ مری
کی ہدایت کے تئین پہر وہ گمراہ نہوگا اور بدبخت نہوگا فرقہ ناجیہ یہی ہوگا
جو فرمایا ہی حضرت رسول صلعم نے کہا معاذ اللہ بلکہ یہی لوگ اہل سنت
کے نزدیک کافر مطلق ہین کہ سب اور شتم اور طعن اور لعن شیخین اور
ذو النورین اور بعضی ازواج طاہرات سیّد کائنات صلعم کو جایز
بلکہ عبادت جانتے ہین بمحض سُنّنے اسبات کے نہایت طرفداری
اور بہت مضبوطی اعتقاد سے جو اوس کلاب کے ساتہہ رکہتا تہا
متغیر اور خفا ہوا اور کہا مین نے منشاء دشمنی کا خلفاء راشدین سے
کیا تہا کہا اسبات مین ہماری اور انکی بہت قیل اور قال اور غوغا ہے
یہہ بات موقوف ہی دیکہنی پر کتابین بحث اور جدل دونو فرقو نکے
پہر جبکہ مین نے دم نیاکر دو نوکان گم کر کے پہر آیا ساری رات کا تہون
مین اس فکر کے جاگا گیا اور کہلنے سے اس ہول نیئے کے مجھکو تعجب ہا
دوسری دن جو پیکر نے نقارہ بہاگنے راتکی لشکر کا بجایا اور نشان
آفتاب کا مانند شمشیر برہنہ ایک نیزہ کے برابر افق کے غلاف سے باہر
آیا یعنے نکلا سینہ کو سپر کر کے میدان جدال مین ڈورا اوسطرف سے بہی
حریف رزم آزما فیروز جنگ رخش ہمّت اپنی کو میدان مناظرہ مین
کاوہ دیکر لڑائی مین سبقت کی یعنے اول اوس نے مناظرہ اور

یعنی پہر ہمیشہ

اور ای شافعی اور ای فلانے
ہی بعد حنیفہ نے کہا ای عالمون
ابراہیم بن خالد کو طاقت گویائی کے اور
ہارون اور اکثر علماء وغیرہ اور
بات کو یہان تلک پہنچایا بات
پہر کہا جبکہ حنیفہ نے کلام اور
دشمنان علی جو تمہارا آقا ہی
کیا ہی اور دوزخ کو واسطے
کو تمہاری واسطے خدا نے پیدا
رستگاری پانو اپنے اور بہشت

اور ای عالمو تمکو قسم دیتی ہون خدا کی کہ جھوٹ مت کہو اور سچ بولو کہ جو کچھ کہ مین نے روایت کی صحیح اور تمہاری نظر سے گذری اور تمنے سنی ہی یا نہین اکثر علماء نے کہا ای حنیفہ یہہ حدیث اوس مین سے ہی نہین کہ کوئی انکار کرے سب نے کہا اعتراف کرے حنیفہ
سے اقرار کہ
ہو اور اقرار انبیاؤن
ہماری پیغمبر سب سے بہتر ہی
افضل ہین سب سے حنیفہ نے
ہان اقرار کرتے ہین قایل ہی
کہا کہ ای ابراہیم رسول کا
کہ خدا نے علی کو نفس کہ
کہا ہی قرآن مجید مین
قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم
ونساءنا ونساءکم وانفسنا
وانفسکم ثم نبتہل
فنجعل لعنت اللہ
علی الکاذبین
ای محمد انکو کہہ کہ آؤ
مباہلہ کے بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو
اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی

اور مباحثہ شروع کیا مین نے کہا تمہاری طعن اور لعن اور فحش بسبت اصحاب کبار
کے کونسے راہ سے ہے وہ بزرگ سمجہا کہ زیادتی محبّت اور نہایت مودّت
اُن کے میری دلمین ایسے مستحکم ہوئی ہے کہ کوئی جانی جبلّی اور ذاتی ہے
اور شیطان لعین کشور ظلمت کدہ دل میری پر اس مرتبہ استیلا اور استعلا
رکہتا ہے کہ استیصال اوسکا سوا تائید الہی کے ممکن نہین ہے لاجرم عنایت
ازلی سے واثق ہو کر بمقتضای کریمہ کے اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یعنی بلا اے محمدؐ لوگون
کو طرف رب اپنے پروردگار کے ساتھہ حکمت اور دانائی اور موعظہ اور
پند نیک کے اور مجادلہ کر ساتھہ انکی اوس چیز سے کہ وہ خوب اور بہتر ہے
حکمت عملی کو کام مین لا کر شروع مجادلہ مین کر کے بوجہ احسن اور کہا حاشا
من ذلک گالی دینا بنسبت سب کافہ انام کی حرام ہے چہ جای صحابہ کرام
اور ہماری مذہب کے عالمون نے کثرہم اللہ زیادہ کری اللہ تعالی انکو ہرگز تجویز
سب اور لعن کے نسبت کسیکے مقرر نہین کے ہے اور یہہ بات تمہاری کان
مین جو پہنچی ہے کہ بعضی عوام الناس اطراف عراق عجم اور خراسان کے
نہایت تعصب اور جہالت سے بعضی صحابہ کرام کو برائی سے یاد کرتے ہین
اور ہمکو بسبب اسکے جو ایران مین رہتے ہین اور توطن ہمارا وہان ہے ہم کو
اوس تولے مین قیاس نکیا چاہیئے جو ہم اوس تولے سے ہرگز محبت نہین

رکھتے ہین جبکہ تقریر دلپذیر اس امر مین خلاف جو کچھ کہ میری دلمین تھا ظاہر
ہوا اور وحشت ذاتی میری بالکل متسکنی اور اطمینان اور موانست پیدا
ہوئی اور سچ ہے کہ حکمت بالغہ خداوند عالم کی اسباب کو چاہتے ہے
بمجوای کریمہ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ پس کہو تم ای موسے
وہارون واسطے اوسکے یعنی فرعون کے ایک بات ساتھہ نرمی اور ملائمت
کے شاید کہ وہ پند پذیر ہووی اور ڈری اور حدیث كَلِّمُوا النَّاسَ عَلَىٰ
قَدْرِ عُقُولِهِمْ بات کرلوگونسے بقدر عقل انکی کے کلام سنجیدہ یعنی بات
تلی ہوئی اور گفتار پسندیدہ یعنی بات پسند کی گئی ہوئی کہ لین اور نرمی سے
ہم قرین ہو وقار اوسکا طبیعتون مین بشر کے اور تاثیرین اوسکی نفسون
مین آدمیون کے بہت ہوتی ہین اور اچھی ہین اور خشونت زبانی یعنے
کٹھن بات سبب ہوتا ہے پریشانی ہونی دلونکا اور قرآن شریف
مین اشارہ لطیف اس نکتہ شریف کا واقع ہی وہان پر جو حق تعالیٰ
حضرت خیر البشر کو خطاب فرماتا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ
وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنے ای محمد ملاطفہ
تیرا بیچ مخاطبہ کے اور نرمی تیری مکالمہ مین اور خوش خوئی تیری حالت
گفتار مین رحمت ہے ہماری جو مین پروردگار ہون تیرا اگر تند خو
اور سخت گفتار ہوتا تو البتہ یہہ جماعت بہاگتے تجھسے اور رستا مخالفت

مخالفت کا چلتے اور اصحاب بڑی فرار کو قرار پر اختیار کرتے یعنی سب
تیری آس پاس سے بہاگ جاتے اور اوامر اور نواہی مین منقاد اور مطیع تیری حکم کے
نہوتے اور یہان سے علو فطرۃ اوس شاہزادہ پناہ غریق لجۂ رحمت آلہ کی ہو
سکتا ہی معلوم کرنا کہ رشتہ نازکتر تار عنکبوت سے کو یعنے ڈورا بہت
باریک مکڑی کے تار سے کو حسن اہتمام سے سنبہالا یعنے خوبی اہتمام سے
ٹوٹنے نہ دیا اور اتنا اوسکے مضبوطی مین کوشش کیا کہ حبل المتین سے ملا
دیا رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ الفضۃ جبکہ کچہ جمعیت خاطر کی ہوئی یعنے بہم
پہنچی کہا مین نے بندہ کو ڈہونڈنے والا طریقہ حقہ کا جان کر بغیر مداہنت
اور اغماض کے سوا مداہنت یعنے چہپانے اور جہوٹ اور نفاق کے اور
چشم پوشی کے یعنے دیکہکر آنکہہ چہپانے کے حقیقت مذہب اپنے پر اطلاع کرو
بولا اعتصام ہمارا اوس عروۃ الوثقیٰ پر ہے جو کہ خدا کی جانب سے ہو بطابق
کریمۂ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا یعنے مضبوط پکڑو رسّی خدا کو سب اوسکے
استمساک مین سب مامور ہین مین نے کہا وہ کونسا ہے بولا مذہب ہمارا مذہب
حضرت رسول صلعم اور خلفا اور اولاد اوس سرور کا ہے مین نے کہا کس
دلیل سے بولا بہت دلیلون سے پہلا یہہ جبکہ حضرت ختمی مآب نے دار محنت
سے رحلت فرمائے خلافت اوس جناب کے ترتیب اور تدریج سے چار رو
خلیفون کے ہاتہہ آئی کہ اول انکا ابا بکر اور آخر انکا علی ہے اور ان

اور گوشت اور پوست
اوسکا پرورده ہوا تہا ساتہہ لحم
خنزیر اور شراب کے باوجود این
قباحتون کے اوسکو مومن جانتے ہیں
اور اوسکے ایمان کا اعتبار کرتے
اور اعتبار نہین کرتے ہی ایمان نے
معصومان خاندان نبوت کو جو
خدا نے گواہی دی ہی ان کی
عصمت اور طہارت کی کیا بغض

چارون خلیفاؤن مین کوئی مذہب جدا اور علیحدہ نہین رکہتا تہا بلکہ دعوا چارون کا اقتدا کرنے پر سنیّن اور سمین حضرت رسالت پناہ کا تہا یہہ سب امر خلافت کا اعتقاد اہل سنّت و جماعت سے حضرت امیر المومنین ع پر مقرر ہوا پس بالضرورۃ معلوم ہوا کہ طریقہ اس حضرت کا اور طریقہ حضرت رسالت پناہ صلعم کا بلا شک اور شبہہ ایک ہے پس اس علیا کے سے سب امّت پر واجب ہے کہ اقتدا چوتہی خلیفہ سے کرین کہ امر خلافت کا اوس پر تمام ہوا اور پیروی حضرت رسالت پناہ کے اسمین منحصر ہی اور اگر چارون مذہبون مشہورونکا اختراع باوجود اختلاف روایات کاذبہ اور افتراق احادیث موضوعہ کے کا اعتبار اور احتمال سچائی کا رکہتا ہو تا چار خلیفی جو ہر کوئی اپنے زمانے مین خلافت کو بالاستقلال رکہتے ہے اور حدیثین لفظ مخبر صادق صلعم سے بلا واسطہ سُنتے تہی بنا نی اور پیدا کرنے مین چار مذہبونکا احق اور اولی تہی اور اجتہاد مین انسب اور الیق جبکہ چارون خلیفون مین سے کوئی بہی مرتکب اس امر بزرگ کا نہوا اور جرات نکی تو لازم ہوتا ہے کہ دعوای چارون مذہب والون کا باطل ہوگا اور رستا انکا غیر اور سوا شارع مقدّس کے ہوگا اور صاحبان عقل پر پوشیدہ نہین ہے کہ صاحب شریعت بمصداق کریمہ فاتّبع مِلّة ابراہیم حنیفًا پس پیروی کر ملت ابراہیم کی کہ راست اور حق مایل ہے واسطے رواج دینے ایک ملت کے

قولہ تعالیٰ
هَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ

ملّت کے مامور تہا اور یہہ بات مسلّم الثبوت ہی کہ اپنے امت کو بہی اوسے
ملّت پر ارشاد فرمایا ہی جیسا کہ دوسری آیۃ سے ثابت ہی مِلَّةَ اَبِیکُمْ
اِبْرَاهِیمَ هُوَ سَمّٰیکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ملّت تمہاری باپ ابراہیم کی کہ اوسنے یعنے
ابراہیم نے نام رکہا تمہارا مسلمین اور ظاہر ہی کہ وہ راہ صراط مستقیم ہی جو پیروی
کرنا اوسکا واجب ہی بنا بر مقدمہ گذشتہ کے از روی جزم اور یقین کے
اولاد امجاد حضرت علی مرتضیٰؑ کے جو موجب حدیث متفق علیہ کے اَلْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنے حضرت امام حسن اور امام حسین
دو سیّد یعنے بزرگ جوانان بہشت کے ہین جائی بہروسے کلی کی ہی
اور جگہہ فضل اور کرامت کے اور چشمہ بخشش اور سماحت کا اور وارث
ہین انبیاؤنکی علم کے دین کے احکامون کو انسے لینا اور حاصل کرنا لازم
بلکہ واجب ہی ہین نے کہا مسلّم ولیکن کہانسے ابوحنیفہ اور دوسرون
نے پیروی مذہب حسنینؑ کے نہین کی ہی بولا سبب بہت ہونے اختلافون
کے بیچ اقوال اور زیادہ فرق ہونا افعالون اور احکامون مین باوجود
اسکے جو باری تعالے کلام مجید مین بہت جای پر اختلافون کے مذمت اور
بدی فرماتا ہی بلکہ بفحوای آیۃ شریفہ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَهُمْ یعنے اور اختلاف نہین کیا
اُنہونے جو کے دیئے گئے ہین کتاب کو یعنے وہ لوگ کہ جن پر بہیجی گئی ہی کتاب

مگر بعد اسکے کہ آیا واسطے انکے علم کیا عناد کی راہ سے آپس مین اختلاف اور جو کچھ
کہ اختلاف کیا اونہونے جو دیئے گیئے ہین کتاب کو مگر بعد ازانکہ جو کچھ آیا
اُنکو علم عناد کی راہ سے آپس مین اختلاف کو بغی اور عدوان یاد فرمایا اور
افتراق سے نہی کی اور اجتماع کو امر کیا کما قال جل شانہ وَاعتَصِمُوا
بِحَبلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلاتَفَرَّقُوا یعنے اور پکڑو مضبوط رسّی خدا کی سبکے سب اور
متفرق مت ہو اور بر تقدیر تسلیم کے اگر فرض محال جانکر کہین ہم کہ ابو حنیفہ نے
پیروی حسنین عؑ کے کی اور اُن تینون نے مخالفت اونکی کے پس اس تقدیر سے
تینون فقیہ واجب اللعن ہونگا اور بیزاری اونسے لازم ہو گی باوجود
اسکے حنفی لوگ چارون کو برحق جانتے ہین برعکس بعضے شافعی مذہب والے
فاضل جو واسطے ثابت کرنے کفر ابی حنیفہ کے ایک کتاب مدلل موسوم بہ
نکتۃ الشریفہ فی ردّ ابی حنیفہ کے تصنیف کیئے ہین اور محمّد غزالی جو فحول انکے
عالمون سے ہین اُنہون نے بھی ایک کتاب ملقب بمنخول اسکے تصنیف کی
ہی موضوع منخول اوسکا سب طعن ابی حنیفہ پر ہے اور اثبات اوسکے کفر کا ساتھ
ادلہ واضحہ کے جملہ عبارات منخول سے ہے کہ اِنَّ اَبَا حَنِیفَۃ نعمان بن ثابت
الکوفی فی التَرمذی کَانَ یلحن فِی الکَلامِ وَلایعرف اللغۃ والنحو والصرف
وَلایعرفُ الاَحادیث وَلم یَکُن فقیہُ النفس وَقال فی مَوضع آخر مِنہُ
اِنَّ ابا حنیفۃ قلب الشریعۃ وَاظہر البطن وَشوّش مسلکہا وغیر نظامہا الٰی آخر ما قال یعنے غزالی

اوسکے اور اوس عیسیا چاہتا کرتا تہا عباس
اور اگر کہتا علی فاضلتر تہا تو فتح کہا اور زادہ اور
سو کہ مانند علی کے برابر تہا تو جسوقت اور بلاغت ہارون حسّینیہ کرتے تہے
پیغمبر نے فضیلت سے کہا ہی مستحب اور حیران کرکے سر کہا بعد حنیفیہ
کسی کو ابراہیم شرط حق ہی ایسا ہی اور تین سو مسئلہ
علم نے یہہ کہا کہ ایسا ہی اور نے جواب دیا اگر
سکا اوسکے بیچ مین اور حضرت ہوتی ہین
اجازت اور مسئلہ پوچہی
سب اوسکے ایک ایسا پوچہہ جس حیرت
ہی اور ہارون نے کہا پیچہ ابراہیم
ہوجاتی حسّینیہ نے کہا کہ
پیغمبر دنیا سے گئے وصی مقرر
نہ کیا تہا یا نہین ابراہیم
اور تعین کیا تہا حسّینیہ نے کہ
کہا نہین کیا اور پوچہا
خطا کی یا صواب نے سقیفہ
کہ خلفاؤن نے

نظامہا انتہی یعنے تحقیق ابا حنیفہ نعمان بیٹا ثابت کوفی کے نے کتاب ترمذی
مین کہا کہ تہا بیچ کلام کے خطا کرتا یعنے اعراب مین خطا کرتا تہا اور نہین
جانتا تہا حدیثون کو اور کہا دوسری جگہہ مین اوس سے تحقیق کہ ابا حنیفہ
نے قلب شریعۃ کیا اور پاک کیا بیت کو اور مشوّش کیا مسلک کو اوسکے
اور سوا نظام اوسکے کو انتہی اور یہہ دونو کتابین مصر مین متداول ہین
اور اشتہار ان دونو نسخون کا برتر ہی اس سے کہ کوئی انکار کری اور
جو کچہ کہ دلالت صریح اوپر سچائی قول غزالی اور قلت فقہ اور عدم مہارت
ابی حنیفہ کے مسائل شرعی مین ہی اور قول غزالی اور شہرستانی کا جو اکابر
فضلاء اہل سنت سے ہین کہ کتاب ملل اور نحل مین نقل کیا ہی ساتہہ اس
عبارت کہ وَقَدْ قَالَ اَبُو حَنِیفَۃ عَلمنَا ہٰذا رَأیٌ وَہُوَ اَحسَن مَا قَدَرنَا
عَلَیہِ فَمَنْ قَدَرَ عَلٰی غَیرِ ذٰلِکَ فَلَہٗ مَا رَأی انتہی یعنے اور بدرستیکہ کہا ابو حنیفہ
نے یہہ ہمارا علم رأی ہماری ہی اور وہ بہت خوب ہی جہانتلک کہ اندازہ
کیا ہم نے اوپر اوسکے پس جو کوئی کہ اندازہ کری اوپر غیر اوسکی کے پس
واسطے اوسکے ہی جو کچہ دیکہی یعنے اختیار کری اور ایضا دمیری شافعی
نے کتاب حیواۃ الحیوان مین نقل کی ہی عَنِ الصَّادِقِ ع اَنَّہٗ رَدَّ عَلٰی
اَبِی حَنِیفَۃ فِی بَعضِ المَسَائِلِ وَوَبَّخَہٗ عَلَی العَمَلِ بِالرَّأیِ وَالقِیَاسِ وَہٰذَا عَلٰی
مَاخَذِ الاِستِنبَاطِ وَالاِقتِبَاسِ بِالقِیَاسِ وَلَمَّا خَرَجَ مِنْ مَجلِسِہِ الشَّرِیفِ

یہی قاعدہ مین کیا
خطا کیا یا صواب پیغمبر خدا کو
خطا کی نسبت دیتا ہی یا صحابہ
کو ابراہیم عاجز ہوا اس لیئے کہ اگر
کہتا کہ پیغمبر نے خطا کی نقصان دین
کا ہوتا اور شرع کا اور اگر کہتا
کہ خطا خلفاؤن کی ہی تو مدعا
حسّینیہ ثابت اور حاصل ہوتا تہا
اور اوسکے مذہب کا بطلان
ہوتا تہا اندیشہ مین گیا

اسطرح عالم فاضل ایک لونڈی کی
ملامت کرنے لگا کہ اب
لگا اور سرزنش اور
سب لوگ ایکدم ہنسنے
مقام اضطراب مین آئی
کہ ابراہیم عاجز ہوا اور
سب لوگون پر ظاہر ہوا

اسحنتب العمی علی الھدیٰ واشتغل بما کان علیہ من الرای انتھی یعنے
بدرستیکہ اوس حضرت ؑ نے رد کیا ابو حنیفہ پر بعضی مسائلون مین اور سرزنش
کی اوس حضرت نے ۲ اوسکو اوپر
عمل کرنے ساتھہ رأی کی اور قیاس کے اور ہدایت کی اوسکو اوس حضرت نے
اوپر جگہہ حاصل کرنے اور نکالنے اور لینے کی اور چن لینا ساتھہ قیاس کے
اور جبکہ باہر گیا ابو حنیفہ اوس حضرت کی مجلس شریف سے دوست رکھا
اندہے ہونے کو اوپر ہدایت پانی کے اور راہ راست سے یعنے اندہا
ہونا اختیار کیا راہ راست پانے سے اور مشغول رہا ساتھہ اوس چیز کے جو تھا
اوپر اوسکے یعنے اپنی راہ پر چلا پس بموجب اس عبارت کے احتمال غالب یہہ
ہے کہ مذہب اوسکا باطل ہوگا بنابر اسکے جو علم میزان مین مقرر ہوا ہے
کہ اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال جبکہ راست اور سیدہا اور قایم
ہوا احتمال یعنے گمان باطل اور نابود ہوا استدلال یعنے طلب دلیل کرنا اگر
سچا نہین جانتے اور تصدیق نہین کرتے ہو کتب مذکورہ کو منگوا کر تحقیق
اور دریافت کرو جبکہ باتین معقول اور منقول منجر ساتھہ کفر اوسکے ہوئین
تب فی الجملہ اوپر حقیقت حال ضلالت مآل اور فساد عقاید سنت کے مین نے
اطلاع پائی اور جواب مین مبہوت مطلق ہو کر اور ہاتھہ سے ہو لکر بیزار شبہہ
مجلس سے اوتھا اور شب دراز کو مانند شمع کے سوز اور گداز اور اندیشہ

اندیشہ دور اور دراز مین کوتاہ کی جبکہ فکر عمیق اور خیال دقیق خیال اس تشنہ
رحیق کا کہین ہہنین ہہنچا تب اپنے تئین غریق ورطۂ ہلاکت کا جانکر التجا
بیچ درگاہ حضرت دلیل المتحیّرین کے لے جاکر بعضے فضلای نواصب کے پاس
جو متشق فضلا سے ہین گیا مین وہان بہی سوای تردد خاطر کے اور کچہ حاصل
نہوا اسواسطے کہ کسو سے جواب شافی نہ سنا بلکہ جب بعضی مقدمون کے استفسا
مین مین نے مبالغہ کیا تعصب اور عناد سے رستا مخاصمہ کا آگی لائے اس
جہتہ سے میری دل مین دغدغہ عظیم پیدا ہوا اسوقت پاس ایک عزیز کے
جو سرگذشت زمانے سے آگاہ تہا اور صفت انصاف سے موصوف
تہا اور اختصاص قدیم رکہتا تہا گیا مین اور جو کچہ میری دل مین تہا اوس سے
ظاہر کیا اور کیفیت ظاہر ہونے چارون مذہبون کی پوچہی تبسّم کرکے بولا
چند مجہولون کی معرفت یعنے پہچان سے کیا فایدہ مین نے کہا مین چاہتا
ہون کہ انکے فعلون اور کردارون سے مجہول نہون یعنے پہچانو بولا
صورت بڑی سؤال کی کیا ہی مین نے کہا اہل سنّت نے کونسی دلیل
قطعی سے امامت چارون امامون کی ثابت کئیے ہین اور کونسی حدیث
سے استدلال حقیّت انکے کا کرتے ہین اور ابو حنیفہ کو امام اعظم کس اعتبار
سے کہتے ہین بولا اس بہید کو ظالمون کے ڈر سے ہر ایک شخص سے
نہین کہہ سکتے بولا کہ اگر چہپانی پر اس بہید کے اور پوشیدہ کرنے

اس اسرار کے قسم کہائے تو تیری کو شقایق حدایق شقایق نعمان اور حقایق طرایق
نفاق اور طغیان دوسرون پر واقف اور آگاہ کرون مین نے کہا میرے
سے بے خوف اور نڈر ہو اور میری کو اس خلجان اور بند سے آزاد کرو
پس جبکہ بیجان کو ایمان سے مغلظہ او مؤکد مین نے کیا بولا و لیل قطعی امامت
پر انکی بعض قران سے یعنے آیتہ ہو سکتے ہے وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَدْعُوْنَ
اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ یعنے اور کہا ہم نے انکو یعنے بنایا
ہم نے انکو پیشوایان بلائین گے لوگون کو طرف جہنم کی اور قیامت کے دن
یاری کئے نہین جائین گے اور آثار حدیث موضوع النعمان سراج اُمّتی
یعنے ابو حنیفہ نعمان چراغ ہے امّت کا متمسک ہوئے ہین اور ابو حنیفہ اپنے
معتقدون کے عقیدہ فاسدہ سے اقدم اور اعلم دوسرون سے ہوا
اسلئے اوسکو اعظم کہتے ہین اور شافعی اور بہائیون کے حق مین اوسکے
کرنے حدیث موضوع بہی نقل نہین کی مین نے کہا ہیہ وہ حدیث صحاح ستہ
مین ہے بولا کتاب نہین ہے بلکہ ایکورق ہے ظاہرا اوسکے مریدون نے نہایت
مہربانی سے اس لہو الحدیث کو اوسکی واسطے وضع کئے ہین باوجود
اسکے ظاہر البطلان ہے اسلئے کہ بر تقدیر اوسکے صحت کے لازم آتا ہے
کہ تین مجتہد دوسرون نے کہ اطفاء اوس سراج کی سعی کر کے اپنے
مذہب کو رواج دیئے کافر ہو گئے ہون گے باوجودیکہ حنفی لوگ چارون

الی صراط مستقیم اور سیدہی راہ ہے ولقد
و سیدہی سمجہہ فرمایا ہے ولو شئنا لآتینا کل نفس ہدیٰہا یعنے ہم
شئنا لآتینا کل نفس یعنے اگر ہم چاہین البتہ دین ہر نفس کو ہدایت
یعنے اور وہ بہت سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سی ہدایت کرتا ہے
اور بہت سے گمراہ کرتا ہے ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ

چارون مذہبون کو برحق اور سچا جانتے ہین مین نے کہا جبکہ حال اس منوال پر ہے پہر تم
نے کونسا مذہب اختیار کیئے ہو بولا مین نے جتنا کہ کُنہہ کا (یعنے حقیقت کا) انکے
مین خوض اور جستجو کیا کوئی جگہہ پر نہ پہنچا یعنے معلوم نہ ہوا لاچار لب اس گفتگو
سے بند کیئے اور بین الخوف والرجا کے حیران رہا اور اپنے کام کو مشیّت
حق مین ڈالا یعنے مشیّت حق پر سونپا اور جبکہ انکی امامت دلیل قران
اور حدیث سے ثابت ہوئی اور ثابت نہین ہے ناچار ان کے
مذہبون سے عدول کیا یعنے پہر گیا اور اب جستجوئے مذہب حق مین ہون
امیدوار ہون حضرت ہادی المضلین سے بمقتضائی کریمہ کے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا
فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنے اور وہ لوگ جو کوشش کیئے ہماری بیچ البتہ ہم
ہدایت کرین گے اون کو اپنے رستون کی یعنے ہدایت کرامت فرمائے اوس
مجلس سے بہی خائب اور خاسر مثل ملحد لامذہب کہ آگے تہا اور جو کچہ کہ
اعتقاد رکہتا تہا ہار گیا اتفاقاً اثناء راہ مین ساتہہ ایک ملّای اہل نفاق
سے اتفاق ملاقات کا ہوا اوس سے بسبیل استمزاج کے سؤال کیا مین نے
کہ اگر کوئی بعضے مسائلون مین فروع کے مذہب حنفی سے شافعی مذہب او
غیرہ مین یا برعکس رجوع کرے یا حنفی یعنے مسلمین تابع شافعی کا ہووے
آیا جایز اور درست ہے بولا اگرچہ فاعل اس فعل شنیع کا یعنے کرنے
والا اس کام بد کا بعضونکے نزدیک گناہ کار اور فاسق یعنے بدکار

سمعہم یعنے مہر کی خدا نے اوپر دلون انکے
اور کانون پر انکے اور آنکہون پر انکے
پردہ ڈالا جو سمجہہ نہین سکتے اور سن
نہ سکتے ہین اس آیات قرانی مین اور
اعتقاد رکہتے ہین ان احکام قرانیہ
مین جیسا کہ فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم

حمل کیا گیا اور تاویل
کیا گیا اوپر ایک وجہہ کے
جو موافق اور مطابق اور برابر
قضایائے عقل کے ہو اور متناقض
نہووے آیات قرانی کی اور
متفاوت نہووے اول وہان
جو فرمایا قل کل من عند اللہ جان
تو جبکہ ظاہر اس آیت پر حکم کیا گا
تب لازم ہوگا کہ سب چیزون
کا خالق خدا ہوگا یہہ

عاقلون پر یہہ بات ثابت
ہے کل جبلّ منفصل جز
ثم اجعل علیٰ کل جبل منہن جزءاً
قصّہ مین ابراہیم کے وارد
ہے یعنے بعض کہتے ہین جیسا کہ
جان تو کہ قران مین کل سے
مراد بر شیطان کا ہے اور

اور واجب الحد ہی یعنے حد مار نا واجب ہی ولیکن اعتقاد جمع کثیر اور جم غفیر علماؤن سے کافر ہو جاتا ہی اسلئے کہ اس صورت مین لازم اتا ہی کہ اونہنے حقارت بعضے عالمون کی کی اور بعضون کو بعضون پر ترجیح اور تفضیل دی اور تفضیل ایک کی موجب تحقیر دوسری کی ہی اور تحقیر علماء اسلام کے موجب حدیث حضرت سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بمنزلہ انبیا کے ہین مستلزم کفر ہی اما حنفی کو جایز نہین ہی جو اقتدا کری پیش نماز شافعی سے اور عکس جایز ہی بنابر اسکے جو شافعی وغیرہ پہلے اوس سے جو سرحد اجتہاد کو پہنچین اور صاحب مذہب علیحدہ ہووین موافقت اور پیروی مذہب حنفی کے کرتے تھی برخلاف مذہب حنفی کے کہ اوس نے متابعت اور پیروی اونکے مذہبون کی نہین کی ہی اسلئیے جو وہ اقدم اور اسبق تھا مین نے کہا اس مقام مین مدّعی کو پہنچ سکتا ہی کہ کہی جبکہ مصداق آیۃ کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ تفضیل ایک پیغمبر کی دوسرے پیغمبر پر جایز ہو پہر کسواسطے تفضیل ایک عالم کی دوسری عالم پر جایز نہو اور بنابر مقدمہ مذکورہ کے ترجیح فاضل کی مستلزم تحقیر مفضول کے نہین ہو سکتی ہی وایضاً اگر مدّعی کہے کہ جبکہ تمہاری اکثر علماؤن کے مذہب کا اعتقاد یہہ ہی کہ انتقال ایک مذہب کا دوسری مذہب مین موجب کفر کا ہی پس کفر شافعی اور مالکی اور حنبلی کا بسبب نکلنے مذہب حنفی سے اپنے

اپنے بنائے ہوئے مذہبون مین ثابت ہوا کفر شافعی اور اوسکی بہائیونکا واسطے
نکلنے مذہب حنفی سے اپنے بنائے ہوئے مذہبون مین ثابت ہوا اوسکا جواب
کیا ہی بولا ہوسکتا ہی کہ یہہ حکم اونکے من تبعہ مین یعنے جو کوئیکہ اونکے
پیروی کری جاری ہو اسواسطے کہ ہر ایک اِن مین سے اپنے وقت کا امام
اور مجتہد تہا مین نے کہا اس تقدیر پر اگر مدعی کہیے کہ جبکہ صاحبان مذاہب
اربعہ ہر ایک اپنے زمانہ مین کوس اَنَا وَلَا غَيْرِي کا بجاتا تہا اور واسطے
رواج اپنے بنائے ہوئے مذہبون کے خط نسخ او پر پہلا اور پچہلا کے کہینچتا تہا
پس تمنے امامت کو انکے کہانسے ثابت کیا حالانکہ ابو حنیفہ جو تمہارا
امام ہی نام سے شافعی اور مالکی اور حنبلی کے اور حدوث مذاہب انکے
سے خبر نہین رکہتا تہا کس جواب سے اوسکو ہوسکتا ہی دفع کری جب
بہت سے تامل اور فکر کے جواب دیا کہ اگرچہ مجتہدان مقدمون کے جواب
کی نقش کرنا اور لکہا یا نی پر ہی یعنے بہت مشکل ہی ولیکن تیری کاوش
سے اسقدر معلوم ہوا کہ تو ایک مذہب معین نہین رکہتا ہی او کسو طریق
پر ثابت قدم اور راسخ نہین ہی خبردار مثل ان مسئلون کے استفسار
کسے سے مت کر یعنے خبردار ایسے مسئلے کسیسے مت پوچھہ کہ گمان
تیری رافضی ہونے کا کرینگے اور تیری جلانے کا فتوی دینگے فاستيقظ
انّی لک من الناصحین بس جاگ اور بیدار ہو مدرسہ نبکہ مین ہون واسطے

کی نہین دی خدا
لازم ہوتا اور خدا پر الزام
حق تعالے نے قرآن مجید مین بتصریح
اور توضیح کی ہی یعنی ظاہر بیان
فرمایا ہی لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ
یعنی سب رسولون کو بہیجا تا کہ لوگون
پر نہین حجت ہو پیغمبر اور ہماری
حجت ہو تمام لوگون پر جب
کہ فرماتا ہی قُلْ فَلِلّٰهِ

جان اوی ابراہیم کہ اضلال کے معنی ہلاک کرنے اور
بہشت مین اون مین سے بلا کے
کا بتلاوے اور بہشت مین پہنچاوے
معاف کردے اور رستا بہشت
ارادہ کیا ہونگے درگذری اور
چاہے اپنے فضل وکرم سے
یعصیت ان کے ہوئی ہوگی
ہوئی ہون اور طاعت اور
مستحق اور موجب بہشت کے
الطاف ہی واسطے اون کے جو
اولیکہ زیادہ اور بہشت

تیری نصیحت کر بیٹا الا دوسری وہ جو عین الشمس نے کواکب عیون کو تیرہ کیا
واسطے اقتباس انوار کے خدمت مین آفتاب ہدایت یعنے اپنے مرشد کے
مانند مستبعدون کے استفسار کیا کہ کوئی دلیل قطعی کفر اور نفاق بغی اور
شقاق پر ابو حنیفہ کے اور بطلان مذاہب اربعہ کے رکھتے ہو بولا بسیار
اور بیشمار ازانجملہ امر بمعروف اور نہی منکر انکے سے کہ دلیل آیۃ صفت
منافقونکی ہی قولہ تعالی المنافقون والمنافقات بعضہم من
بعض یامرون بالمنکر وینہون عن المعروف الآیۃ یعنے دو دل اور بے
دین مرد اور دو دل اور بد دین عورتین بعضے انکی بعضون سے امر کرتے ہین
یعنے منع کرتے ہین راہ خوب اور نیک سے یعنے موافق شریعت سے
منافق اوس شخص کو کہتے ہین جو دل مین اور اور زبان مین اور ہو
کہا تفصیل اوس اجمال کی کیا ہی بولا و لیکن بیان امر بمنکر یہہ ہی کہ ابو حنیفہ
کے نزدیک اگر شراب کو پانی کے ساتھہ جوش دیوین تو حرام ہونا
اور نجس ہونا اوسکا جاتا رہتا ہی یعنے وہ حرام اور نجس نہین اور
بنگ کو موافق ایک پستہ کے حلال جانتا ہی چنانچہ بہت سے فقہ کی کتابون
مین لکھتا ہی اور شافعی نے واسطے ترطیب دماغ کے تین دفعہ کھیلنا
شطرنج کا تجویز کیا ہی ایک بیٹھک مین اور باوجودیکہ حرام ہونا
شراب اور جوئی کا ایک آیۃ مین ثابت ہی اور سماع یعنے گانا اور

اور باطل اور ضایع کرنے کے اور
گمراہ کرنے اور بہول جانے کے ہین اور
جبکہ اضلال اور ضلالت کی نسبت
خدا کیطرف کرتے ہین تو یعنی
ہلاکت اور ہلاک کے لیتے اور
کرتے ہین اور عذاب کے ویضل
اللہ الظالمین یعنے عذاب اور
عقاب کریگا خدا ظالمون کو

اور سرود اور نے بجانا اور اشباہ اوسکے کو جایز جانتے ہین اور حلال
جانتا روباہ یعنے لومڑی اور یربوع یعنے چوہا جنگلی اور سوسمار اور غیرہ
کو تجویز کیا ہی یعنے حلال جانتے ہین اور مالکی کتے کے گوشت اور غیرہ
کو جو غیر ذی روح ہین اور زمین پر چلتے ہین اس آیتہ کی دلیل سے قولہ
تعالے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ یعنے حرام کیا اوپر
تمہاری میتہ یعنے مردار اور لہو اور سوور کے گوشت کو بغیر سوور یعنے خوک کے
کہانیکو حلال جانا ہی اور کہا ہی کُلَّمَا یَدِبُّ عَلَی الْاَرْضِ مِنْ غَیْرِ ذَوِی الْعُقُوْلِ
حَلَالٌ سِوَی الْخِنْزِیْرِ یعنے جو چیز کے ہلتی اور جنبش کرتی ہی اوپر زمین کے غیر ذوی
العقول سے حلال ہی یعنے سوای آدمیون کے اور سب چیزین حلال ہین مگر سوور
کا گوشت کہ حرام اور ایضا مالک نے دلیل آیتہ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا
مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ یعنے مگر تمہاری عورتون پر اور جس
چیز پر کہ مالک ہوتی ہین ہاتہہ تمہاری یعنے تمہاری جورو ئین اور باندیان
اور لونڈیین اور غلام پس بدرستیکہ تم ملامت کئے گیون مین سے نہین ہو
یعنے تم پر کچہ ملامت نہین ہی مذہب ابو حنیفہ مین ایسا ہی لواطہ کو
جایز جانا ہی اور کہا ہی مَنْ لَاطَ بِعَبْدِہٖ اَوْ بِاَجِیْرِہٖ جَازَ جو شخص
کے لواطہ کری یعنے لڑکے کے ساتہہ یا اپنے اجیر کے ساتہہ جایز ہی
شافعی نے اس فتوی پر اوسکی قول کے تصدیق کی ہی اور بہت علمای شافعیہ

سے کہ ایک اون مین سے یافعی ہی اپنے کتاب مین عبد الحکیم کے لڑکے سے
جو شاگرد رشید شافعی کا ہی نقل کیے ہی کہ مین اپنے استاد سے سنا ہون
جو بولا لَمْ یَصِحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ فِی تَحْرِیْمِہٖ وَلَا فِی تَحْلِیْلِہٖ شَیْءٌ
وَالْقِیَاسُ اِنَّہٗ حَلَالٌ اور اوحدی نے جام جم مین رد اِس فتوی کا کر کے
کہا ہی بیت ابروی غلام خویش مبر دفتر بنام خویش مبر عزت
اپنے غلام کیے مت کہو دفتر ایکا ساتھ اپنے نام کے مت لیجا نتوان
زد بگفتہ مالک غوطہ در ورطہ چنین ہالک، نہین ہو سکتا کہنے سے
مالک کے غوطہ مار ہا پیچ ایسے بہنور یعنے گرداب ہالک کے اور حنبلی نے بہی
وہان سے جو نشۂ حب الخضرا سے سرخوش ہو کر حضنت کیف دینے
مین بنگ کے مضایقہ نہین کیا ہی اور ساتھہ حنفی کے ہمداستان ہوا ولیکن
اس شرط سے جو زیادہ مقدار پستہ سے نہووی اور ناصر خسرو نے
اس مضمون کو رشتہ نظم مین پرویا ہی نظم شافعی گفت کہ شطرنج مباحست
مدام شافعی نے کہا کہ شطرنج جایز ہی ہمیشہ کج مبازید کہ جزراست نفرمودہ
امام بوحنیفہ بر ازان گوید در باب شراب کہ زجو شیدہ بخور تا بود
بر تو حرام حنبلی گفت کہ گر زانکہ بغم درمانی پستہ بنگ تناول کن و
سرخوش بخرام گر کنی پیروی مفتی چارم مالک او ہم از بہر تو تجویز کند
وطی غلام بنگ و می میخور و کون میکن و میباز قمار کہ مسلمانی ازین چار

چار امام است تمام اور شافعی نے خلاف سب مذہبون کے تقدیم نماز عصر کو
ظہر پر جایز رکہا ہی اور شافعی کے نزدیک اگر کوئی اپنی فرج کو ہاتہہ لگائے
وضو باطل ہوتا ہی برخلاف مساس فرج سگ وخوک وغیرہ کے اور
ابی حنیفہ کے نزدیک اگر شخص جنب وضو کے نیت سے ہاتہہ کوی مین بہری
ہوئی پانی کی ڈالی تمام پانی اوس کوئی کا نجس ہو جاتا ہی ولیکن اگر قصد
وضو سے نہین ہاتہہ اوس مین ڈالے تو اپنے طہارت پر باقی رہتا ہے
ہر چند نجس ہو اور ابو حنیفہ بہی ترشح غسالہ غسل مسلم کو نجس جانتا ہی
برخلاف ترشح غسالہ غسل کافر کا مصنف عفی عنہ کہتا ہی غالباً اس مسئلہ
مین حق بجانب اوسکی ہی بنا بر اس کے کہ اوس نے اپنی قوت
اجتہاد سے جانا کہ کفار بمراتب اوسکے پیروون سے پاکیزہ ہین
رعایت ادب کی کی تکذیب امام اعظم کی کچاہیے کرنا بلکہ اس مسئلہ مین
تصویب یعنے سید ہا رستا کرنا اوسکی لازم ہی اور شافعی نے بہی فتوی
دیا کہ اگر ایک شخص نعوذ باللہ زنا کری اور اوس وطی سے ایک
لڑکی پیدا ہو اوس شخص کو جایز ہی کہ اوس لڑکی کو اپنے عقد مین
لاوی بنا بر اسکے جو ظاہر شریعت مین اوس سے میراث نلیگی پس
پہر اوس پر حکم اجنبی کا ہو گا اور اسیطرح شافعی کے نزدیک اگر
ایک آدمی اپنے دودہ پلائی بہن یعنے خواہر رضاعی خود کو مول

لیوی اور اوسکے ساتہہ جماع کری حدّ شرعی اوس پر لازم نہین آتی اور ابو حنیفہ
کے قول سے اگر مغرب کا رہنے والا لڑکی مشرق کے رہنے والے کی لیوی
اور پچاس برس مغرب مین قید رہے اور جبکہ چہوٹ کر مشرق مین آوی
اور عورت کے گہر مین جاوی اور واسطے اوسکے اولاد اور احفاد ہووی
حدیث مشہور کے موافق اَلوَلَدُ لِلفِراشِ وَالمعَاھِرِالحجر یعنے تمام لڑکا اولاد
اور احفاد نسبت مین ملحق ساتہہ اوس شخص کے ہوتے ہین اور اوس سے
میراث لیتے ہین صورت اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ اس عورت نے ہر چند
اپنے خاوند کا منہہ خواب مین بہی نہین دیکہا باوجود اسکے حاملہ ہوئے
اس صورت مین مسلمانون کو نہین پہچتا کہ خاوند والی عورت کو قذف
کرین یعنے سنگسار کرین اور محصُنہ پر یعنے خاوند والے عورت پر
بہتان کرین یعنے جہوٹ باندہین اور زنا سے نسبت دیوین بلکہ موافق
حدیث ظنّ المؤمنین خیرا کے اپنے دل کو اسبات سے راضی کرین
کہ شاید یہہ عورت عالم منام مین خالی اَضغاث احلام سے حالت
احتلام مین اپنے خاوند سے آبستن ہوئی شرع کی رو سے اوس پر
کچہہ حرج نہین ہے وَیُؤیِّد ذلک مَا قال فی شرح الکنز اِنّہ لو وکّل الشافعی
فی المشرق رجلاً بزوجہ امراۃ مغربیّۃ فی المغرب فذھب زوجھا
ثم ولدت باکثر مِن ستّۃِ اشھرٍ فالولد مِن المُوکّل لانّہ یمکن اَن

یمکن ان یصل الیہا بطی الارض بخطوۃ واحدۃ انتہی یعنے تائید کرتا ہی
اور مدد دیتا ہی وہ جو کچھ کہ کہا ہی شرح کنز مین بتحقیق اصل مطلب اوسکا یہہ
کہ اگر وکیل کری ایک شخص پورب والے کو پورب مین تزویج اور نکاح
کری ایک عورت پچہم والی سے پچہم مین پہر چلا جاوی خاوند اوسکا
پہر عورت اوسکے پیٹ سے رہی اور بچا جنے اور اوسکے مذہب مین
ہی کہ اگر کوئی کہین سفر کو گیا ہووی اور دو آدمی گواہی دیوین اوسکے
مرنے پر پہر وہ عورت دوسرا خاوند کری اور اوس سے اولاد ہووی بعد
اوسکے اوسکا پہلا خاوند سفر سے آوی وہ سب اولاد پہلے خاوند کی ہین
اور اوس سے میراث لینگے اور وہ بہی اون سے میراث لیگا اور ایضا
وہ مجتہد نکاح کرنیوالا مان اور بہن اور لڑکی کو یا ایک محرمات سے جان
بوجہکر واسطے اپنے ذات کے باوجود جاننا اوسکے حرمت کا حد اور
تعزیر شرع کی ساقط ہی خلاف اون تینون مجتہدون دوسرونکی کہتا ہی
اگر اوس نکاح بہت بد سے زنا کرنے سے ایک فرزند حاصل ہووے
اوس مرد سے ملحق ہوگا یعنے ملیگا اوس سبب سے کہ یہہ نکاح بمنزلہ شبہہ
کے ہی جو ساقط الحد ہی و ایضا اوسکے مذہب مین ہی کہ اگر ایک شخص
ایک زن اجنبیہ یعنے غیر کی عورت کو اہل صنعت اور حرفت یعنی
کوئی کام کاج والی عورت مقابل مین سینے اور دہونے اور روٹی پکانی کے

یعنے عوض مزدوری وغیرہ کے ایک مدت تلک اجارہ کری اور اوس سے
مباشرت یعنے جماع کری اور وہ عورت اوس سے حاملہ ہو جاوی حد وسے ساقط
ہو جاتی ہی اسواسطے کہ اوسکے اجارہ مین تھی اور اوسکے فرزند بھی اوسیکے
کے ساتھہ ملتے ہین اور اوسیکا قول ہی کہ اگر ایک شخص کپڑا ریشم کا اپنی
قضیب پر لپیٹی اور ساتھہ ایک عورت محرم کے یا بیگانی عورت کی دخول
کری اور قبل مین اوس عورت کی اسطرح داخل کری کہ چمڑی سے چمڑا نگھسا
جاوی اور انزال ہووی شریعت کی روسے وہ شخص زانی نہین ہی اور نہو گا
ہرچند جانکر یا ہو لکہ عقد نکاح نپڑھا ہووی اس سبب سے کہ چھونا چمڑی
کا چمڑی سے جو ہی کیا گیا ہی اوس سے واقع نہین ہوا ہی پس اوسپر
کچہ حرج نہین ہی اور بھی فتوی دیا ہی
کہ اگر کوئی شخص کسی ایک لڑکے کیساتھہ لواطہ کری ایک قسم سے ذکر
اوسکا دبر مین اوسکے جاوی اوسکے واسطے حد مقرر نہین ہی و لیکن چاہئی
اوسکو ساتھہ بات سخت کے ہلکا کری بلکہ اگر دوسرا کری تو اوسکو چاہئی جوتیان
ماری اور کہا کہ اگر وہ لڑکا طاقت نلا کر مرجاوی تو قصاص لازم نہین
ہی اسواسطے کہ آیۃ ولا علی المجروح قصاص یعنے اور نہین ہی اوپر مجروح
کے قصاص واقع ہوی ہی اور ولی امر مذکور کو فتوی ساتھہ اس فعل بد
کے دینا اوپر فاعل اوسکے کے حرام اور عمل بخلاف آیۃ کے کہ فمن اعتدی ہے

عَلَيكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدىٰ عَلَيكُمْ یعنے پس جس کسی نے که زیادتی کی
تم پر پس زیادتی کرو تم اوپر اوسکے مثل اوسکے که جیسے زیادتی کری تم پر نا مشروع
ہی پس اس صورت مین جون مفعول کا ہدر ہی اور ان فتوون مین ابو حنیفه منفرد
ہی الا داود بن علی نے کہا ہی که جمع میان دو بہنون کے اس ایک صورت
مین که دونو بہنین لونڈی ہون ایک شخص کی یہه بہی حلال ہی اور جماع کری
دونون کے ساتہه اس مرد کو مباح ہی اور اسی صورت مین اگر ایک
لڑکی اپنی مان کے ساتہه لونڈی ہووین ایک مرد کی وطی دونون کی
مالک کو حرام ہی اور اچنبا ان بزرگون کج سلیقون سے یہه ہی که
ان سب فسقون اور معصیتون کا قران گواہی دیتا ہی ان کامون کے
جایز رکہنے والی ان کامون کے گمراہی پر ہرگز انکار نہین کرتے اور مبالغه
کرتے ہین اور کیئے نے مین تشنیع مجوز اور مبالغه کرتے ہین برا کردانے اور
روا کیئے نے مین اوس نکاح اور متعه کی جو آیات قران اور احادیث
سید انس و جان اور اجماع امت سے حکم حلال ہونے مین اوسکے ہوا ہی
غافل اس سے ہین که امام مالک انکا حرمت متعه مین مذہب ثلاثه کے
ساتہه ہمداستان نہین ہی فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى
الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ یعنی بدرستیکه وه اندہی نہین ہین آنکہون کج
ولیکن اندہی ہین دلون کے اسلئے که جو ہی بیچ اونکے سینون کے

شطرنج وغیرہ جو واقع ہوئی ہیں معصیتیں مثل طنبور اور نرد اور پینا اور خون ناحق کرنا اور سب اور لواطہ اور چوری اور شراب کا بد کاموں کے اسواسطے کہ اگر زنا زواجر یعنی شرعی معاصی اور کہ شرعی حدین اور قصاص اور تمہاری اعتقاد سے لازم آتا ہی راضی ہو اور یہہ کفر ہی ای ابراہیم لازم آتا ہی کہ خدا ساتھہ کفر کے

ساتھہ قضا اور قدر حق تعالی کے ہو وین پس جایز اور روا ہوگا امام اور حاکم شرع کو کہ زجر اور قصاص کری فاعل اور کرنیوالے کو اوسکام بد کہ وہ سب بطلب خدا کا ہی اوسکے باز رکہنا اور رام کرنا جس چیز مین کہ مراد خدا کی ہو دوسری یہہ لازم آتا ہی کہ اللہ تعالی امر بد

حاصل یہہ کہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص ایک تہان گہادی یا کسیکا کپڑا کوئی
چور اگر رنگ کری یا گیہون کسیکا چور اگر گیہون والی کے گہر مین آٹا کری تو
کپڑی والی اور گہادی والے اور گیہون والے کو نہین پہنچتا ہی کہ اپنے مال کو
اوس سے طلب کری اور جامہ رنگین اور آٹے کو اوس شخص سے نہین
لے سکتا ہی اس سبب سے کہ بتغیر ہیئت اصلی اوس جنس مین ہوئی ہی اور جبکہ
اگر چور مذکور کے ساتھہ اثبات پر لڑائی جہگڑا کری اور مارا جاوی تو
اوسکا خون ہدر ہی اور اگر مارا جاوی تو شہید ہوگا مین نہین جانتا ہون
کہ نہی صریح آیۂ لَاتَاكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ کے واسطے کیا جواب
تیار رکہی ہین اور پینا نبیذ مثلث کو مباح بلکہ سنت اور اوسکی تحریم
کو بدعت جانتے ہین باوجود اسکے کہ نشہ اوسکا خمر سے بڑہکر ہی
اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنی سب نشے والی
چیزین حرام ہین اور یہہ کہ نبیذ سے وضو کرنے کو بہی تجویز کئے ہین اور یہہ
کہ نماز پڑہنا کتّے کے چمڑی مین اور سوکہی گوہ پر جایز جانتے ہین اور
غسل اور وضوی نیت کو جایز رکہا ہی اور معنی تکبیرۃ الاحرام اور
آیۂ جو عوض مین فاتحہ اور سورہ کے ہی غیر زبان عربی مین مجزی
جانا ہی یعنی اگر کوئی شخص معنی تکبیرۃ الاحرام اور آیت جو عوض
مین سورہ کے ہی اپنی زبان مین کہے تو جایز ہی اور علمائے مذاہب اربعہ

اربعہ یعنی عالم این چارون مذہبون کے باوجود دیکہنے ایسے بُری کامونکے
اور عالم اِن چارون مذہبون کے باوجود مشاہدہ اس طرح قبیح اعمالون
اور ذمیم افعالونکے تعصب کو بدرجہ کمال کے پہنچا یا ہی اور گروہ امامیہ
کے ساتہہ عناد اور دشمنے اس حدّ رکہتے ہین کہ شرح اور بیان سے
مستغنے ہی ازان جملہ غزالی اور متوکل کہ پیشواون سے شافعیہ کے ہین
یعنے غزالی اور متوکل دونون عالم ہین شافعی مذہب کے اُنہون نے کہا ہی
کہ المستحب فی القبور التسطیح لکن لمّا صار ذلک شعاراً للرّوفضہ
عدلنا عنہ الی التسنیم اور زمخشری کہ عدول ائمہ حنفیہ سے ہی
فروع مین تفسیر آیتہ کے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ کہا ہی
یجوز بمصداق ہذہ الآیۃ ان تصلّی علی احاد المسلمین لکن لمّا
اتخذت الرّوفضہ ذلک فی ائمتہم منعناہ اور ابن حجر شارح
بخاری نے بہی مثل این عبارت کے منع کرنے توجیہ السلام علی آل رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ مین ذکر کیا ہی اور مؤلف ہدایت فقہ حنفی کے نے
کہا اِنَّ المشروع التختم فی الیمین لکن لمّا اتخذتہ الرّوفضہ عادۃً
التختم فی الیسار دپس ضمایر فیض مظاہر اولی الالباب پر مخفی اور پوشیدہ
یعنے چہپا نہین ہی کہ امام چاہیئے قالع قلاع فتنہ اور فساد اور قامع بنیاد
بغے اور اضلاع عناد اور موانع مواد حنزان معاد اور اوضاع نزاع اور

قاطع رشتہ خلاف اور اختلاف امّت کا ہووی نہ یہہ کہ جمیع نصوص دین سے
بے نصوص مفید یقین اپنی کو سابقہ امامت کے موسوم کرکے ایک ملّت کی
سیون یعنے جڑ کو اوپر چار شریعتون کے بنا کرین یعنے ایک ملّت کی چار
ملّتین بناوین اور اصول دین اور فروع دین مین ایک دوسری کے ساتھ
اختلاف کرین اور خدا کے حکمون مین ضد پر ایک دوسری کے فتوی
دیوین اور قاعدون مین شریعت محمدؐ کی متابعت ہوائی نفوس ناقصہ
اور عقول فاسدہ اپنے کے کرین یعنے اپنے عقلون پر چلین اور سنگ
تفرقہ جو بحکم آیۃ کریمہ کے وَلَا تَفَرَّقُوا ممنوع اور نامشروع ہی اوس
حضرت کے امت مین ڈالکر انکو سرگشتہ بیتہ گمراہی کا کرکی طریقہ مستقیمہ
اوس حضرت سے دور پہنکین تاشایستہ امامت امت کے ہون اور
جو کوئی کہ عقلمند ہی جانتا ہی کہ جبکہ ہر ایک کو چند ماموم اور مقتدی بہم
پہنچی تو سبب مخاصمت اور منازعت کا ہوتا ہی اور بہت سے فساد پیدا
ہوتے ہین پہر فائدہ امام کا کیا ہی اور ایک جماعت جو بمحض دعوی امامت
کے محتاج قایم کرنے حجت کے ہو کر ان کو امام اور مقتدا اپنا جانے برخلاف
آیۃ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ متابعت ان کے مذہب ظاہر البطلان کے اپنے
اوپر لازم جانے یہہ بات خالی حماقت اور غفلت سے نہوگی اُولٰئِکَ
کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وَاُولٰئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ یعنے وہ لوگ مثل

مثل حیوانون کے ہین بلکہ اون سے گمراہ تر ہین وہ لوگ ہین غافل مین نے کہا اگرچہ
یہی لوگ بعض فروع مین اختلاف رکہتے ہین ولیکن اصول مین چارون
برابر اور متفق ہین بولا لانسلّم باوجود اوسکے کہ احمد حنبل ساتہہ اعتراف
شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل کے جملہ مجسّمہ سے ہی یعنے شہرستانی
جو بڑا عالم سنّت جماعت کا ہی وہ قایل ہوا ہی خدا کے جسم کا اور معرفت
مین خدا کے جو بہت بڑا رکن اصول دین سے ہی ناقص اور موافقت مین
ساتہہ حشویہ اور مشبہیہ جو تمہاری تین اماموں کے مخالف ہین متفق ہی
حیث قال صاحب الملل فی کتابہ اِنَّ الحنابلہ مشادکون مع المشبّہیہ
فی بعض التّشبیہات اور صاحب مواقف بہی مقاتل اور کرامیہ کو جو
اہل سنّت سے ہین مجسّمیہ سے جانتے ہین اور اعتقاد حنبلیون کا ذات خدائے
تعالے مین یہہ ہی کہ سر سے سینہ تلک مجوف ہی اور سینہ سے نیچے تلک
سب بہرا ہی اور مصمت اور اوسکے بال مجعّد ہین اور تفسیر آیۃ الرَّحمٰنُ
عَلَی العَرشِ استویٰ مین بہی کہتا ہی کہ حقتعالے عرش کے اوپر بیٹہا ہی
اسطرح سے کہ دونون زانون اوسکے عرش سے باہر نکل گئے ہین اور
ایضًا تفسیر آیۃ کریمہ یَومَ یُکشَفُ عَن سَاقٍ وَیُدعَونَ اِلَی السُّجُودِ
ایسا بیان کیا ہی کہ جب روز قیامت کے حضرت سیّدۃ نسا فاطمہ
زہرا صلوات اللہ علیہا عرش کے نیچے واسطے طلب خون فرزند اپنے کے داد

داد خواہ ہون کے حقتعالے یزید کو اپنے تخت کی پہلو مین آنکہہ سے حضرت
فاطمہؑ کے چہپا کر اپنے زخمی پیر کی ساق کو جبیرہ اوس پر بندہا ہوگا حضرت
فاطمہؑ پر ظاہر کریگا اور حضرت فاطمہؑ اور ملائکہ اوسکے دیکہنے کے ساتھ
سجدہ مین جائینگے اور جبکہ سجدے سے سر اوٹہائینگے حضرت فاطمہ کو خطاب پہنچیگا
کہ نمرود نے تیر جو میری پاؤن کے ارادہ سے مارا تہا اوسنے میری
پیر کی پنڈلی کو زخمی کیا تہا اور مین نے اوس زخم کو باوجود اپنی قدرت
کاملہ کے مین نے اوسکو اچہا نہین کیا ہی اور جبیرہ باندہ کر نگاہ رکہا ہون
یعنے سنبہالے ہون تاکہ تمہاری خاطر نشان کرون ہرگاہ مین نے مخلوق
یعنے بندون سے اس قسم کے آزار کہینچے ہون پہر اگر تیری فرزند کو تیری
باپ کی امّت سے آزار پہنچا ہووی پروا نہین ہی اور یہہ بہی نقل کی
ہی کہ ایکدن خدایتعالے کو درد چشم عارض ہوا یعنے خدا کے آنکہین دکہنے
آئین ملائکہ یعنے فرشتے اوسکے دیکہنے کو گئے سمجہی کہ حضرت نوحؑ
کے طوفان مین خدا بہت سا رُویا تہا اسلئے انکہین دکہہ نے آئین
اور یہہ بہی روایت کی ہی کہ حقتعالے جمعہ کے راتون کو ایک گدہی
مصری پر سوار ہو کر لڑکا جوان خوب صورت دکہلائے دیتا ہی
تَعَالیٰ عَنْ ذٰلِکَ عَمَّا یَقُولُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا چون بعضے قباحتون یعنی
برائیون پر اون تینون مفتیون کے سابق سے آگاہ تہا مین نے اوسکی تکذیب

تکذیب بہنین کی و لیکن حقیقت مذہب حنبلی پر مجھکو اطلاع نہتی مقدمات گذشتون
مین مین نے تصدیق بہنین کی اور دوسری وقت پر موقوف رکہا اور مین
اُٹھکر اپنے گہر کی طرف گیا سرکو مراقبۂ تحیّر مین لیگیا یعنی اس بات کے فکر مین
گیا ناگاہ مصداق کلمہ اِذا اَرادَ اللّٰہُ شَیْئاً ہَیَّأَ اسبابہ جبکہ ارادہ کیا خدا نے
ایک چیز کا مہیا کرتا ہے اسباب اوسکا   ایک طالب علم اوس کتاب کو لکہہ
رہا تہا اور طلبون پر تقسیم کرتا تہا آشنائی کی راہ سے لکہنے پر ایک جزو کے مجھسے
استعانت یعنے مدد چاہی جب مین نے لکہنا شروع کیا اوسکے حاشیہ مین
اس عبارت کو مین نے دیکہا ظاہرا واسطے مناسب مقام کے ایک تقریب سے
لکہا تہا کہ قال الامام فخر الدین الرازی فی رسالۃ المعمولۃ لتفضیل
مذہب الشافعی اِنّ احمد بن حنبل قال فی نہایۃ النجیۃ للشافعی
اِدّعت المشبہۃ انہ کان علی مذہبہم انتہی وقال صاحب الملل
والنحل نص ابو عبد اللہ محمد بن کرام علی اِنّ معبودہ علی العرش استقرارا
وعلی انہ بجہت فوق ذاتا واطلق علیہ اسم الجوہر لانہ من
اہل الظواہر الذین حملوا آیات التشبیہ علی ظواہرہا وقالوا
اِنّ اللّٰہ یجوز علیہ المصافحۃ والمعانقۃ واِنّ المخلصین فی الدنیا
یعانقونہ وقال داود اعفونی عن الفرج واللحیۃ واسئلونی عمّا وراء
ذلک وقد صرح فی کتاب الملل والنحل اِنّ المضر وکہمس واحمد الہجیمی

کو ادس کی مین دخل نہین ہی نظری خدا کی قضا
خدا کے پر زور اور جبر نہین کرتا بعضے
اکابر ابراہیم اگرد لیلین عقلی اور
نقلی اس امر مین بیان کرنا چاہون
تو اتنے اور یہان تک بیان
کرون جو سننے والیکو ملال ہو
اور حدیثین جتنی کہ فریقین نے
نقل کی ہین ہماری طریق سے
عبد اللہ بن عمر روایت
کرتا ہی رسول خدا صلعم
کہ القدریۃ
مجوس ہذہ الامۃ
ان مرضوا فلا تعودوہم
وان ماتوا فلا تصلوا
علیہم وان لقیتموہم
فلا تسلموا علیہم قبل
منہم

وغیرهم من اهل السنة قال معبودهم صورة ذات اعضاء وابعاض
ثم قال واما المشبهة الحشویه من اصحاب الحدیث فحکی الاشعری عن
محمد بن عیسی انه حکی مضر وکهمس واحمد الجهمی انهم اجازوا علی ربهم
الملامسة والمعانقة والمصافحة فی الدنیا والاخرة ویعلم من کلامه
فی موضع اخر ان الحنابلة مشترکون فی التشبیهات وقد نسب فی
المواقف القول بالجسمیة الی مقاتل بن سلیمان والکرامیة و
غیرهم وقال صاحب المواقف انهم قالوا انه تعالی مرکب من لحم ودم
انتهی جسوقت که مین نے اس عبارت کو دیکھا ہوش میری سر سے جاتا
رہا اڑی فجر پاس ایک شخص عزیز کے جو دنیا دیکھا مانند سعدی کے اپنے نقد
عمر عزیز کو صرف سیاحت کے کیا تہا اور ساتہہ قبایل جن اور انس کے
انس کرکے ستر اور دو فرقہ کے معاشرت کیا تہا یعنے ہر ایک مذہب
اور ملت اور طایفہ سے واقف تہا اوس سے ہر ایک شہر کے رہنے
والون کے کیفیت اور زبانی کے لوگون کے چال اور چلن اور چار طرف
عالم کا احوال مین نے پوچھا اور ہر ایک راہ سے بات کرنے شروع
کی اور سخن کو طول دیا یعنے بات کو اتنی بڑہائی کہ یہان سے تمام ہوئی کہ بہت
روم اور شام کے شہرون مین باوجود اسکے کہ لوگ وہان کے سب سنّت
وجماعت مین چھوٹی اور بڑی ان کے عمل بد لواطہ مین مشغول ہین یعنے

مخلص ہین اگر فعل خدا کا ہوتا
تو اپنے فعل پر لعنت نکرتا اور یہ آیت بھی
سمجھتا ان علیک اللعنۃ الی یوم الدین یعنی تحقیق کہ اوپر تیرے لعنت ہی
لعنت تا روز قیامت ہی اور یہ سن کر تیری
ہے دن یہ ہے کہ لعنت خدا کی اے ابراہیم
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن
من الخاسرین یعنی اے پروردگار ہمارے

یعنی سب لونڈی بازی کرتے ہین اس قباحت کے وقاحت طبیعت پر انکی ایسے
مستولی ہی کہ حاجب عقل اور شعور نے حیا کا حجاب بیچ سے اُٹھا لیا اور بعضے
مصر اور شام اور بغداد اور مغرب زمین کے طرف کے شہرون اور قصبون
مین کہ مذہب مالکی اور حنبلی رواج زیادہ رکھتا ہی کُتّے کے بچّے کا گوشت
بکری کے بچّے سے زیادہ رواج رکھتا ہی اور ہر مسجد کے کوٹھون پر آخور
اور معلّف بغلبہ کئے ہین ہر جمعہ کے رات کو جو اور گھانس کمال عزت سے
اس آخور مین ڈالتے ہین اور طرح طرح کے بخور اور خوشبویان سے معطر اور مطیّب
اور خوشبودار کرتے ہین اور جبکہ مین نے وہان کے لوگون سے پوچھا تب
بولے کہ ہر جمعہ رات کو خدا کا گدہا اُترتا ہی یعنے آتا ہی شاید اس جو اور
گھانس مین سے کھاوی جبکہ پہلی عبارتین اور سخن بے غرض اس شخص
کا باتون سے اوس مرشد کے برابر ہوئین بحکم اَلْجُعْدَةُ تَدُلُّ عَلَى الْغَدِيْ
وَالْبَعْرَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ وَالرَّوْثَةُ تَدُلُّ عَلَى الْحَمِيْرِ وَآثَارُ الْقَدَمِ
تَدُلُّ عَلَى الْمَسِيْرِ یعنے ایک گھونٹ پانی کا دلالت کرتا ہی اوپر ایک
جھیل کی یعنے تالاب کے اور مینگنی دلالت کرتی ہی اوپر اونٹ کے اور
سرگین یعنے لید دلالت کرتی ہی اوپر گدہے کے اور نشانے قدم کی دلالت
کرتے ہی اوپر جانیوالے کے یعنے رستا چلنے والے کے ایک مٹّھی نمونہ خروار
کا ہی جو کچھ اوس عفران پناہ نے کہا تہا مین نے قبول کیا دوسرے دن جو

ہماری ظلم اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور رحم نکرے تو ہم ہوجاوین زیان کارون مین
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
ابراہیم سب انبیا اور پیغمبر نوبہ کرتے ہین اور تنزیہ اور تقدیس خدا کی کرتے ہین یعنے خدا پاک اور
مبرّا جانتے ہین سب عیبون اور بدیون سے اور اگر عصیان فعل خدا کا ہوتا تو انبیا توبہ کا ہی کو کرتے

مہر سپہر مانند دلیل روشن کے ساتھہ طالع آسیب زدی اندہیری رات کے چہرہ
نمایان ہوا اور خواب غفلت کا غبار لوگون کی آنکہون سے دہو آخذمت مین
اوس معدن فضیلت کے گیا اور سرگذشت سے گذری ہووی مقدمون کی
اور اپنے منصفی سے پیش آنے کی مین نے اوسکو خوش کیا اور کہا مین نے سوائی
گذشتہ مقدمون کے دلیل واضح ان کے ابطال مذاہب پر کیا ہی جواب دیا
جبکہ چارون مفتیون بے دیانتون نے اصول اور فروع احکام شریعت مین
خیانت کرکے اختلاف کو حد سے زیادہ کرکے جادہ شریعت غرا سے بہت لوگ
دور جا پڑی اور بہت سے بندگان خدا کو گمراہی اور تباہی مین
ڈالے مین یہان تلک حلال اور حرام ہونے مین وحشیون اور پرندون کے
خلاف ایک دوسری کے فتوی دیئے اور بہت لوگون کو دام شقاوت
انجام اپنے مین کہینچکر راہ ہدایت سے پہیری ہین یعنی بہت سے لوگون کو
اپنے جال بدبختی انجام مین کہینچکر راہ راست ہدایت سے منحرف کیئے
اور پہرائے ہین یعنے اونکو گمراہ بنائے ہین اور اسی سبب سے تصورات باطلہ
اور تصدیقات عاطلہ نفوس خلایق اور خاطر عوام کالانعام مین رسوخ
تمام پایا ہی یعنے ہوا ہی اور حق اور باطل مین سے امتیاز رجا تار ہا اور
فرق اٹہگیا ہی اگر مذاہب مخترعہ اور طرایق مبتدعہ اخبار مزورہ اور
احادیث موضوعہ سے مشتق اور مستنبط نہوتے تو البتہ عام لوگ سرگشتہ نہ

اول کو اثبات کیا اور دلیلون
اور حجتون کو اوسکا رد کیا جواب
مرتج کر ہادی عصمت اور علم
عصمت مین انبیا کی اس بات
کے ... اکثر لوگ منے
حسینہ نے کہا ای ابراہیم یہہ
بحث تیری موافق ادب کے
نہین ہی اور دخل ہمارا بیچ
موقع ہی اس مسئلہ مین بہی جواب
سینگا تو بعد تمام ہونے
اور کہا ای ابراہیم نوشہ بحث
اپنے حق مین کرنے مین کچہی رہا ہنسا
توبہ اور استغفار اور طلب امرزش
اور گناہ واقع ہتین ہوا ہے کیونکہ
ہین اور جملہ ان کے گناہ اور معصیت
اعتقاد کرنے سب انبیا معصوم
پر بطلان کیا اسلئے کہ تم تی
حسینہ نوشہ اپنے مذہب کا
موقع اور محل پاکر کہا ای

کلام قضا اور قدر
کے باب مین یعنی جب مسئلہ قدر
اور قضا کا ہوا ہوگا جان تو ای
ابراہیم کہ مشرکان قریش سب جب
نبی جب اسلام ظاہر ہوا ...
سکا ... اور بعد وفات جناب
جب شہادت امیر المؤمنین
رسول اور یزید اور باقی بنی امیہ
معاویہ اور یزید مین اوس وقت
نے اپنے زمانے مین اور احیا
حسب یکجہ پایا اور سکو اپنا تابع
اور جب دیکہا اور دین اسلام تو یہی
وار کیا اور دین کو ... اور پیغمبر
ہمین خلل ڈالا اور تابعت اور اہل بیت
اونکی ... اصحاب
عظام اور ...

تیہ یعنے بیابان ضلالت اور حیرت اور لٹکی ہوئی دام بطالت اور جہالت کے
نہوتے یعنے اگر مذہب بنائی ہوئی اور رستے گہڑی ہوئی فریبی اخبارون
اور جہوٹے بنائی ہوئی حدیثون سے نہ نکالے ہوتے البتہ یقین تہا کہ عام
لوگ حیران اور سرگردان بیابان گمراہی اور تباہی اور حیرت اور لٹکے
ہووی جال ضلالت اور جہالت اور بطالت کے نہوتے مین نے کہا اسلام
کے عالمون کو ضلالت سے نسبت دینا بڑی جرأت ہے باوجود اسکے کہ
حقتعالے نے خوف اور خشیت علماؤن کے گواہی دی ہے قولہ تعالے
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنے سوا اسکے نہین ہے کہ ڈرتی ہین
خدا سے بعضے بندون سے اوسکے جو کہ عالم ہین کہا سچ ہے ولیکن طبقات
علماء اسلام کے بنابر کلام ملک العلام کے قسمت کیئے جاتے ہین سا تہہ
تین قسم کے یعنے بموجب فرمانی خداوند عالم کے عالم تین قسم کے ہین قولہ تعالے
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنے پہر دیا
ہمنے میراث مین کتاب کے تئین اونکو جو برگزیدہ اور اختیار اور چن لیا تہا
ہمنے بعضے اپنے بندون مین سے پہر اون مین سے ہین بعضے ظلم کرنے والے واسطے
اپنے نفسون کے اور بعضے اون مین سے ہین مقتصد اور اون مین سے ہین بعضے سابق
بالخیرات مین نے کہا اصناف ثلثہ مذکورہ کو کسطرح ہوسکتا ہے امتیاز کرنا

کہ ایک سلطان کسی شخص کو والی اور حاکم کوئی شہر کا کرے اور وہ حاکم اوس شہر میں ظلم کرے اور غارت کرے مسلمانوں کو اور پادشاہ متمکن ہو اس بات پر کہ جو کچھ اوس نے بناحق اور تعدی سے لیا ہو او چھین لے اور اوسکو قتل کرے اور مار ڈالے کسطرح اتا ہے شرک اور لکھا ہے لازم

سلطان کے اور کہا جاوے یہ کہ وہ پادشاہ تم ایک بی بی ابراہیم تمام احکام خدا اور حدیث حضرت مصطفیٰ کو اور جمع دلائل عقل اور نقل کو معطل اور ضایع کرتا ہے

یعنی ان تین قسم کے عالمون کو کیسے اعتبار کرنا اور پہچاننا بولا بموجب حدیث صحیح نحن نحکم بالظاھر کے یعنی ہم حکم کرتے ہین ساتہہ ظاہر کے اقوال اور افعال سے ہر ایک کے ہو سکتا ہے دریافت کرنا مین نے کہا عقل کے نزدیک بہت مشکل ہے کسواسطے کہ تمیز یعنی تمیز کرنیوالا اور عاقل ایسا ایک آدمی چاہیئے کہ چارون فقیہون اور عالمون سے علم دین اور فقہ مین پڑہکر ہووے تاکہ فرق کر سکے بولا آیا چارون عالم اعتقاد اہل سنت جماعت سے جایز الخطا یعنی گناہ کار تہی یا معصوم یعنی گناہون سے پاک تہی بولا ایک شخص جو جایز الخطا ہووے اوسمین احتمال اسبات کا ہوتا ہے کہ وہ ظالم لنفسہ ہووے مین نے کہا اگرچہ حقیقت مین ایسا ہی ہے ولیکن یہہ اہل اجتہاد تہی رای انکی بہی معتبر ہے اور بر تقدیر اسکے کہ مجتہد اجتہاد مین خطا کری تو بہی ایک ثواب ہے واسطے اوسکے ہے بولا اجتہاد فائدہ دینوالا گمان کا نہین ہے مین نے کہا ہان سچ ہے بولا پہر وہ اجتہاد بموجب آیتہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا حق اور راستیسے مستغنی اور بے پرواہ نہین کرتا ہے گمان کوئی شے اور کسو چیز کو اور پہر حقتعالی نے بنابر کریمۂ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ بعضے ظنون کو اثم یاد فرماتا ہے یعنی بعض گمان گناہ ہین پس آثم کو یعنی گناہ کار کو مصیب یعنی صواب کا رجاننا خلاف قران کے ہے و حال آنکہ حق تعالے نے مذمت علماء جایز الخطا کی قران شریف مین چند

چند جا ذکر فرمایا ہی یعنے برائی عالمون گناہ کارون کی قران مجید مین کسی جگہہ بیان کی ہی مثل قولہ تعالے الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰاهُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَائَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ وَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَیَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَهَا وَاَکْثَرُهُمُ الْکَافِرُوْنَ واشباہ ذلک مما لا یمکن انکا دھا مین نے کہا کہان سے معلوم ہووی کہ مبحث ما نحن فیہ مین البتہ انہون نے اجتہاد مین خطا کی ہی بولا بمصداق آیہ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰیکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا امت حضرت رسول صلعم پر واجب ہی کہ انحضرت صلعم نے جو کچھ کہ ان کو امر اور حکم کیا لیوین اوسکو یعنے جو کچھ کہ حضرت رسول صلعم نے حکم کیا اور امر فرمایا اوسکے بموجب رفتار کرین اور اوس فرمانے پر چلین اور جو کچھ کہ نہی کی نکرین اوسکو مین نے کہا ہرگاہ خلاف اس معنے کے معتقد ہو یعنے اسبات پر اعتقاد رکہتا ہو اور الٹا چلے اسبات سے کافر مطلق اور بیدین محض ہی بولا بہت آسان دلیلین اور جلدی سمجہنا عوام لوگونکا جیسین اور دلیلین ثابت کرنے کفر پر چارون کے یہہ ہین کہ جب اتفاق اور اجماع سے مقرر ہوا کہ جو کوئی ایک چیز حرام کو حلال کری اور حلال کو حرام جمہور انام یعنے سب لوگون کے نزدیک کافر ہی پس کہتے ہین ہم کہ ہر خشکی حیوان وحشے یعنے جنگلی اور اہلی یعنے شہری اور بحری یعنے دریائی اور بری یعنے صحرائی اور خشکی سے اور

اور اوس عالم کے کسی سے نہین کراہیت اور نفرت نکرین اور دل اور جان سے متابعت اور پیروی کرین اور چاہئے کہ امام معصوم ہووے کیونکہ غیر معصوم ہو سکتا ہے کہ ظالم ہووے خداوند عالم فرماتا ہے قال لا ینال عہدی الظالمین یعنی کہا نہین پہنچتا ہے عہد ہمارا ظالمون کو یعنی امامت اور

اور پیامت بعیت اور پیروی مین اور رسول کیطرف سے ہوتا کہ لوگ چاہیے کہ منصوب خدا اور یہ امر امامت کا ہو گا امام کیطرف سے ہو وہ لایق کی خلق کی طرف سے اور جو امام ہو خدا اور رسول کیطرف سے ہو ہو نیکی مقرر اور معین اور ظاہر منصوص من اللہ اور من الرسول

ہر قسم کی جانور کیا اڑنی والون سے اور کیا چگنیے اور چرنے والون کے شارع مقدس کے نزدیک دو حال سے باہر نہین ہین یا وہ حیوان ماکول اللحم ہے یا غیر ماکول اللحم ہی یعنے یا اوسکا گوشت حلال ہے یا حرام اختلاف اور نزاع جو ان کو اس باب مین واقع ہوا ہے وہ مستلزم کفر ہے چارونکا کسواسطے کہ بعضے گوشت اور چیزین جو شافعی کے نزدیک حلال اور مالکی کے نزدیک مباح ہین حنفی اون کو حرام جانتا ہے اور بعضے چیزین جو حنفی کے نزدیک حلال ہین احمد کے نزدیک مکروہ اور شافعی وغیرہ کے نزدیک برخلاف وسکے قایل ہوئی ہین اور طہارت اور نجاست مین بھی انکی برعکس ایک دوسری کے فتوی دیئے ہین از انجا کہ جایز الخطا ہی اگر نفس الامر مین یعنے حقیقت مین بر خلاف چارون کے ہو تو کفر چارون کا ثابت ہوتا ہے اور کہان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ چارون برحق ہین باوجود اسکے کہ حق متعدد نہین ہے اور عقل بھی تجویز نہین کرتی ہے کہ دو شخص مثلا ایک امر مین نقیض ایک دوسریکا ہون یعنے توڑنی والے ایک دوسریکے ہون اور کہین یعنے ایک بات مین اور ایک امر مین نقیض اور ضد ایک دوسری کے ہون یہہ کچہ کہی اور وہ کچہ کہی اور دونون اوس دعوی مین سچے ہون یہہ امر کبھی نہو گا فکیف یعنے پھر کسطرح چار ایک امر مین سچے ہون گے مین نے کہا صریح دلیل انکے جھوٹے دعوی امامت پر کیا ہے بولا ایک شخص جو

ولایت کہ یہ منصب جلیل اور مرتبہ نبیل سزاوار اور لایق امام معصوم منصوب و منصوص من خدا اور رسول کیطرف سے ہے [illegible]

جو مسائل ضروری سے آگاہ ہو اور جواب مسائل مین عاجز ہووے اور اپنے فتوی کو مکرر پہیرا ہووے
آیا ایسا شخص لوگون کی امامت اور پیشوائی کی لایق ہے مین نے کہا نہین بولا پہر ابو حنیفہ
جو بہت سے مسئلون مین مثل خنثی کا جنت مین اور رؤیت یعنے خدا کا دیدار عورتون اور
فرشتون اور جنون کو آخرہ مین اور غیر ذلک یعنے سوا اسکے اعتراف سے علماء سنت جماعت
کے چپ رہا اور عاجز ہوا اور توقف کیا اور بعضی حیوانون کے گوشتون کو بعد فتوی حلال کرنے
کے حرام کرنے کا دیا پہلا قول سے پہر گیا جیسے گوشت خچر وغیرہ کا اسلئے سزاوار امامت
نہین ہے اور اسیطرح شافعی دو جہتہاد کیئے اجتہاد لاحق کو ناسخ اجتہاد سابق کو جانتا ہے مین نے
کہا اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ چارون کے پیرو کافر ہو نگے بولا بدیہی ہے یعنے ظاہر ہے جبکہ
لوگ خداوند عالم کی طرف سے تہے انکی متابعت اور پیروی کے مکلف ہون اور انکی کہنے
پر نچلین یعنے ان چارون مذہبون کی پیروی نکرین اور اطاعت اور پیروی کرنے حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور اوس جناب صلعم کی خلفاؤن اور جانشینون کی یعنے بارہ امامون کی بحکم آیہ کریمہ کے
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی اطاعت اور فرمان برداری کرو اللہ
تعالے کی اور اطاعت اور فرمان برداری کرو اللہ کے رسول کی اور اولی الامر کی تم سے
مامور ہون اور فرمائی گئی ہون اوسکو ایکطرف رکہکر اور اولی الامر کو نہ پہچانکر اطاعت
اور اقتدا اور پیروی چارون مذہب بنیے ہوؤن کی اپنے اوپر واجب جانی لاجرم اور البتہ
کافر ہون گے مین نے کہا ہر ایک صاحب سند ہے تہہ ایک حدیث حدیثون سے حضرت خیر البشر
کی اور ہر ایک کو جو کچہ پہنچا اور ملا موافق اوسکے عمل کیا اور کہا کہ طبع سلیم فرماتی ہے کہ

قلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و کلا منہا رغدا حیث شئتما و لا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین

کہ اگر چار حدیثین مختلفہ اللفظ والمعانے پہنچی ہووین تو اون مین سے ایک موافق قران کے صحیح ہوگی
اور اگر کوئی بہی آپس مین موافقت نرکہتی ہوگی تو چارون مصداق حدیث صحیح کے فاضربوا بکتاب اللہ
فما وافق بکتاب اللہ فخذوہ وما خالف فاد فضوہ باطل یعنی پس وزن کرو اور تولو
اور برابر کرو ساتہہ قران کے پہر جو کی موافق ہو قران کے پس لو تم اوسکو اور جو کے مخالف ہو
قران کے پہر ترک کرو اور چہوڑ دو اوسکو کہ وہ باطل ہے اور غیر صحیح ہے وا لا لازم آتا ہے کہ خلفاء
اربعہ خصوصا شیخین کہ اہتمام انکا امور دین مین بنسبت دوسرون کی زیادہ ہوگا کہانے مین
گوشت حیوانون کے جیسی لحم کلب یعنے گوشت کتے اور غیر ذالک کا کہ مالکی کے نزدیک حلال ہے
مختلف ہون اور باوجود اسکے کسی نے بہی نقل نہین کی ہے پس بالضرورۃ ثابت ہوا کہ
دعوا چارون فقیہون کا باطل ہے اور جو حدیث کہ انکا ہے اوس پر اعتماد دکیا چاہیے مین نے
کہا اس امر مین تعجب ہے کہ آتہہ سو برس ہوئے کہ انکی مذہب نے رواج پایا ہے اور اہتمام انکا
ربع مسکون مین شایع ہوا ہے کوئی بہی اوپر ان مقدمون کی اور ان کی اعمال قبیحون
اور افعال شنیعون پر مطلع اور واقف نہین ہو ابو لا بعضی فاضلون مانند محمد غزالی وغیرہ
نی کفر ابی حنیفہ کا ساتہہ دلیلون اور برہانون کے ثابت کیا ہے جیسا کے عبارت سابق
منخول سے نقل ہوئی ہے اور ابو محمد حنفی کتاب منخل مین مبحث فرایض مین کہتا ہے کہ شافعی کے
اقوال دلالت اس پر رکہتی ہین یعنے سخن شافعی کے اس پر دلالت کرتی ہین کہ علم فرایض
مین ابو حنیفہ قلیل البصر تہا یعنے بہت کم جانتا تہا علم فرایض کو علی ہذا القیاس ایک دوسرے کو
مطعون جانتے ہین اور اکثر پست فطرت یعنے احمق اور نادان لوگ تہ تقلید اور تلہ

اور تلہ تلمیذ مین معتقد رہے ہین یعنی تقلید کے پلڑی اور تلمیذ یعنے شاگرد ہونی کے دام مین پہنسے
ہین اور نظر مین اونکی ایک گروہ کے جو ہمت اونکی قاصر اور نارسا ہے موافق آیۃ کریمہ کے أَفَمَنْ
زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا یعنے آیا پہر جو کوئی کہ زینت دیا گیا ہے واسطے اوسکے بدی
عمل اوسکے کو پس وہ دیکہتا ہے اوسکو نیک انتہی عمل زشت اور کام بُری اونکے زیبا اور اچہی
معلوم ہوتی ہین اوسوقت بولا کہ عقاید سنت جماعت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شان
اور شکوہ ابو حنیفہ کی زیادہ تر رتبہ جلیل القدر حضرت خیر البشر سے ہوگی مین نے کہا کہان سے
معلوم ہوا بولا وہان سے کہ صراط مستقیم حضرت رسول کریم کی سو برس تک یا بتفاوت
ایک حال پر رہی اور سبیل معوج ابی حنیفہ یعنے راہ کج ابو حنیفہ کی قریب نو سو برس کے ہے
کہ استمرار رہا ہے اور جاری ہے قضارا بیچ اس اثنا کے یہہ بیت کتاب بوستان سعدی
کی گوش مبارک مین اون کے پہنچی نہ از لات و عزّی بر آورد گرد کہ توریۃ و انجیل
منسوخ کرد ستم کی راہ سے ایک ظریف نے کہا گویا شیخ سعدی ظہور سے ارباب مذاہب
اربعہ کی خبر نہین رکہتا تہا و اگر نہ اس مقام مین تعریف اور توصیف ہر ایک کی
کرتا اور کہتا کہ نسخ کرنیوالی اور مٹانیوالی دین حضرت رسول کے یہی ہیولائی ہین
مین نے کہا کہ یہہ بہتان بحت ہے یعنے نرا جہوٹ ہے اسلیئے کہ نسخ دین کا اوسوقت
صادق ہوتا ہے کہ اہنون نے بندون کو عبادت الٰہی سے ناہی اور مانع ہون
اور باوجود اسکے کہ بیچ ترویج دین مبین حضرت سید المرسلین کے اہتمام تمام اور
کوشش بلیغ کرتے تہی اور اوس جناب کی امت کو احکام اسلام سے کما ہی

انکا ہی دیکر گراہی سے باز رکہکر ساتہہ امتثال اور فرمان برداری امر آلہی کے ترغیب اور تحریص دلواتے اور کرتے ہتی اور رہبر ساہی یعنے بہول نیوالے کو کلام واہی سے تہار ید کرتے اور ڈراتی ہتی اور راہ راست پر راہی کرتے اور لیجاتے تہی اور ترہیب اور تخویف نواہی سے کرتی ہتی جواب مین اس آیہ کو تلاوت کیا اور پڑہا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا یعنے وی لوگ جو کہوئی گئی سعے انکے بیچ زندگانی دنیا کی اور وی گمان کرتے ہین کہ ہم اچّہا کرتے ہین کام یی لوگ ہین جو کافر ہو گئے ہین ساتہہ آیات پروردگار اپنے کی اور ملاقات اوسکے کی پس برباد اور قایم نہین کرین گے ہم واسطے اُنکے قیامت کے دن ترازو یہہ ہی جزا اُونکی جہنم بسبب اوسکے جو کافر ہوئے اور لیا ہماری آیتون اور پیغمبرون کو از روئی استہزا اور ٹہتہی کے انتہی مین نے کہا یہہ آیۃ کفار کے حق مین ہی ان سے کیا نسبت رکہتی ہی بولا کہ کفر کے اقسام ہین اور انکا کفر مصداق آیۃ کے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ یعنے اور جو کوئی کہ حکم نہین کرتا ساتہہ اوس چیز کے جو بہیجی ہی اللہ نے پس وہ گروہ یعنے وہ لوگ وی ہین کافر انتہی ثابت ہی مین نے کہا کہ اگر انہون نے احکام صوم اور

اور صلوة اور حج اور زکوة وغیرہ مین بخلاف ما انزل اللہ کے حکم کیا ہو وی تو
ثابت کرو یو لا آیا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے حالت حدث مین
نماز فریضہ کو تجویز فرمایا ہے مین نے کہا حاشا و کلا ہمارا یہہ اعتقاد
نہین ہے بلکہ اقدام کرنا اس فعل شنیع پر حرام ہے بولا پہر کسو اسطے شافعی
نے بخلاف اجتہاد ابو حنیفہ کے سیلان خون یعنے لہو بہنی کو بدن سے یعنے
جسم سے ناقض وضو یعنے توڑنیوالا وضو نہین جانتا ہے کہ وہ ساتہہ اعتقاد
تمہاری امام کے حدث محض ہے اور نماز کرنا حالت حدث مین بالاتفاق و الاجماع
کفر ہے اور شافعی بہی بخلاف مذہب ابو حنیفہ کے لمس بدن نسوہ عاری اکسو
کو یعنے چہونا ننگی عورت کے بدن کو توڑنیوالا وضو کا جانتا ہے اور جبکہ تم
باوجود یہہ نقیضون کی اور خلاف ایک دوسرون کے اونکی حقیت کے قایل ہو اور قایل اور عامل کا ایک حکم رکہتا ہے اور جمع ہونا مین النقیضین کے
امر محال اور باطل ہے پس اس تقریر سے لازم ہوتا ہے کہ تمہاری نزدیک
کفر اور اسلام حلال اور حرام حق اور باطل عالم اور جاہل وضو اور حدث
طہارت اور خبث اعمی اور بصیر جنت اور سعیر بہشت اور دوزخ ظل
اور حرور غنیمت اور ظلمات اور حیات صلحا اور عصات مساوی اور
برابر ہین ایک دوسرے کے جیسا کہ حکیم سنائی نے حدیقہ مین اشارہ لطیفہ ساتہہ
اس معنی کے کیا ہے اور وصف اور تعریف مین ابو حنیفہ کے فرمایا ہے

برخلایق آسان کرد کفر و دین برانام یکسان کرد یعنے دین کا رستا لوگوں پر آسان کیا کفر اور دین کو اور پر خلایق کے ایک سان کیا یعنے برابر کیا اور باوجود اسکے کہ عدم مساواۃ جمیع یعنے نہونا برابر سب کا جو کچہ کہ ذکر اور بیان کیا گیا ساتہہ دلیل قطعی کی ثابت ہے قولہ تعالی لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ وَلَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ وغیرہ ذلک

یعنے مساوی اور برابر ہین وی لوگ جو جانتے ہین اور وی لوگ جو نہین جانتے یعنے برابر نہین ہین اور برابر نہین ہے اندہا اور دیکہنیوالا اور برابر نہین ہے سایہ اور دہوپ اور مساوی نہین ہین جیتے اور مرے اور برابر نہین ہین اصحاب نار اور اصحاب جنت انتہی باوجود اسکے ابو حنیفہ وضو اور غسل وغیرہما کو بے نیت کے جایز جانتا ہے اور شافعی کے نزدیک باطل ہے اور شافعی نے بسم اللہ کو جزو فاتحہ کے جانا ہے ہر نماز جہریہ مین یعنے نماز مغرب اور عشا اور صبح کے بسم اللہ کو پکار کے پڑہنا جایز جانتا ہے اور اسکے پکار کے کہنے کو سنت مؤکدہ جانتا ہے بخلاف ابو حنیفہ اور مالک کے جو وی مکروہ جانتے ہین اور ایضا شافعی آمین کو نماز مین واجب جانتا ہے بخلاف ابو حنیفہ کے جو وہ بعد تمام ہونے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا

ہین جو فرمایا ہے قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنے کہنے لگے اور کہا ای نوح بتحقیق جہگڑا کیا تو نے ہم سے پہر بہت کیا تو نے جہگڑا ہمارے ساتہ پس لے آ ہمارے پاس جو کچہ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب سے اگر ہے تو سچون [illegible]

[illegible]

آمین کو سنت جانتا ہی اور تعجب یہہ ہی کہ ابو حنیفہ کہنے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے نماز جہر مین سورہ فاتحہ مین جایز اور ترک کرنا اوسکا دوسری سورہ مین
جو اتفاق اور اجماع علما کے بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کی پاس سے ساتہہ قران
کے اتری ہی یعنے بسم اللہ ہر سورہ کے ساتہہ نازل ہوئی ہی عدول کرکے یعنے
اس حکم سے جو بسم اللہ جزو ہر سورہ کی ہی پہر کر الٹا اوسکو مکروہ جانتا ہی
اسلئے وہ بسم اللہ کو جزو سورہ کا نہین جانتا ہی اور کہنے کو لفظ آمین کے
نماز مین جو بالاتفاق اور اجماع کے خارج قران کے ہی یعنے لفظ آمین قران
مین نہین ہی تجویز کیا ہی بلکہ سنت جانتا ہی اس جگہہ مین یہی معنے وَمَنْ لَمْ
يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ظاہر ہوئی یعنے اور جو کوئی
کہ حکم نکری ساتہہ اوس چیز کے جو بہیجا اوسکو خدا نی پس وی لوگ ہین وی
کافر یعنے وی لوگ کافروں سے ہین انتہی اور ایضاً شافعی نے تسبیحات رکوع
اور سجود اور رفع الیدین یعنے اوٹہانا دونون ہاتہونکا اور قنوت اور
استراحت کرنا بعد دو سجدون کے ابو حنیفہ سے زیادہ تجویز کیا ہی اور جایز رکہا ہی
اور احمد بن حنبل نے بخلاف رای تینون فقیہون کے فرمایا ہی کہ امام کو بیٹہہ
کر نماز پڑہنا جایز نہین ہی ہر چند کہ عذر رکہتا ہو اور ماموم کو بہی عذر
شرعی کے جایز ہی مین نے کہا شاید چارون کے چارون کو ان امرون مین
اخبار مختلف اور جدی جدی پہنچی ہون گے بولا کہ حمیدی جو اکابر اور

آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمیان پر ...
... حقیقت ...

اور بڑے محدثون اہل سنت سے ہے جمع بین الصحیحین مین روایت کرتا ہے
کہ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَنَتَ فِی صَلوٰۃِ الغَدَاۃِ بَعْدَ القِرَاءَۃِ
قَبْلَ الرُّکُوعِ یعنی تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے قنوت پڑہا نماز فجر مین بعد قراءۃ
کے پہلے رکوع کرنے سے انتہی پس بالضرورہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ تابع حدیث پیغمبر کے
نہین اوس خبر کے جو خود قبول کرنے مین بلکہ تابع تسویلات اور وساوس نفسانی کے
ہین ابو حنیفہ قنوت کو بدعت جانتا ہے اور شافعی فجر کی نماز مین بعد رکوع کے
قنوت کو سنت مؤکد جانتا ہے اور یہہ امر محال عقل اور نقل کے ہے کہ حضرت
رسول ص ہر چار مذہب رکہتے ہون گے والا لازم آتا ہے کہ آن حضرت ص نے
جمع کیا ہوگا اور یہہ امر باطل ہے اور اخبار مختلف صاحب شریعت ع سے
روایت کرنا یعنے تصدیق کرنا اور سچا جانتا ہے قول اور سخن کو کورباطن
اور اندہے دلون کے جو کمال جہالت اور نادانی اور سفاہت اور حماقت
اور بے ادبی کے رکہتے تہے قولہ تعالے وَقَالُوا یَا اَیُّہَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ
الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ یعنے اور کہا کافرون نے ای وہ شخص کہ اوتارا گیا
اوپر اوسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہے اسطرح سا یہہ آنحضرت کے خطاب کرتے
تہے اور تصدیق کرنے سے اخبار مختلفہ کے امور دین مین یہہ اعتقاد اہل
سنت جماعت کے لازم ہوتا ہے کہ آنحضرت مؤید من عند اللہ نہین تہے اور اوامر
اور نواہی آنحضرت کے موجب وحی آلہی کے نہون گی بلکہ استغفر اللہ قرآن کو

قرآن کو واسطے استحسان اور خوبی کے اپنے دل کیطرف تاویل اور بیان فرماتی ہیں جیسا
ہر کوئی ان میں سے یعنی مذاہب اربعہ سے قرآن کو موافق اور برابر اپنے مقصد
اور مدّعی کے بخلاف تنزیل یعنی قرآن کے تاویل اور بیان کرتے ہیں اور یہہ بات مسلّم
الثبوت ہے کہ نفس قرآن یعنی اصل قرآن میں بفحوای کریمۂ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا یعنی اور اگر ہوتا قرآن غیر اللہ کے پاس
سے یعنی خدا کے پاس سے نہوتا تو البتہ پاتے بیچ اوسکے اختلاف بہت انتہی پس
اختلاف قرآن میں نہیں بلکہ ان کے آرا اور عقول میں ہے یعنی آن اکابرون کی فکرون
اور عقلون ناقصون میں ہے والحمد للہ والمنہ کہ قرآن مجید مکذب ظنون فاسدہ اس قوم
پرلوم کا ہے یعنی جھوٹا کرنیوالا اس قوم پرلوم کی گمانون فاسدون کا ہے قولہ تعالے
قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ یعنی کہہ
ای محمد صلعم نہیں لایق اور سزاوار میری یہہ کہ بدل ڈالون میں قرآن کو اپنے جی سے
یا نہیں ممکن اور قدرت مجھکو کہ تغیر دون قرآن کو اپنے دل کیطرف سے یا زیادہ اور کم
کردن اوس میں نہیں پیروی کرتا ہون میں مگر اوس چیز کی جو وحی کی گئی ہے طرف
میری حقتعالے سے بن بڑہانے گھٹانے کی انتہی اور یا یہہ ہے کہ تمہاری اعتقاد میں کہ
آنحضرت صلعم کو کما ینبغی حافظہ نتہا یعنی جیسا کہ چاہیے ویسا حافظہ اور یاد نرکہتے تھے
جو کبھی حکم حلال ہونے ایک چیز کے فتوی دیتے تھے اور کبھی حرام ہونے کا اس تقدیر پے
خاک میری منہہ میں کلام آنحضرت کا من جانب اللہ ترویج طرق اربعہ مشہورہ

مامور ہوگا یعنے حضرت رسول کا خدا کیطرف سے واسطے رواج دینے چارون مذہبون مشہورون کے حکم دیا گیا ہوگا اور بخلاف مامور کے عمل کیا ہوگا تعالے شانہ عما یقول الظالمون یعنے بلند ہے شان اوسکے جو کچہ کہ کہتے ہین ظالم انتہی مین نے کہا یہہ مقدمہ موقوف ہین اوپر تامل اور تفکر اور تحقیق کے کچہ اور دوسری چیز فرمائیے بولا آیا سنا ہہ صحت حدیث صلوا کما رایتمونی اصلی کے قایل ہو یعنے نماز پڑہو جیسا کہ دیکہا تم نے مجہکو جو مین نماز پڑہتا ہون مین نے کہا ہان قایل ہون بولا پہر امتثال امر حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کے برپا رکہنا اور پڑہنا اوس نماز تمام کا کون سے ان چار امامون کے موافق تونے اقدام کیا ہے اور پڑہا ہے مین نے کہا ہر ایک مجتہد اپنے عہد کا تہا اور ہر ایک مسایل دین اسلام کو قران اور حدیث سے استنباط کئے اور نکالی ہین بولا پہر مسئلہ اپنی امامت کے ثابت کرنیکا اور اختیار کرنے طرق اربعہ مختلفہ کا اور احداث کرنا یعنے نیا پیدا کرنا مختلف اور متفرق رستون کا کون سی آیہ اور حدیث سے استنباط کیا اور نکالا ہے اور باوجود اس آیہ کے قولہ تعالے وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم یعنے اور نہین لایق واسطے کسی مرد مؤمن اور عورت مؤمنہ کے جسوقت کہ حکم کرے خدا اور رسول اوسکا ایک کام کو یہہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار اپنے کام سے کچہ بلکہ واجب ہے ان پر کہ اپنے اختیار کو تابع کرین اختیار خدا اور رسول کے اور جان اور دل سے قبول

سے تمسک کیا ہی وہ فرقہ ناجیہ ہی پیرو اہلبیت کا [illegible]
ہی کہ جابجا فقیہہ ایسی ای ابراہیم کرکے کہ [illegible]
فتنہ کرنے اور قبیح [illegible] اور پانچ وقت کی نماز [illegible]
اور پڑہنے [illegible] نہین ہین او [illegible] نہین [illegible]
ہمیشہ طلب [illegible] سے مستفید اور [illegible] شہادت [illegible]
عالم سے [illegible] ہوا [illegible]

قبول کرین حکم خدا اور رسول کو انہی بر خلاف اس معنے کے دلالت صریح رکہتے ہی
مین نے کہا یہہ مسئلہ ہی محتاج تفتیش اور تجسس کے ہی دوسری چیز سے مستفید فرماؤ بولا
عمرہ حج تمتع کہ بمجوای کریمہ فَاِذَا اَمِنتُم فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَةِ اِلَی الحَجِّ فَمَا استَیسَرَ
مِنَ الهَدیِ یعنے پہر جبکہ امن اور امان مین ہونے خوف سے دشمن کے پس جس نے فائدہ
پایا عمری سے ساتہہ حج کے پہر اوسکے ہی جو میسر ہو قربانی سے انہی
اوپر عہدہ اور ذمہ حاجیون کے واجب و ثابت اور لازم ہی تمہاری بعضے
امام کون سے دلیل سے حرام جانتے ہین اور اسیطرح سے خمس آل محمد کو جو بحکم آیہ کریمہ کے
وَاعلَمُوا اَنَّمَا غَنِمتُم مِن شَیءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی القُربٰی وَ
الیَتَامٰی وَالمَسَاکِینِ وَابنِ السَّبِیلِ یعنے اور جانو تم ای مومنان یہہ کہ جو کچہہ
لوٹ لو کافرون سے ساتہہ قہر کے کسی شئی سے پس تحقیق کہ واسطے قرابت والون
رسول کے جو بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین اور واسطے یتیمون اور مسکینون اور
مسافرون کے انہی اوپر ذمہ ہمت آنحضرت کے واجب ہی مذاہب اربعہ
مین کیون ساقط اور ممنوع ہی مین نے کہا سبب اوسکے منع کرنیکا نہین جانتا ہون کہ
کیا ہی تحقیق کرکے کہون گا اسوقت نزدیک ایک فقیہ کے جو مفتی اوس گروہ
پرستوہ کا تہا مین گیا اور استفسار مقدمات گذشتہ کا کیا چند جواب سنے کہ گذارش
ان کے قابل نگارش کے نہین ہی چونکہ تشریح اور بیان کرنا اون کا موروث و موجب
ملال کے تہا لہذا جواد قلم کو اوسکے وادی بیان مین قدم فرسا نگرکے کہا مین نے

سے کہ خلیفہ زمان پر ہی [illegible]
پاتین جو تم اور تمہاری اشقیا اون
سے کہ جاتے ہی اور سرکش کافرون
سے شقاوت اور فجور اور جبر اور ستم
اور فسق اور غدر اور اراوہ خدا
سے بہت تقدیر اور اختیار نہین ہی
سے کہ بندہ کو ہی پیدا [illegible]
سے ہی اور [illegible]
[illegible]
اصلاح کری اور سزاوار ہی کو اصحاب ضلال کی
اہلبیت رسول خدا پر کی جو ظلم کہ
غصب خلافت اور فدک کے مانند
ایذا دینا حضرت فاطمہ کو اور
کرنا اصحاب کبار کو اور [illegible]
جگرگوشہ رسول خدا امام حسن مجتبیٰ
اور قتل کرنا امام حسین شہید کربلا
کا جو سید شباب اہل الجنة
ہی اور اون کی اولاد اور
احفاد کو شہید کرنا اور
چہین لینا حصہ خمس کو
اولاد رسول جو خدا نے
واسطے اونکی مقرر کیا ہی
اور محاربہ اور لڑائی
کرنا ساتہہ ابن عم اور برادر
اور وصی رسول خدا کی
اور اخراج کرنا

اور [illegible] اور [illegible]

کرنا ابی ذر غفاری کا اور ایذا پہنچانا عبد اللہ بن مسعود کا اور جلانا مصحف اور قرآنون کا اور قتل کرنا عمار بن یاسر کا اور بہت سے صحابیون کا اور منجنیق پہینکنا خانہ کعبہ پر اور خراب کرنا خانہ کعبہ کا اور قتل کرنا مسلمانون کا مدینہ مین رسول خدا کا اور چندین ہزار مومنون کو دار پر کھینچنا دوستی اور محبت اہلبیت رسول خدا کے اطراف اور اکناف عالم مین قتل کرنا اور چندین ہزار ظلم اور فساد اور بدعتین جو کہ اس سے رونما اور واقع ہوئی ہین کہ زبان اور بیان اور احصا اور تعداد اور شمار سے عاجز اور قاصر ہے اس سبب سے اصحاب اور محب اور شیعیان اور تابعان اور مخصوصان اہلبیت رسول خدا صلعم جو کہ ساتھ صفت ایمان کے موصوف تھے

آیا احکام اسلام کا اعلام کرنا اور امور دین سے خبردار کرنا ان چارون امامون کا کافۂ انام یعنے سب لوگون کو بموجب الہام ملک علّام اور تائید آسمان سے تہا یا محض اجتہاد اور رائے نفسانی سے تہا بولا اہل اجتہاد کو لازم نہین ہے کہ ملہم حقیقی سے ملہم ہون یعنے ضرور نہین ہے کہ اہل اجتہاد کو الہام کرنیوالا خدا ہو تب الہام کیئے جاوین بلکہ ایک امر مین جو نص قران یا حدیث سے پایا نجاوی رجوع کرتے ہین ساتھ قیاس کے اور اپنے راء پر عمل کرتے ہین مین نے کہا اگر کوئی اس معنے کے جواب مین حدیث اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ ترجمہ یعنے اول جس نے قیاس کیا ابلیس ہے پڑہی اسکا جواب کیا ہے جواب دیا کہ ساتھ حدیث اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یعنے علما وارث ہین پیغمبرون کے چاہیے اوسکو منقطع کری اور جواب دیوی مین نے کہا اگر کوئی کہے کہ لفظ علما کا جو حدیث مین ساتھ صیغہ جمع کے معرف بالف لام کے واقع ہے اور وہ افادہ استغراق کا کرتا ہے پس انحصار ان چارون مین کہان سے ثابت ہوتا ہے بولا اسواسطے ہر ایک امام مین شرایط اجتہاد کی اوسکے اپنے زمانے مین موجود تہی اور انکے اقرانون مین نہتی لاجرم امر امامت اور ریاست امت کا خلفاء راشدین سے ساتھ انکے منتقل ہوا ہے یعنے امر ریاست چارون خلیفون کا انکو ملا ہے مین نے کہا اگر کوئی کہے اور اعتراض کری کہ پہر کیون انکے مرید بعضے مسئلون مین اوسکے قول سے عدول کرکے یعنے نکل کے قول صاحبیہ پر عمل کرتے ہین بولا اسلیئے کہ فطرت اور ذات انکی

کو ملامت کرتے تھے اور ان پر طعن اور بہت سے اعمال قبیحہ اور ناشنیدنی کرکے تخویف اور خوف دلاتے تھے عذاب اور نکال آخرت سے اور عذاب اور یہی اسلیے دفع ضلال اہل اصحاب کے ملامت کرنے اور باغی اور گروہ انکے افعال اور تشنیع کرنے اور قبیحہ اعمال کے بہت سے اور ان کی متعلقہ

بسیار عالی اور بہت اونچی ہی انکے قیاس کو ہی معتبر جانتے ہتے مین نے کہا کہ اگر یہہ معارض
کہی کہ انبیاؤن اور اولیاؤن کے بعد کوئی بھی ساتھہ بلندی فطرت اور تیزی فہم
اور فطنت ابلیس کو نہین پہنچا ہی باوجود اسکے جو اوس نے مقابل نص قران مین
ساتھہ اپنے قیاس کے عمل کیا تہا اسلیئے طوق لعنت ابدی اور خسران سرمدی
مین معذب اور گرفتار ہوا پس انکے قیاس کا کیا اعتبار ہو لا ابلیس کے قیاس کو
ساتھہ انکے قیاس کے قیاس نکیا چاہیے بنا بر اسکے کہ قیاس اوس ملعون کا مقابلہ
مین نص کے تہا اور ان کا قیاس ایک امر مین ہی کہ بیچ اوسکے نص قران اور حدیث
سے پائی نہین دیتی اور اہل سنت جماعت کے نزدیک علماء اعصار کو بنا بر اضطرار
کے جمیع امصار اور اقطار عالم مین یعنے تمام دنیا مین جایز ہی کہ جمیع مسایل مین
بموجب حدیث اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ کے دین کے واسطے زبان مبارک
حضرت رسالت پناہ سے ایک حدیث وضع کرین مین نے کہا اگر خصم یعنے مدعی
واضع حدیث کو بحکم حدیث پیغمبر صلعم کے کہ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ یعنے جو کوئی جہوٹ باندہی اور افترا کری اوپر میری جان بوجہکر پس
البتہ ڈالیگا مقعد اوسکے کا آگ مین جواب اسکا کیا ہی بولا اوسکو ساتھہ
حجت حدیث عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ کے یعنے عالم میری امت کے
مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہین چاہیے الزام دینا مین نے کہا اگر کوئی کہی کہ بموجب
کریمہ کے وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ اور آیہ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

من شيء یعنے آیہ اول اور نہین ہے کوئی تر اور نہین ہے کوئی خشک مگر بیچ کتاب
مبین یعنے قران روشن کے موجود ہے اور معنے آیہ دوم کے یعنے ہمنے تفریط نہین کی
بیچ کتاب یعنے قران کے کوئی شئے سے انتہی پس تمام مایحتاج الیہ امت کی یعنی جو چیز کہ
امت محتاج ہے اوسکی قران مجید مین موجود ہے پس مجتہد چاہیے کہ پیدا کرے سب چیز کو
قران سے یعنے باید مجتہد احکام امور دین کو قران سے نکالے اور لیوے یا ایک حدیث
سے کہ وہ مؤول ہو قران سے استخراج کرے اور محتاج ساتھہ قیاس کے جو مفید ظن ہے
نہووے اور اگر اس معنے سے عاجز ہو تو دعوی اجتہاد مین کاذب اور جھوتا ہوگا
اور یہہ بات بالاتفاق یعنی ساتھہ اتفاق کے ہے کہ جھوتا اور کاذب لایق اور
سزاوار امامت اور خلافت کے نہین ہوتا ہے اور بہی اگر اہل سنت کی احادیث
کے کتابون پر بسبب جایز کرنے وضع حدیث کے اعتماد اور بہروسا نکرین اوسکا
علاج کیا ہے بولا ای عزیز میری اس قدر کاوش جو تو اہی کرتا ہے اگر کوئی
عہد ابو حنیفہ مین کرتا تو وہ اوسکی عہدہ سے باہر نہ آسکتا بلکہ اپنی امامت
اور ریاست سے بیزار ہو جاتا اب التماس یہہ ہے کہ اس مسئلہ سے درگذر
کرو اور اس سے زیادہ زحمت اور تصدیع مت دو اور دیگر بار اس مقولے
کی باتین میری سامنے مت کہو اور نکرو کہ مجھکو بہی اسطرح کی گفتگو سے خلل دین
مین اور تشویش دل مین زیادہ ہوتی ہے نہین جانتا ہون مین کہ تجھکو کس
شیطان نے سرگردان کیا اور اس وسوسہ مین ڈالا ہے جسوقت کے ساتھہ

ساتھہ اس جواب باصواب کے آگے آیا یعنی جواب باصواب دیا اوس وقت انکے دین
اور آئین سے بالکل مأیوس اور نا امید ہوا اور مین نے جانا کہ آیہ مَثَلُ الَّذِیْنَ
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَاِنَّ اَوْھَنَ
الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنی مثال ان لوگون کی جو
پکڑتی اور لیتی ہین سوا خدا کی دوست یعنی سوا خدا اور بغیر اللہ کے بتون کو دوست
کرتے اور گردانتے ہین مثال مکڑی کے ہی جو لیتی اور بناتی ہی گھر جالے کا اور
تحقیق کہ بہت سست گھرون مین گھر مکڑی کا ہی اگر جانتی ہوتے کافر انہی
یہہ مثال ساتھہ مثال چارون مذہبون کے بہت شباہت رکھتی ہی اسلئے چارون
مذہبون سے جو ظاہر البطلان ہین مین بیزار ہوا اور انکے بنانی والون پر نفرین
کی دوسری دن جو بیاض صبح صادق کی اوپر سواد صبح کاذب کے مستولی اور
غالب ہوئی اور مہر درخشان مانند چشمۂ حیات کے ظلمات شب تار سے باہر
نکلا اور خفتگان خواب غفلت کو بیدار کیا سکندر صفت پاس اوس خضر راہ
گمراہان وادی حیرت کے گیا اور الحاح اور عاجزی کی کہ مجھکو بھی ایک جرعہ
جام ہدایت فرجام اپنے سے پلاؤ جو مین آج دام شقاوت انجام مذاہب
اربعہ سے گرفتہ زمام ہون اب ساتھہ طالع فتح اور فیروزی کہ فرماؤ کہ مذہب
تمہارا کیا ہی اور نسبت کسکے ساتھہ رکھتا ہی بعد شکر خندی کے فرمایا کہ اصول
سے پوچھتا ہی یا فروع سے مین نے کہا دونون سے بولا مذہب ہمارا اصول

قولہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ یعنی ای

مین ایک چیزہی کہ ساتھہ دلیل قطعی کے ثابت ہوا ہی اور فروع مین واسطے ہمارے
ایک فقہہ ہی کہ وہ منسوب ہی ساتھہ اہلبیت علیہم السلام کے مین نے کہا اس مذہب
کو کونسے دلیل سے اختیار کیا ہی تمنے بولا بنا بر اسکے کہ مذہب اہلبیت رسول صلعم
ہی اور جو کوئی کہ مذہب اہلبیت رسول صلعم کو اختیار کری کہ مودت اور دوستی
اہلبیت ع کی جمیع کائنات کی ذمہ پر بمقتضاء آیہ شریفہ کے کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد صلعم نہین مانگتا ہون مین تم سے
اوپر اس پیغمبری کی مزد مگر مودت اور دوستی قرابتون مین جو فرض عین
ہی انتہی البتہ خواہ مخواہ اور یقین ہی کہ وہ شخص ناجی اور رستگار ہی اور
معنی مودت اور محبت کے بفحوای کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی کہہ ای محمد صلعم اگر ہو تم کہ دوست رکہو
خدا کو پس پیروی کرو میری تو دوست رکہی گا خدا تمکو اور بخشیگا واسطے تمہارے
گناہون کو تمہاری انتہی پہر سوا متابعت محبوب کے اور بغیر اطاعت اور پیروی
حبیب خدا محمد مصطفی صلعم کے متحقق اور صورت پزیر نہین ہی اور دوسری
مذہبون مین نجات اور رستگاری ساتھہ یقین کے حاصل نہین ہوتی اسلیئے کہ
ابو حنیفہ اور اوسکے بہائی جو ہر ایک کہتا ہی کہ مذہب میرا حقیت رکہتا ہی
پس بالضرورہ معلوم ہوا کہ متابعت مین انکی نجات حاصل نہین ہی مگر ساتھہ
ظن اور قیاس اور گمان کے اور جو کہ عاقل ہی اور لاف عقل کی مارتا ہی متابعت

حضرت رسول خدا صلعم مراد اہلبیت ع
ہی اہلبیت نے اونکو دیا و فن
اپنا کو تو تم نے جہوٹ کہا کیونکہ سوا
کہ تمام خلایق اور سب لوگ جو اس
مجلس مین حاضر ہین اوپر ثابت
ہی کہ عمر بن الخطاب اور عایشہ و اونکی
کہ ابی بکر کو حجرہ رسول مین دفن اون
اہلبیت اور بنی ہاشم جمع ہوے
اور تلوارین کہینچین اور آغاز جنگ
اور جدال اور لڑائی اور جہگڑا
شروع کیا یہان تک کہ عباس
رضی اللہ عنہ جناب امیر المومنین ع
کی خدمت شریف تشریف لیگئے
اور کہا یا علی اگر آج کے دن تم نے انکو
کو باز نرکہو گے اور منع نکرو گے پس
معاملہ بیچ لڑائی جہگڑی
کے نوبت خونریزی اور برافتنہ
برپا ہوگا حضرت امیر المومنین ع
آپ باہر تشریف لائے
اور باواز بلند اور صدا اور قسم
بنی ہاشم سے کہی اور فرمایا کہ
بنی ہاشم [illegible] تلوار اپنا [illegible]
ہی حق انکی جو ہین [illegible] اور جہگڑا
نہیں کرتے [illegible] ساتھہ اس طایفہ
اسلیئے کہ مین [illegible] رسول
طرف سے [illegible] ہمو و حکم تحمل
ساتھہ صبر اور شکیبائی کے اون
[illegible]

متابعت جمع کی جو پیروی انکی ساتھہ اجماع امت کی ہو اور وی گمان اور ظن
اور قیاس پر چلتے ہون نجات کیونکر متحقق ہوگی مین نے کہا کس چیز سے جانا
جاوی کہ اختیار کرنا مذہب اہلبیت کا موجب نجات کا ہی بولا ہین حدیثون
سے متفق علیہ ہین حدیث اوّل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلّم انّی تارکٌ فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلّوا بعدی
کتاب اللہ وعترتی یا اہلبیتی وانّہما لن یفترقا حتّی یردا علی الحوض
یعنے کہا رسول صلعم نے بتحقیق کہ مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو چیزین بہاری
جو کوئی کہ متمسک ہوگا ساتھہ ان دونون کے وہ ہرگز گمراہ نہوگا میری
بعد کتاب اللہ یعنے قران اور میری عترت اور اہلبیت میری اور بدرستیکہ
یہہ دونون ہرگز جدی نہونگے تا کہ پہرین اور آوین میری پاس حوض کوثر پر
حدیث دوّم مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثال میری اہلبیت کے جیسے مثال کشتی نوح
کی ہے جو کوئی کہ سوار ہوا اوس مین رستگار ہوا اور نجات پائی اوسنی اور
جسنے خلاف اور تخلف کیا اوس سے ڈوبا وہ حدیث سیوم ستفترق
امّتی علی ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلّہم فی النّار الّا واحدۃ یعنے جلدی
ہی کہ متفرق اور جدی جدی ہو امت میری اوپر تہتّر فرقون کے سب ہی آگ
مین ہین یعنے جہنم مین جائینگے مگر ایک فرقہ کہ وہ بہشت مین جائیگا انہی اس مین

مین کچہ شک نہین ہی کہ فرقۂ ناجیہ بنا بر مفہوم حاصل حادیث کے یعنے سمجھے جانے
حاصل مطالب احادیثون کے وہ ایک گروہ ہی جو راکب اور سوار سفینۂ نجات
ہی یعنے تابع اور پیرو مذہب اہلبیت علیہم السلام کا ہی مین نے کہا بنا مذہب
اہلبیت علیہم السلام کس پر ہی بولا ایمان اور اسلام اور نماز اور روزہ
اور زکوۃ اور خمس اور جہاد اور حج پر ہی مین نے کہا حقیقت خمس کی کیا
ہی بولا وہ ایک مال ہی کہ کافرون سے لڑائی مین ساتہہ قہر اور جبر کے
لین ہر قسم سے ہو پانچ ایک خمس ہی بحکم آیہ کریمہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم
مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ ترجمہ یعنے اور جانو تم ای مومنو یہہ
کہ جو کچہ اور جو چیز کہ غنیمت اور لوٹ لو تم کافرون سے ساتہہ قہر اور
غلبہ کے پس بتحقیق کہ واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول
کے اور واسطے قرابت والون کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون
کے اگر ہو تم ایمان لائی ساتہہ اللہ کے حصہ خدا اور رسول کا اور خویشان
رسول جو بنی ہاشم ہین اور تمام یتیمون اور مسکینون اور ابناء سبیلون
یعنے مسافرونکا ہی بشرط ایمان کے اور یتیم مین فقر شرط ہی اور ابن السبیل
مین غربت اور احتیاج شرط ہی مین نے کہا ذوی القربی کا کونسا طایفہ
ہی بولا ساتہہ دلیل آیہ کے قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

ہو مانند فی ہی منفصل اور سہم منندہ
ہوا ابو یوسف نے سہم اپنا کر لیا
ای حسینہ جو کچہ کہ ہمکو پہنچا وہ یہہ ہی کہ عایشہ و حفصہ نے اپنی حصہ
میراث مین سے لیا ہی تمن حصہ جو حق عورت کا ہی اوس زمین کو
حسینہ نے کہا ای ابو یوسف نہ مبرا
اور حصہ حضرت فاطمہ زہرا سیدہ نسا علیہا السلام کا جو نور دیدہ حضرت محمد مصطفی
اور اجبارون مین مذکور اور مسطور
اگر انکا حق پیغمبر پر ہوتا فرشتہ اتارون
مین کچہ حق انکا پیغمبر پر ہوگا اور
اور بعد وہ قول کرین اس صورت
نا موروثی کہ مہر کو قبل دخول کے دیوین
جملہ مخصوصان ان حضرت ہین
دیوی تو انکا مہر اپنی اور ازان
واسطے بیری جوروان بیری کہ
یعنی ای پیغمبر بتحقیق حلال کیا ہم نے

اور زینب اور حلیس
حضرت علی مرتضی تہین تہی
حضرت فاطمہ علیہا السلام
وجود یکہ حضرت باغ فدک
نے ابو بکر سے کہا کہ باغ
حق اور ملک میری ہی تو نے
تصرف کیا بولا فدک تمہاری
تصرف مین نہی ابن سبیل طعمہ کے
تصرف رکہی نیکو وی ہی نہ
یعنی تمہاری بیری واسطے رسول
بطریق ملک کے واللہ نہین
کے ملک اور میراث

یعنی جب رسول خدا نے فرمایا ہی
نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ فہو صدقۃ
یعنے ہم گروہ پیغمبرون کے نہین میراث لیتے

فی القربیٰ ذوی القربیٰ عبارت اور مراد اقربائی حضرت رسول صلعم سے ہی
مین نے کہا کہان سے معلوم ہووی کہ ایتام یعنی یتیم اور مساکین اور وابن السبیل
سے مراد بنی ہاشم سے ہی اور کیا تخصیص اور خصوصیت اس آیہ سے ظاہر
ہوتی ہی بلکہ آیہ مذکورہ دلالت کرتی ہی اوپر عموم مسلمین کے کہا اس علت
اور سبب سے کہ فقرات ثلثہ لاحقہ معطوف ہین اوپر فقرہ سابقہ کے جو
ذوی القربیٰ ہی لاجرم اور البتہ تحت حکم سابق مین داخل ہی اور بر تقدیر
تسلیم کے جبکہ تعمیم یعنی عموم لفظ اس آیہ مسطورہ کا مفید اوس امر کا ہی
کہ یہہ حکم مشترک اور مسلم اور غیر ہما کے جاری ہو اور یہہ امر مستلزم خرق
اجماع اہل اسلام کے ہی جبکہ ساتھ اتفاق جمہور انام طوایف اسلام
سے مساکین اور ایتام مشرکین خارج اس حکم سے ہین اور مساکین اور ایتام
مسلمین بنا بر شرف اسلام کے ساتھ اوسکے مخصوص ہین پس اگر اشرف
قبایل اسلام یعنی اولاد اور ذریۂ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
جو سایر اور تمام مخلوق سے ممتاز رہین ساتھ اس عطیۂ عظمیٰ اور موہبۂ
کبریٰ کے اختصاص رکھتے ہون تو منافات کچھ ساتھ آیہ مذکورہ کے نہین
رکھتا ہی بلکہ اگر انہین تحقق پائی دی تو انسب اور الیق ہونگے دو سرے دن
سے مین نے کہا حضرت رسالت پناہ صلعم اپنے زمانی مین غنائم کو کسطرح
پر قسمت کرتے تہی بولا آنحضرت صلعم بعد فیصل معرکہ کارزار اور انحصار

غنایم کفار سے ہر جنس متاع سے کہ اسم شئ اوپر اوسکے اطلاق ہو پنج
یک یعنی پنج چیز سے ایک چیز جدا کرکے تتمہ یعنے باقی رہی کو ساتھہ اپنی
نفس نفیس کے غازیان لشکر اسلام پر تقسیم کرتے تھی اور خمس کو بھی موافق
امر الہی کے چھہ حصے کرکے تین سہم یعنے تین حصے جو سہم اللہ اور سہم الرسول
اور سہم ذوی القربی تھی انکو آپ متصرف اور قابض ہوتے تھی اور باقی
تین حصوں کو یتیموں اور مسکینوں اور ابناء سبیل بنی ہاشم پر زکوۃ کی
عوض میں تقسیم کرتے تھی اس جہہ سے کہ انکو صدقہ باتفاق علما کے بنی ہاشم
پر حرام ہی چنانچہ زمخشری کہ اکابر فضلاء اہل سنت جماعت سے ہی
کتاب کشاف میں ابن عباس سے نقل کرتا ہی کہ زمان حیات حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ میں خمس چھہ قسم پر تھا واسطے خدا اور رسول کے دو حصے
اور واسطے اقربائے آنحضرت ایک سہم اور واسطے یتامی اور مساکین
اور ابناء سبیل کے تین حصے تھی اور بعد وفات آنحضرت کے ابابکر نے اون
کو تین قسم پر منقسم کیا اور باقی خلیفوں نے بھی بعد اوسکے ایسا کیا اور
کرتے تھی یعنے آخر کے تینوں حصوں کو مساکین اور ایتام اور ابناء سبیل
بنی ہاشم سے باز رکھکر یعنے ندیکر خمس کو تمام اور کمال آپ ضبط کرتے
اور لیتے تھی یہہ امر موجب پریشانی اور سبب نزاع اہلبیت کے
کا ہوا اور علت اور وجہ منع کرنے خمس کی آل رسول ص سے ظاہر نہیں

حق تعالے اجل شانہ فرماتا ہی قولہ تعالے وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور بہی فرماتا ہی يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا یعنے اور ٹہرو اپنے گہرون مین اور بناو سنگار مت کرو نمایان کرکے اور جاہلیت پہلے کا اور قایم رکہو نماز اور دیا کرو زکوۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ اور اسکے رسول کی یعنے ای بیبیان پیغمبر کی جو کوئی تم مین سے کرے گی بیحیائی ظاہر اور بہت دو چند کیا جاویگا عذاب تمہارا اور دو برابر عذاب دوسری عورتون کے اور ہی وہ اوپر اللہ کے آسان یعنے عذاب دینا اللہ پر آسان ہی انتہی اور تمام اہل اسلام صحت مین اس حدیث کی متفق ہین کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی وسلمک سلمی یعنی ای علی لڑائی تم سے لڑائی میری ہی اور صلح تم سے صلح میری ہی یا علی جو کوئی تجہ سے دوستی کرے ...

نہین ہی مین نے کہا جبکہ عبارت زمخشری سے چندان واضح نہین ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ بین حصے اخیر کو ایتام اور مساکین اور ابناء سبیل بنی مطلب اور بنی ہاشم پر قسمت کرتے تھے یا دوسرون پر پس یقین ساتہہ اس معنی کے کہان سے حاصل ہو بولا زمخشری کے کلام سے اس مقام مین بوے اغماض آتی ہی یا یہہ کہ اس مقدمہ کو برخلاف دوسرون کے کیا ساتہہ اس دلیل کے کہ صاحب صحیح بخاری جبیر مطعم سے روایت کرتا ہی کہ مین اور عثمان بن عفان گئے حضرت رسول خدا صلعم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی عبد المطلب کو آپنے خمس دیا اور ہمارے کو ترک اور موقوف کیا باوجود اسکے کہ ہم اور بنی عبد المطلب بمنزلہ واحد کی ہین یعنے ہم دونون ایک ہین حضرت رسول نے فرمایا کہ اِنَّمَا بَنُوا الْمُطَّلِبِ وَبَنُوا الْهَاشِمِ شَيْءٌ وَاحِدٌ یعنے یہہ ہی ہی اور سوا اسکے نہین ہی کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک شے واحد ہی یعنے یہہ دونون بمرتبہ اور بمنزلت واحد اور ایک کے ہین تم کو ان سے کچہ نسبت نہین ہی اور یہہ حدیث دلالت کرنیوالی اوپر ان کے فضیلت کے ہی اسواسطے کہ کلمہ انما کا فائدہ دینیوالا اقتصار اور حصر کا ہی پس ساتہہ نص اس حدیث کے بنی عبد المطلب اور بنی ہاشم ساتہہ شرافت اور کرامت کے سایر قریش اور صحابون سے ممتاز ہوئے اور مددگار اور مؤید اس امر کا ہی جو کچہ کہ کتاب وسیلۃ المتعبدین

مین انس بن مالک سے روایت کیا گئی ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ نَحْنُ اَہْلُبَیْتٍ لَا یُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ یعنے کہا کہا رسولخدا نے کہ ہم اہلبیت وہ خاندان ہین کہ نچاہئی کسیکو ساتھہ ہماری قیاس کرین او رجانے کہ ہم سب سے افضل اور اولی اور انسب ہین نص اس حدیث سے بھی مرتبہ افضلیت اور کرامت اور شرافت اہلبیت رسالت علیہم السلام سب پر اور سایر صحابہ وغیرہ پر ثابت ہوتی تو خدا اور رسول صدقہ اور زکوۃ کو جو چرک دست اور لوگونکے ہاتھہ کا میل ہے ان پر حرام نفرماتا اور تحریم نکرتا جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لِیْ وَلَا لِاَہْلِبَیْتِیْ یعنے تحقیق کہ صدقہ نہین ہے حلال واسطے میری اور نہین ہے حلال واسطے اہلبیت میری کے اسلئے کہ خداوند عالم نے انکو جمیع آلایش سے ظاہر اور باطن کے پاک اور طاہر کیا ہے پس ساتھہ اتفاق اور اجماع کافہ اہل اسلام کے صدقات مفروضہ یعنے صدقے جو فرض کیئے گئے ہین بنی ہاشم پر حرام ہین اور خمس کو باریتعالی نے زکوۃ کی عوض مین ان پر حلال کیا اور ان صاحبون نے یعنی خلفا نے بے حجت شرع کے اور بغیر دلیل قطعی کے بعد رحلت کرنے آنسرور کے اولاد کرام اور احفاد عظام آنحضرت سے قطع کیا بلکہ بالکل موقوف کر دیا ہے یہ امر بحسب شرع اور عرف کے فتوت اور مروت سے دور تہا اسواسطے

وجابر بن عبداللہ انصاری کی وغیرہ مین
ربی بیکہ وباقی دوسرون کی جو اینکے
فضائلون مین حضرت رسول صلعم
نے بہت مبالغہ فرمایا ہی اور اسطرح
عمر بن مخالف ہین اور ابوبکر و عمر و عثمان
ان اہلبیت صلعم کا انفاق اور
اعتقاد وہی رکہتے تہی کہ ابی بکر علی حیات حضرت
نفاق رسول صلعم مین اور بعد وفات انحضرت
کے ان تہہ ایمان سکے دنیا سے نہین
اور اخبار ون اور بہت ہی کہ حضرت
گئے اور ثابت ہی کہ حاکم
حدیثون سے آزردہ
رسول صلعم ان سے جلتے فرمائے
اور ناراض دنیا سے اور ہو وافق
اور انفاق مخالف اور امامت
ہی اور خلافت کے اور جس عورت
علی ابن ابی طالب صلعم اور رسول صلعم
نے کہ بخلاف حکم خدا اور رسول کے
کے اپنی تئین ارادتہ کے
لشکر کھینچ کر گہر سے باہر نکلی اور
برحق کے محاربہ سابقہ خلیفہ و امام
باتفاق تمام اہل اسلام کے اور جنگ کیا وہ عورت
ہوئیگی اور مسکن اوسکا جہنم ہوگا کافرہ
بموجب حدیث حرب کے حربی
ابراہیم نے کہا ای خیثمہ شرم کر
اگر نہین سنا تو نے کہ اگر کوئی خواب
مین دیکہے کہ حضرت رسول کے
قدم مبارک اور اگر مین
مغفرت ... امید ... اوسکو تو ... دوسرے حضرت

اسواسطے کہ سابقہ اعتراف اور اقرار زمخشری اور بخاری وغیرہما کہ خلیفہ
اوّل نے تقسیم خمس کو بخلاف ما قسم بہ النبی صلعم کے قسمت کیا اور آج تلک
اکثر مذہبون مین اوسیطرح جاری اور معمول ہی برخلاف آیہ کے کہ خدا فرماتا ہی
مَا اٰتٰیکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰیکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا کہ اس آیہ کا
ترجمہ اوّل ہوچکا ہی عمل نکیا اور نہین کرتے ہین اور بموجب حدیث صحیح
متفق علیہ کے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً سیئۃ فعلیہ وزرہا ووزر من عمل بہا الی
یوم القیمۃ یہہ امر خالی خلل ہوگا عجب تر یہہ ہی کہ خلیفہ صاحب نے مقرری
وظیفون مین ازواج مطہرات آنحضرت صلعم کے زیادتی کی اور بڑہائے
بخصوص وجہ معاش عایشہ اور حفصہ کو جو کچہ اور جتنا کہ حضرت رسول صلعم
نے مقرر فرمایا تہا اوسکو مضاعف اور دوچند کیا اور اس سے عجیب
تر یہہ ہی کہ اپنے اور اپنے عیال کے واسطے ہی بیت المال سے جو مستحق
اور سزاوار اوسکے سابقہ نصوص قرآنی اور احادیث صحیحہ کے معین
اور مقرر ہین وظیفہ اور وجہ معاش کے ٹہرائی باوجود اسکے کہ وہ
خود آپ اُن مستحقون مین سے نہتی اپنی واسطے بوجہ شرعی کے ایک
مبلغ معین اور مقرر کیا بخلاف قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا التفسیرہ
اَیْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مَالًا یعنے کہ نہین مانگتا ہون مین اوپر اوسکے
مزد بیان اوسکا یعنے نہین مانگتا ہون مین اوپر اوسکے کچہ مال انتہی انہون نے

جلد بیعت ماجو اور ماننہ تہا مری
کے نے خمس کیا اور
عیشۃ الناس بعد حبس
من مسّ جلدی فقد
رسول صلعم نے فرمایا ہی کہ
ہی ماموری اور یہہ کہ حضرت
اتکو تو اوسکو امید

اوس وظیفہ اور وجہ معاش اپنی کو اجرت خلافت نام رکھا پیغمبر نے کچھ اجرت
پیغمبری کی نچاہی خلیفہ نے اجرت خلافت ٹھہرائی اور لی سبحان اللہ یہی
خلافت اور خلیفہ اور حال انکہ اسباب حاصل کرنے اموال بیت المال
کے ان پانچ طریقوں سے باہر نہین خمس اور زکوۃ اور جزیہ اور تمام غنایم
اور میراث جو کوئی کہ وارث نرکہتا ہو ولیکن خمس حق بنی ہاشم کا ہی
کہ بمشارکت دوسری کی ہی یعنی اوسمین کوئی شریک نہین ہی فقط
حق بنی ہاشم کا ہی اور مستحقین زکوۃ کے موافق آیہ کریمہ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ
آٹھہ صنف ہین یعنے آٹھہ قسم ہین اور جزیہ بہی اہنی آٹھہ طایفون کا حق
ہی اور غیر ان کے پر حرام ہی اور غنایم بعد نکالنے خمس کے حق مجاہدین فی
سبیل اللہ کا ہی اور میراث جو کوئی کہ وارث نرکہتا ہو حق ہی تمام دنیا
کے مسلمانون اور فقراؤن اور مسکینون اور عاجزون کا اور یہہ معلوم
ہی کہ خلیفہ اس اصناف اور طوایف مذکورہ مین سے نتہا پس ہرگاہ
باوجود نہونی مستحق کے یعنے سزاوار نہونے اور استحقاق نرکہنے کے تصرف
کرنا اموال اور حقوق طوایف اتام مین یعنے لوگونکا مال اور حق زور سے
لیلینا اور اپنی نفس اور عیال اور اقوام پر گوارا کرنا یعنے کہا جانا جایز

جایز اور درست کیا اور فرزندان اور خویشان رسول صلعم اور سایر بنی ہاشم
کو جو مودت اور محبت اس خاندان اور دودمان عظیم الشان کی بحکم قران کے
ذمہ اور عہدہ تمام کافہ انس اور جان پر بخصوص رقبہ یعنے گردن جمیع اہل ایمان
پر بمصداق آیہ فرقان کے بقولہ تعالی قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِی الْقُرْبیٰ اس آیہ کا پہلا ترجمہ ہوچکا ہی ثابت اور لازم ہی اموال خمس سے
جو حضرت ذو الجلال والاکرام نے اوپر ان کے حلال کیا اور حضرت رسول صلعم
ہمیشہ اپنی آل پر قسمت فرماتے تہے مین نہین جانتا ہون کہ خلیفہ نے پہ حجت
اور برہان اور دلیل کے کسواسطے آل محمد کو خمس سے محروم رکہا اور باوجود
اسکے کہ علم رکہتے اور جانتے تہے اس امر کو کہ خداوند عالم نے اہتمام اور تاکید کی
خمس کے پہنچانے مین ساتہہ اہل استحقاق کے اس درجہ اور مرتبہ مین تاکید کی ہی
کہ آیہ غنیمت کے ذیل مین فرماتا ہی کہ خمس کو اوسکے مستحقون کو پہنچاو اِنْ کُنْتُمْ
آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ کیون غفلت کی پہر مانند ایک سد جو کہ مفخر المحققین مولانا سعد
الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین نزدیک ذکر معایب معاویہ کے باندہا
ہی فی الجملہ رخنہ پڑا اور ظلمت یاجوج اور ماجوج سے شمہ اور پر فقیر کے ظاہر
ہوا اور قدری شالب یعنے علیہا رئیس الخلفا سے سنا اور نغمہ مخالف عراق
کو اس پردہ مین سروش غیب سے استماع کیا اور اس جوارش جالینوسی سے
قدری نوش کیا تا تاثیر حرارت اجزائے حارہ اوس نوش دارو سے میری

مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَقِیلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِینَ
یعنے بیان کیا ہی اللہ نے مثال ان لوگون کی جو کافر ہوے عورت نوح اور عورت لوط کی وہ دونون تہین تحت دو بندون کے ہمارے بندون مین سے صالحون مین سے پس خیانت کی ان دونون نے ان دونون سے پس کچہ کام نہ آئے وہ دونون ان کے اللہ سے اور کہا جاوے گا ان دونون سے کہ داخل ہو دوزخ مین ساتہہ داخل ہونیوالون کے اور حفصہ دونون نے حیات کی یعنے اپنے شوہرون کی

اسکی قصہ کا جو خدا نے قرآن مین ذکر فرمایا ہی ہو قولہ تعالی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِیثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهِ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَکَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیمُ الْخَبِیرُ
یعنے اور یاد کرو ای مومنون جو وقت کہ پیغمبر خدا نے بعض اپنی بیبیون سے ایک بات چہپائی یعنی حفصہ سے پس جب خبر دی حفصہ نے اور ظاہر کیا وہ اللہ نے اوپر پیغمبر کے جتا دیا پیغمبر نے حفصہ کو بعضی ان باتون سے اور منہ پہیر لیا

فقد صغت قلوبکما وان تظاهرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ وجبریل وصالح المومنین

یعنی اگر توبہ کرو تم اے عائشہ و حفصہ کی اور پہر جاؤ طرف اللہ کے

دل کي دیک جوش مین آئی اور جوارح اسس مدہوش کے خروش مین آئے جبکہ دود دل
نے میری دماغ سے صعود کیا اور جنود غم نے دست ستم کا واسطے تاراج عقود نقود
وجود بہبود میری کے کہولا آتش بیداد کي تار اور پود خرمن عتقاد مورو ث
اور معہود مین میری ڈالي مین نے اپني کار اور بار کو سخت نابود دیکہا پہر لشکر
حواس ظاہر اور باطن کو جمع کرکے صبر اور سکون کو مقدمۃ الجیش قرار دیکر افواج
اشک کو ہفت حصار چشم بیدار سے واسطے مدد کے بلا کر مانند امواج بحار کے
یمین اور یسار مین لیکر مثل سیل طوفان کے بار رقیب آتش غضب پر گرا کر
دیار روزگار نار تعصب سے نکالکر ایک شخص عادل انصاف نام کو کشور دل
پر حاکم کرکے آشفتہ دماغ ہوکر اوس مجلس سے اوٹہ گیا ولیکن غصہ سے مانند ماہ
کے کاہیدہ ہوتا تہا اور دانہ پانی میری اوپر ناگوار ہورہا تہا اور غرہ ماہ
سلخ تہا فرہاد صفت یعنی مانند فرہاد کے ہرچند تیشۂ اندیشہ کو کار فرما تہا
ولیکن کارگر نہوتا تہا دوسری دن ایک کتاب کتب اہل سنت سے دستیاب
کرکے تفحص مقدمہ اور جستجو خمس کے باب مین کرتا تہا ظاہر ہوا کہ فقہائے اربعہ
کا یعنے چارون مذہب کے امامون کا اتفاق ہی کہ زمان حضرت رسول صلعم
مین غنایم کا خمس چہہ سہم پر یعنے چہہ حصون پر مقسوم اور منقسم اور قسمت
کیا جاتا تہا جیسا کہ اقسام القسام تحریر ہوئے ولیکن بعد وفات حضرت
رسول صلعم کے تقسیم مین اختلاف پڑا ابو حنیفہ متمسک فعل خلیفہ اول کا ہوکر

ہو کر قایل ساتھہ تین سہمون کے ہوا اور اون کے مستحقون کو غیر بنی ہاشم کے
جانتا ہی جیسا کہ عبارت صاحب کشاف سے مفہوم ہوا اور اوسکا اعتقاد
یہہ تہا پیغمبر خدا صلعم جبتلک کہ قید حیات مین تہی تب تلک خمس مین حق اور حصہ
رکہتے تہی اور بعد وفات کے حق اور حصہ اوس جناب کا اور ذوی
القربی کا ساقط ہوا اور جاتا رہا اور کہتا ہی کہ فقراء بنی ہاشم کو بہی جسوقت
کہ فقر اور فاقہ سے مضطرب ہوئے ہون اگر خمس سے ایک سہم اور صدقات
اور زکوۃ سے ایک حصہ دیوین توکچہ باک اور پروا نہین ہی الا ذکور مین
بالسویہ یعنے برابر قسمت کرین اور طرفہ تر یہہ کہ زمخشری نے اس مقام
مین حاشیہ مین اوس کتاب کے عذر لنگ ابے حنیفہ کو اسطرح سے کیا تہا
کہ ہرچند نسخ معتبرہ سے مستفاد ہوتا ہی یعنے ہرچند معتبر کتابون سے ظاہر
ہوتا ہی کہ جبکہ ابو بکر نے خمس کو اولاد رسول صلعم اور بنی ہاشم سے جو سبب
اور وجہ معاش اور معیشت اہلبیت ع کا اوس مین منحصر تہا منقطع اور موقوف
کیا جتنا کے خلیفہ کے نزدیک الحاح اور زاری کیئے فائدہ نکیا اس خشونت
اور درشتی سے پیش آئے اور تلاش اور کوشش بہت کی پیش نہوئی اور
کوئی ان کے حال پر متوجہ نہوا اگرچہ بحسب ظاہر کے اس قسم کا سلوک بر
طبق آیہ کریمہ کے قولہ تعالی وَالَّذِینَ یُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِینًا ساتھہ تمام مومنین کے

مومنین کے بخصوص ساتھ اہلبیت کے قبیح اور بد معلوم ہوتا ہی ولیکن بموجب حدیث ظَنُّ المُؤمِنِینَ خَیرًا کے ہمکو نہین پہنچتا اور سزاوار ہی کہ اوسکو اثم اور گناہ کار کہین اور جانین شاید اوس نے کچھ مصلحت دین کے دیکھی اور جانی ہو ہر چند سر اس معنے کا ہم پر منکشف نہین ہی یعنے ہر چند بھید اس بات کا ہم نہین کھلا ولیکن فعل اوسکا ہماری واسطے سند ہی بندی نے ساتھ الہام الٰہی کے اس عبارت سے اس قوم پر لوم کی کمال سفاہت اور بلاہت اور حماقت اور نادانی پر استدلال کر کے دل مین اندیشہ کیا کہ اگر اس قوم یعنے گروہ کو عقل اور شعور ہوتا تو فعل حضرت رسول سے جو عادل محض ہی عدول کر کے یعنے پھر کر ساتھ فعل ایک شخص کے جو نہایت جہل اور نادانی سے مخالفت ساتھ فعل آنحضرت کے کری اور اولاد امجاد آنحضرت سے جو مطابق کریمۂ وَیَقطَعُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَن یُوصَلَ راہ خلاف اور نزاع کا چلے اور بجائے گل محبت کے ساتھ ان کے خار محنت کے پہنچائے اور جفائی اور مودت کی جائے پر عداوت مین کوشش کری اور اکلیل الفت یعنے تاج محبت کی جگہہ گلیم کلفت یعنے کملی دکھہ کی پہنائی اور متمسک ساتھ عروۃ الوثقیٰ کے نہین ہوئے اور باوجود اسکے کہ یہہ آیہ مَا کَانَ لِمُؤمِنٍ وَلَا مُؤمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَمرًا اَن یَکُونَ لَهُمُ الخِیَرَةُ مِن اَمرِهِم اس آیہ کا پہلے ترجمہ ہو چکا ہی انتہی

انتہی اوسکے فساد فعل اور عمل بد پر شاہد عادل اور گواہ عادل ہے اور یہہ بہی
اوس کتاب سے مستفاد اور دریافت ہوا کہ شافعی اور احمد حنبل کے نزدیک
سہم اللہ یعنے حصہ خدا کا آیہ وَاعْلَمُوا مین واسطے تبرک کے ہے اور سہم رسول صلعم
بحال اور باقی ہے اور مرنے سے آنسرور صلعم کے ساقط اور موقوف نہین
ہوتا ہے ولیکن اوسکا مصرف اور مخرج یعنے خرچ کرنے اور صرف کرنے کی
جگہہ مسلمانون کے مصالح اور نیک کامون مین اور واسطے جہاد کے اور
مسجدون اور سراؤن اور کوؤن کے بنوانے کے واسطے ہے اور ان دونون
فقیہون نے تقسیم خمس کے غنایم یعنے لوٹ اور معدن نقرہ یعنے کہان چاندی
کی دوسری کہانون کے سوا پانچ سہم قرار دیئے ہین ایک سہم حق رسول صلعم
اور ایک سہم خاصہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا ہے کہ ذوی القربے مراد
اون سے ہے نہ مراد بنی نوفل اور بنی عبد الشمس سے ہے ہر چند کہ یہہ سب ایک
سلسلہ سے ہین اور یہہ بہی موافق حدیث مشہور متفق علیہ قول حضرت رسول صلعم
کا ہے اِنَّ بَنِی الْمُطَّلِبَ مَا فَارَقُونَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَبَنُو هَاشِمٍ
وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ ترجمہ بتحقیق بنی مطلب نے مفارقت نہین کی
ہماری سے جاہلیت اور اسلام مین اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
دونون ایک شئے اور ایک چیز ہین اور بعد تقریر اس حدیث
سے آنحضرت صلعم اپنے دونون مبارک ہاتہون کی اُنگلیون کو ایک

دوسری مین گر کے فرمایا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب مثل ان انگلیون کے
آپس مین بہم متصل اور مختلط اور مربوط ہین امّا تقسیم مین تفاوت میان موسر
اور معسر کے نہین رکھی اور فقیر اور غنی کو استحقاق خمس مین یکسان اور برابر
قیاس کیا اور انکے تبلیغ حقوق مین یعنے پہنچانے مین انکے حقون کے رعایت
لِلذَّکَرِ مِثلُ حَظِّ الاُنثَیَینِ یعنے واسطے مرد کے مثل دو عورتون کے حصہ ہے کی
ملحوظ رکھنی ہین اور کہتی ہین کہ اولاد بنات سادات یعنے سادات
کی لڑکیون کی اولاد جو غیر سادات سے ہوئی ہون خمس مین کچھ نصیبہ
اور بہرہ نہین رکھتی ہین اور باقی تینون حصّون کو ساتھہ یتیمون اور
فقیرون اور مسکینون اور ابنا سبیل تمام مسلمانون کے پہنچانا واجب
جانتے ہین مالک نے اس مادّے مین یعنے اسباب مین افادہ فرمایا ہے
کہ مستحقین خمس یعنی لینو الے خمس کے اور لایق اور سزاوار خمس کے لا علی
التعیین یعنے معین اور مقرر اور تہرائے گئے نہین ہین اور تخصیص اور خصوصیت
ساتھہ کسیکی نہین پائی گئی ہے خلیفہ وقت کا جسکو چاہے دیوے مختار ہے
یہہ فقیر قلیل الحسنات کثیر السیئات یعنی یہہ عاجز جو بہلائیان تہوڑی
اور برائیان بہت رکہتا تہا اور ان مقدمون سے بالکل آگاہ نہتا دیکہنی
اور سننے سے ان بیہودہ باتون اور مزخرفاتون جان کاہون کے اپنے
دین اور آئین کو معرض اشتباہ مین جانکر سراسیمہ تر برگ بزان خزان

خزان سے ہو کر راہ سَبِیْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ جَآءَ بِہِ الرَّسُوْل ؐ کو نصب العین کر کے
اوسکی جستجو مین جہد اور کوشش مین نے کی اور بقدر استطاعت اور طاقت
کے اس شہر مورد قہر مین جس سے کی گمان فضل کا رکہتا تہا یعنے جسکو فاضل اور
قابل اور لایق گمان کرتا اور جانتا تہا موافق اپنے حوصلہ کے چند روز تفتیش
اور جستجوئے دین مین سید المرسلین ؐ مین سرگردانی کہینچی اور کاسۂ دہر یعنے
پیالۂ زمانے سے خونابہ یاس یعنی لہو ناامیدی کا پیا اور عاشق صفت
خواب سے دور اور غذا سے مہجور بقدر مقدور اور میسور مین طالب اوس
نور کا ہوا اور سنگ لاخ ہر کلبہ اور کاخ اور رفتوا ہائے شاخ در شاخ
اور ماران سوراخ تنگ اور فراخ مانند جمازہ رمیدہ مناخ سے بلکہ
مثل جان پاک کے اوساخ صماخ دست ہر سلاخ سے گذرتا تہا اور دریافت
کرتا تہا ایک چیز جو زیادہ ہوئی وہ شبہہ پر شبہہ تہا یعنے شبہہ اور شک
میرا زیادہ ہوا پہر آرام سے پہر کر خدمت مین اوس خضر سیما کے مین گیا
اور ماجرا یعنے جو کچہ کہ مجہپر گذرا تہا گردش کرنے سا ہنہ عبرت کے اور
زیادہ ہونی مین اپنی حیرت کی تفصیل وار مین نے بیان کیا خوش حال ہوکر
فرمایا کہ یہہ سب دکہہ اور آزار اور تصدیع ہماری صحبت کی دولت سے
اُٹھائی ہے ولیکن اسلیئے کہ ہر ایک جراحت اور زخم کے واسطے مرہم راحت
اور ہر ایک نیش کے واسطے نوش مہیا اور تیار ہے امید واثق ہے کہ تو غنقریب

اپنی مطلب کو پہنچکر فایز ہووی مینے کہا مذہب اہلبیت ؑ مین مسئلہ خمس اور اوسکی
تقسیم مین کسطرحسے تنقیح اور تقسیم ہوئی ہی یعنے خمس کے دینے کی کیفیت کسطرح سے
ہی اوسنے کہا ایک مذہب جو اہلبیت ؑ اور امامیہ سے منسوب ہی یعنے
وہ مذہب اہلبیت ؑ اور امامیہ کا کہلاتا ہی اوس مذہب مین خمس خاص حق
ہی بنے ہاشم کا یعنے خاص واسطے بنی ہاشم کے ہی عوض مین زکوۃ اور صدقات
کے مطابق حدیث صحیح کے اِنَّ اللہَ لَمّا حَرَّمَ عَلَینَا الصَّدَقَۃَ اَنزَلَ الخُمسَ
فَالصَّدَقَۃُ عَلَینَا حَرَامٌ وَالخُمسُ لَنَا حَلَالٌ یعنے تحقیق جبکہ خدانے حرام
کیا ہم پر صدقہ کو اور بہیجا خمس کو پس صدقہ ہماری اوپر حرام ہی اور خمس
واسطے ہماری حلال ہی انتہے اسواسطے کہ حضرت عزت جلّ شانہ نے
واسطے عزت اور حرمت جناب ختمی مآب ؐ کی عترت طاہرہ اور ذریّۃ
پاکیزہ آنحضرت کو تمام بدیون اور برائیون اور آلایشون اور
ادناس اور ارجاس اور انجاس اور اوساخ یعنی ونیخ جو چرک
اور میل ہی لوگون کے ہاتہون کا اوس سے پاک اور پاکیزہ کیا ہی اوس
حضرت کی اولاد اور عترت اور ذریّۃ کو ان سب برائیون اور بدیون
سے جو مذکور ہوئین اور نکالنا خمس کا سات چیزون سے واجب اور
ضروری اوّل غنیمت دار الحرب سے یعنے کافرون کے لڑائی لوٹ سے
یا منقولات سے ہون یا غیر منقولات سے یعنے خواہ قابل اوٹہانے کے

[illegible]

او تہانی کی ہوں یا ہوون مگر وہ غنیمت جو کہ بے اذن امام الہدی کے لی ہو
جو وہ تمام حق امام ؑ کا ہی اور وہ مال جو اسلام کے باغیون سے لین اور مشرکون
کے فدائیون جو ساتھہ اوسکے اپنے تئین مول لین اور وہ مال جو ساتھہ
اوسکے صلح کرین تمام داخل غنیمت کے ہی دوسری معادن یعنے کہان
ہی جواہر وغیرہ کے جو زمین میں سے نکلی جواہر اور فلزات یعنے دہات
مثل طلا اور نقرہ یعنے سونا اور چاندی اور لوہا وغیرہ کے اور مثل یاقوت
اور فیروزہ اور حدید اور عقیق اور زبرجد اور سرب اور طلق اور
زیبق یعنے پارہ اور نفط اور قیر اور کبریت اور گچ اور نمک اور
نورہ اور زرنیخ اور سرمہ اور گل ارمنی اور بورہ زرگران اور مانند
آن کے جو چیز ہو اس شرط سے کہ قیمت اوسکی بعد وضع کرنے تمام
اخراجات کے بیس دینار طلا ہووی یا زیادہ اور تیسری ہو
گنج اور وہ ایک مال ہی جو زمین پوشیدہ کیا ہو اور دار الحرب
میں اور پاوین بعد نکالنے خمس کے اوسکے مالک ہونگے ساتھہ اس
شرط کے جو سکہ اہل اسلام کا اوس پر نہووی اسلئے کہ جس پر سکہ اسلام
کا ہوگا وہ تمام وکمال حق امام ؑ ہی چوتھی وہ جو دریا سے
غواصی اور غوطہ مارنے کے ساتھہ نکالین مثل جواہر اور موتی اور مونگے
کے یعنے مانند مروارید اور مرجان وغیرہ کے ساتھہ اس شرط کے جو قیمت

[illegible]

اوسکے ایک دینا شرعی طلاسے ہو اور عنبر اگر کی راہ سے یعنے بہاری
ہونے سے ساتھہ غواصی سے نکلی تو جو حکم جواہر کا رکہتا ہی اور اگر عنبر
خفیف یعنے ہلکے کو جو روئی دریا سے لیوین تو وہ حکم معادن کا رکہتا ہی
پانچوین ارباح تجارت و صناعت یعنی پانچوان فائدہ اور نفع بیپار
کرنے اور کوئی کام کرنیکا بعد نکالنے خرچ ایک برس کی وجہ معاش کے
اوسکا مالک ہوگا چھٹے ایک زمین جو ایک مرد ذمی سے ایک شخص
مسلمان نے مول لی ہووی واجب ہی کہ اصل زمین یا حاصل اوسکے سے
خمس نکالین اور اسی لیئے ہر سالہ حاصل کا خمس دینا چاہیئے اوسکو
ساتوان مال حلال جو مال حرام مین ممزوج اور مخلوط ہو گیا ہو یعنے مال
حلال حرام مین مل گیا ہو اور مقدار اوسکا غیر معلوم اور متعذر الامتیاز
ہو اوس مال سے بہی خمس نکالنا واجب ہی انہی امورات مین سے
کسی مین حول یعنے برس اور نصاب قدر اور حریت یعنے آزادی اور
بلوغ یعنے رشد اور اسلام شرط نہین ہی مگر ارباح یعنے نفع تجارت
کا کہ جایز ہی تاخیر خمس اوسکے کی آخر سال تلک ولیکن تقدیم افضل ہی
اور ساتہہ اجماع امامیہ کے قسمت کرنا خمس کا ساتہہ اس طریق کے
واجب ہی کہ خمس کے مال کو چھہ حصے چاہیئے کرنا اون سب مین سے
تین حصے کہ ایک حصہ سہم اللہ اور ایک سہم الرسول اور ایک سہم

سہم ذوی القربی کا بہی اسواسطے کہ زمان حیات حضرت رسول ص کے خاص
حق آنحضرت ص کا تہا بعد وفات اوس حضرت کے حق امام کا ہی جو کہ
قایم مقام اور نایب مناب اوس جناب ص کا ہی ساتہہ حقیقت کے ہر
زمانے مین اور جو کہ کتاب زبدۃ المحققین مین حسن بصری سے کہ مشایخ کبار
اہل سنت سے ہی نقل کی گئی ہی جو کہا اونے کہ سہم الرسول لاولی
الامر بعدہ یعنے حصہ رسول کا بعد وفات حضرت رسول ص کے حق ہی
اولی الامر کا انتہی یہہ کلام بہی مؤید ہی اس معنے کا اور مراد ذوی
القربی سے بہی امام زمان ہی مین کہتا کونسے دلیل بولا اغماض نظر
یعنے چشم پوشی کرکے نصوص اور شواہد دوسرون سے جو حد اور حصر
سے باہر ہین اسواسطے اس آیہ مین لفظ ذوی القربی کا بصورت
مفرد واقع ہوا ہی دلالت صریح اوپر اسکے کرتا ہی کہ مراد خدا کے اس
سنے ہی کہ ایک امام ایسا ہو جو وہ قایم مقام حضرت رسول ص کا ہووے
یہہ مذہب محض حق اور صدق ہی اسواسطے کہ حضور اور غیبت حضرت
رسول ص کو ایکسا جانتا ہی یعنے حیات اور ممات آنحضرت ص کو برابر
جانتا ہی اوس حضرت کے سہم کو بخلاف بعضے علماء اہل سنت کے
ساقط نہین کیا اور نکال نہین ڈالا اور خمس کو حق اوسکے قایم مقام
کا جانتے ہین اور باقی تین سہم کو یتیمون اور مسکینون اور ابناء سبیل

بنی ہاشم کو واسطے اقتدا کرنے حضرت رسول کے پہنچاتے اور دیتے ہین اور
اولاد گرام حضرت خیر الانام کو کما ینبغی احترام اور جیسا کہ چاہیئے عزت
اور حرمت اون کی کرتے ہین برعکس مذاہب اربعہ کے ضایع نہین کرتے
یہان سے رعایت ادب انحضرت کا اور کمال توقیر اور احترام انکا
ساتھہ صغیر اور کبیر ذریہ حضرت رسول و ائمہ ہدیٰ کے معلوم اور
استنباط ہوتا ہی اور الحق اور صدق یہہ ہی کہ قراین آیات قرآن
اور روایتین جو کہ اہلبیت سے اور غیر ان سے منقول ہین تمام
دلالت کرنیوالی ہین اوپر اسکے کہ خمس حق بنی ہاشم کا ہی اور احتیاط
چاہیئے والی اسکی ہی کہ خمس ان کو پہنچایا اور دیا جاوی یعنے بنی ہاشم
کو تا بری الذمہ ہے خلاف ساتھہ یقین کے ہووی اور قطع مادہ نزاع
بین الفریقین کے ہو یعنے بسبب دینے خمس بنی ہاشم کو یہہ جھگڑا دونو
فرقون مین سے یعنے شیعہ اور سنی سے بالکل مٹ جاوی اسلیئے
کہ اس آیہ سے انواع اور اقسام تاکیدات الہی کی ظاہر ہوئی ہین
اس سبب سے کہ یہہ آیہ مصدر ہی ساتھہ امر علم کی یعنے اول آیہ مین خدا
نے فرمایا ہی کہ وَاعْلَمُوا جو متضمن تحقیق کے ہی و لہذا باتفاق کافہ اہل اسلام
کے یعنے اور اس واسطے کہ تمام اہل اسلام متفق ہین کہ یہہ آیہ منسوخ
نہین ہوئی اور بعد ذکر کرنے اہل استحقاق کے فرماتا ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ

اٰمنتم باللّٰہِ یعنے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتہہ اللہ کے کہ متعلق اسکا
محذوف ہی کہ وہ یہہ ہے اِنَّ الخمسَ لِھٰؤلاءِ المذکورِینَ واجبٌ
فَاَدّوہُ اِن کُنتُم اٰمَنْتُم بِاللّٰہِ وَمَا اَنزَلنَا عَلٰی عَبدِنَا یعنے بتحقیق
کہ خمس واسطے اس طایفہ اور گروہ مذکور کے واجب اور فرض ہے
پس ادا کرو اور پہنچاؤ اوسکو یعنے خمس کو ساتہہ انکے یعنے بنی ہاشم
کے اگر ہو تم حقیقت کی رو سے ایمان لانیوالے ساتہہ خدا کے اور
جو کچہ کہ بہیجا ہم نے اوپر اپنے بندے کے تمام ہوئی یہہ کتاب

بعون عنایت حضرت ذوالجلال
والاکرام کے والسلام اِن کُنتُم
آمَنتُم بِاللّٰہِ وَمَا اَنزَلنَا
عَلٰی عَبدِنَا
۱۲

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

چند مناظروں کی ابتدا کا جو کہ اقل العباد عبدُالوہاب کے تئین
بعضے بلاد یعنے شہروں مین جو آکِلَۃُ الاکباد ہتے ساتہہ اہل عناد

پر فساد عدیم الرشاد کے اتفاق ہوا اون جملہ مناظرات سے یہہ بہی
کہ بیچ سنہ ۱۰۷۳ ہجری کے دار الخلافہ شاہ جہان آباد مین اوایل سلطنت
بادشاہ کیوان بارگاہ عالمگیر بادشاہ مین والد یعنے پدر بزرگوار
اس خاکسار ہیمقدار کے ہداہ اللہ الی سبیل الرشاد نہایت تعصب
اور غلو سے جو کہ مذہب باطل مین رکہتی تہی ساعی قتل داعی کی ہوئے
یعنے میری مار ڈالنے کے واسطے کوشش کرنیوالے ہوئے اور بتبعہ حما
حامل اسفار سے یعنے گدہے ملاؤن سے جو اوٹہانیوالے کتابون کے
تہی استفسار کیا اور پوچہا تہا اس عبارت کے کہ من شتم النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ او اہانہ او عاب فی امر دینہ او فی
شخصہ او فی وصف من اوصاف ذاتہ سواء کان الشاتم
مسلما من امتہ او غیرہا من اہل الکتاب ذمیا کان او حربیا
وسواء کان الشتم او الاہانۃ او العیب صادرا عنہ عمدا
او قصدا او سہوا او غفلۃ او جہلا او ہزلا فقد کفر خلودا
بحیث ان تاب لا یقبل توبتہ ابدا لا عند اللہ ولا عند
الناس وحکمہ فی الشریعۃ المطہرۃ عند متاخرین المجتہدین
وعند اکثر المتقدمین القتل قطعا ولا یبد امر السلطان
او نائبہ ولا القاضی او نائبہ فی قتلہ اصلا وکذا الشتم

ایک غار مین بہت اور بیٹہا رہین
سبب کے رسوا ہونے اور بی بہرہ
رہنے کا ایمان سے یہہ آیت
فانزل اللہ سکینتہ علیہ
یعنے پس بہیجا اللہ تعالی نے اپنی
سکینہ کو یعنے آرام اور اطمینان
کو اوپر اپنے پیغمبر کے یہہ ضمیر راجع
ہی طرف حضرت رسالت پناہ کے
کیونکہ ضمیر واحد مذکر مجرور ہی
اور یہہ آیہ دلالت
کرتی ہی اوپر اسکے کہ نازل
ہونا سکینہ کا اوپر [illegible]
ہونا اور وارد ہونا [illegible]
نہ تہا اور نازل ہونا سکینہ کا علیہما
بہی نہ تہا اور عدم ایمان ابی
بکر اور کفر اور اس حق تعالی نے

متوجہ ہو کے ابی بکر طاعن ابی بکر کی
تا ہم چونکہ ابو بکر جنتہ بیچ کہائی ابراہیم
اور اگر جنتہ بیچ تہا اور اوس
کرنیوالون کے مذمت انہون نے
طاعن لائے ہو اور ملامت
کیا تہا جیسے ابو بکر کے خوف طعن
میں تہا حذر اور سلوک ہم مین
کہ مقام عداوت اور نفاق
بہت رکہتا تہا اور یہہ [illegible]

بیچ کلام کے قرآن مین اخبار [illegible] کہ حق تعالی
نے خبر دی ہی [illegible] نازل سکینہ [illegible] رسول اور حضرت
[illegible] اول کہ [illegible] اسلام [illegible] اور ابی
بکر اور عمر اور عثمان [illegible]

[illegible]

الشتم مثلاً في الائمة وهم الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
خصوصاً في الشيخين وان اهملوا في قتله بلا سبب شرعي
قدرتهم على قتله فقد رضوا عنه بما صدر عنه من الشتم
مثلاً وهو كفر وهم رضوا بالكفر والراضي بالكفر يصير من الكافرين
هذا نقل من المحيط للعلامة علم الهدى ابي منصور الماتريدي
رئيس اهل الاجتهاد حسب المستفتي يعني جو كوئی شتم کري
يعني دشنام اور فحش اور گالي ديوي حضرت رسول الله صلی الله عليه
آله وسلم کو اهانت اور هلکا کري الحضرت کو يا عيب کري بيچ امر دين
اوسکے کے يا اوسکے ذات پاک مين يا بيچ ايک وصف اوسکے اوصاف
ذات سے برابر هي گالي دينوالا کيا مسلمان اوسکي امت سے هو يا غير
هو وه اهل کتاب سے کيا کافر ذمي هو يا حربي هو اور برابر هي شتم
يعني گالي هو يا اهانت هو يا عيب هو جو کچه که اوس سے صادر اور واقع
هوا هو عمداً هو يا اراده اور قصد کي راه سے هو يا سهو کي يا غفلت کي
يا جهل کے يا هزل کي راه سے هو پس بتحقيق هميشه وه کافر ها يعني اوسکے
توبه قبول نهين ساتهه ايک حيثيت کيے که اگر توبه کري تو بهي قبول نهين
هرگز نه خدا کے نزديک اور نه لوگون کے نزديک اور حکم اوسکا شريعت
مطهر مين نزديک مجتهدين متاخرين کے اور نزديک متقدمين کے قتل هي

لقد نصركم الله في مواطن كثيرة ويوم حنين اذ اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا وضاقت عليكم الارض بما رحبت ثم وليتم مدبرين ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين

[illegible]

قطعاً اور چاہیے سستی اور ڈھیل نکرے سلطان یا نائب اوسکا اور نہ قاضی
اور نہ نائب اوسکا قتل مین اوسکے اصلاً یعنے ہرگز اور اسیطرح ہی شتم اور
گالی دینا مثلاً ائمہ مین یعنے وے خلفاء راشدین ہین رضی اللہ عنہم خصوصاً
شیخین مین اور اگر سستی کرین اوسکے قتل مین بلا سبب شرعی کے باوجود
اونکے قدرت رکہنے کے اوپر اوسکے قتل کے پس تحقیق کہ راضی ہوئے اوس
سے ساتھہ اوس چیز کے جو کیا اوس نے گالیون اور شتم سے مثلاً اور
وہ کفر ہے اور وے راضی ہوئے ساتھہ کفر کے اور راضی ہونیوالا ساتھہ
کفر کے ہو جاتا ہے کافرون سے اور یہہ نقل کی گئی ہے محیط سے اور محیط
کتاب ہے تصنیفات علامہ علم الہدی ابی منصور الماتریدی رئیس
اہل الاجتہاد سے حسب المستفتی کے القصہ کاغذ استفتا کو واسطے تخویف
اور تہدید یعنے درانیکے واسطے اس حقیر کے پاس لایا کہ شاید وہمہ
اور ترس کی راہ سے مین مرتد ہو جاؤن بعد مطالعہ کے مین نے کہا
کہ اگر یہہ روایت صحیح ہے اور اعتبار رکہتی ہے تو کفر اور ارتداد عمر
خطاب کا ثابت ہوا کہ اوس نے کلام طوطی شکرستان آیہ کریمہ وَمَا
یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنے اور نہین بولتا ہے
اپنے خواہش نفس سے یعنے کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین ہے
نہین وہ کلام اوسکا مگر وحی ہے کہ بہیجی جاتی ہے اوسپر انتہی کمال

کمال بے حیائی سے ساتھہ ہذیان کے نسبت کی تھی یعنے دی تھی جیسے کہ
صحیحین مین مذکور ہی اور یہہ زخم زبان کا اہانت اور خفت سے گذر کر
منجر ایک ساتھہ جراحت کے ہوا ہی کہ ہرگز التیام پذیر نہوگا یعنے سب زخم
اچھے ہونگے مگر زخم زبان کا کہ کبھی اچھا نہوا اور نہوگا بموجب فرمانے
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ع کے قولہ جراحات السنان لہا
الالتیام ولا یلتام ما جرح اللسان یعنے نیزون کے زخمون کے واسطے
التیام ہی اور التیام اچھا ہونا زخم کا ہی اور التیام نہین پاتا یعنے
اچھا نہین ہوتا ہی جو زخم کہ زبان نے کیا ہو یعنے زبانکا زخم کبھی اچھا نہین
ہوتا ہی اور اہل معرفت اوسکو اسی دلیل کے ساتھہ کافر اور منافق
اور دشمن حضرت رسول ص کا جانتے ہین ہر گاہ اور جسوقت کہ تم نے جواب
اس شبہہ کا ساتھہ دلیل عقلی اور نقلی کے دیا اوسوقت مین واجب
القتل یعنے قابل قتل [illegible] و الا مین اوسکو بموجب اسی فتوی کے واجب
اللعن اور اوسکے مریدونکو لازم الاحراق والطعن جانونگا یعنے
لایق جلانے اور طعنا دینکے جانونگا میری باپ نے تجاہل کرکے یعنے
انجان ہوکر کہا حاشا و کلا کہ عمر نے ساتھہ اس بے ادبی کے نسبت
بحضرت رسول ص کے جرأت کی ہو اور یہہ کلام رافضیون کی بنائی ہوئی ہین
مین نے کہا کہ اگر مین ثابت کردون کہ یہہ افترا اور جھوٹ رافضیون کا

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد

غار مین حضرت علی ع پیغمبر کی جگہہ پر سوئے اور جان کو حضرت رسول پر فدا کی اور جان کا مضایقہ نکیا اور
کا بیان نہین کرتے اور جگہہ بستر
اوسکا نہین کرتے اور ان فضایلون
مطلوب اور مسطور ہی واسطے اظہار
تمام کتابون اور تفسیرون مین
اپنے بندون کے اور یہہ آیت تمہاری
اور اللہ شفقت کرنیوالا ہی ساتھہ
کو واسطے رضامندی اللہ کے
کہ وہ بیچتا ہی جان اپنے
بالعباد یعنے اور بعضے لوگون

نہین ہی بلکہ باعتراف تمہاری علماؤن کے تمہاری احادیث کی کتابون
مین موجود ہو تو ساتھہ اوسکے کفر کے اقرار اور اعتراف کروگے بولا
کہ اگر سچ کہتا ہی تو اس روایت کو جس طرح سے کہ صحیحین مین
مسطور ہی لکھکر دی تا فاضلون اور عالمون سے استفسار کیا جاوے
اور پوچھا جاوی مین نے لاچار اور لاعلاج ہوکر ایک رقعہ مین
لکھا کہ رای عالم آرای فضل اور کمال پر پوشیدہ اور مخفی نہی کہ یہہ
حدیث اوایل صحیح بخاری اور اکثر حدیث کی معتبر کتابون مین
اہل سنت جماعت کی ساتھہ اس عبارت مختلفہ کے مذکور ہی کہ حضرت
رسول صلعم نے مرض موت مین فرمایا کہ اِئْتُونِي بِقِرْطَاسٍ وَدَوَاةٍ
اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي اَبَدًا یعنے دیؤ مجھکو کاغذ
اور دوات تا لکھون مین واسطے تمہاری ایک کتاب یعنے وصیت
تا گمراہ نہو بعد میری کبھی ہرگز عمر خطاب اوپر اس خطاب مستطاب
کے راضی نہو یعنے اس امر اور حکم اور کہنے پر آنحضرت صلعم کے راضی نہوا اور
کہا اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَيَهْجُرُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ
اللّٰهِ حَسْبُنَا یعنے بدرستیکہ یہہ شخص وہ ہی کہ غلبہ کیا ہی اوپر اوسکے
درد اور بیماری نے اور واہی اور بیہودہ بکتا ہی اور پاس ہمارے
کتاب خدا یعنے قران ہی بس کرتا اور کافی ہی ہمکو انتہی ابتلا

اہل و عیال پر تہی اور تمام اہل حرم اور اسباب انکا اور اونٹ اور گوسفند وغیرہ کو تنہا باہر لاکر مدینہ مین پہنچایا اور گروہ کفار کے قصد قتل اور غارت سے انکا [illegible]

[illegible]

صحیح اور درست نہین اس جہت سے کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنی اور جو کوئی نکلی اپنے گہر سے طرف اللہ اور رسول کے ...

اب بتلاؤ کہ معترض یعنی اعتراض کرنیوالے اور ایراد پکڑنیوالے کو ساتھہ
کس جواب کے دفع ہو سکتا ہی کرین اور اس رقعہ کو لکھکر جو اپنے
باپ موی کو کیا اور وہ نہایت عصبیت اور غلو حمیت جاہلیت
رکھتا تہا ساتھہ ایک افاضل اکابر اوس شہر کے جو جملہ اجلہ مدرسین دہلی
سے تہا اظہار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا اغوا کرنے بعضے رافضیون کے طریقت
اہل سنت جماعت سے منحرف ہوا اور پھر گیا ہی بسبب کتنے شبہون کے
جو اوسکو تلقین کیئے اور سکہلائے ہین کہ مین عہدہ جواب اوسکے سے
باہر نہین آسکتا ہون یعنی اوسکے جواب دینے سے عاجز ہون التماس
اور استدعا یہہ ہی کہ اِبْتِغَاءً لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ یعنی چاہنا واسطے رضاء
خدا کے اوسکو بیچ ایک مجلس کے بلا کر اوسکے شبہون کو ساتھہ جوابہائے
شافی کے دفع اور دور کرو اور اوسکو زجر اور ملامت اور توبیخ
اور سرزنش بلیغ اور بہت کرو کہ اگر ساتھہ حسن سعی یعنی اچھی کوشش
تمہاری سے کیش اور مذہب باطل سے پھر کر اپنے اصلی مذہب
مین رجوع کری یعنی آوی اور نئے سر سے مسلمان ہووی تو مین نے
نذر کی ہی کہ بعد دعشرہ مبشرہ کے دس روپئے خدمت مین حاضر
کرونگا اوس کمینے احمق خون گرفتہ نے کچی پن اور خام طمعی سے متعہد
ہو کر یعنی اسبات کو اپنے ذمہ پر لیا حضرت ابوی یعنی میرے باپنے

سُننے سے اس مژدہ اور خوش خبری کی ساتھہ نشاط انبساط یعنے بہت سے خوشی کے طرح ضیافت ڈالی یعنے مہمانی کی اور اوس مُدرّس یعنے مُلّاء اموی کو ساتھہ اوسکے شاگردونکی بلایا اور مجھکو اس مقدّمہ سے غافل کرکے میری حاضر ہونے کے لیئے ایک آدمی بھیجا مین جو اس بات سے خبر رکھتا تھا بموجب آیہ کریمہ کے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا یعنے صاحب رہو نو نکا دنیا مین معروف بہی واسطے باپ کے رضا مندیکے مین گیا ایک جمع شیاطین انس کو مین نے مجتمع اور فراہم دیکہا کہ گویا مترصد اور مترقب اور منتظر میری آنیکے تہی جبکہ واسطے مصلحت کے انکے سلک مین منتظم ہوا یعنے انکی ساتھہ مجلس مین شریک ہوا میری بیٹہنے کے ساتھہ ہی اوس مُدرّس نے منہہ اپنے شاگردون کی طرف کرکے شروع کیا کلمات نامشروع اور ہذیانات اور واہی بکنے مین اور لگا معرفت جتانی اور زبان بتصلّف یعنے لاف مارنے اور بڑائی کرنیکو ساتھہ گزاف اور تکلّف کے دراز کرکے کہا کہ فلان شخص نے فلان دن مین ایک شبہہ میری پاس لایا مین نے ساتھہ ایک طریق کے حل کیا کہ وہ راضی ہوا اور فلان شخص نے فلان مکان مین ایک مشکل لایا تہا مین نے اوسکو کشف اور ظاہر کیا اور فلانے کو فلان مبحث مین ساتھہ فلانے دلیل کے مین نے ملزم کیا اور اوسکے

پسر عم بریر کے ہمارے طریق پر ہوتی تو البتہ مین اوسکو اپنے نکاح مین لاتا یہین کی دلیل لائی ہین اور امت ... اگر حسینہ نے یحیی کو طلب کیا اور کہا ای یحیی ... حسینہ نے جملہ کلام کو یہان تک ... ہووے ... سوال ... اور اگر ... صادق

یحیی نے کہا ای خلیفہ زمان وہ جس طریق پر ہو اوسکا حق مین انعام اور اکرام کرنا فرض ہے بعد اوسکے حسینہ نے کہا قران معجزہ ہے محمد کا و محمد محدث اور حادث ہے کیونکہ معجزہ اوسکا قدیم ہو سکتا

اگر کہین کہ قدیم ہے یعنے دو طرف بین الدفتین ہے وہ نقوش طرف جلد قران کے ہین وہ قران اور قران اور ... قران سے مراد بین الدفتین ... اگر کہین کہ قدیم ... حادث اور صوت ... اگر کہین کہ حرف اور صوت ہے ... بعض ... متقدم اور متاخر ہین ... اور زبان اور ...

اور اوسکے مرید اوسکی تصدیق کرتے تھے اور لسان لاف اور زبان گزاف
کو ساتھ بیہودہ بکنے کے دراز کیئے کہ اگر اوسکی شرح کرون تو مطلب سے
دور جا پڑتا ہون خلاصہ جبکہ اوس نے دیکھا کہ کوئی عنان مرکب مجروش
اوسکی نہین پکڑتا ہی مکرر اکیلے قاضی کے پاس جاتا اور راضی ہوکر آتا ہی
اسپ فصاحت کو میدان وقاحت مین دوڑاتا ہی اور ادعا کرتا ہی
اور کہتا ہی کہ اگر کسیکو اس مجلس مین شبہہ ہو ہیچ خاطر کے بے تکلف
کہے تا اوسکے دل سے زایل کرین کہ وہ مطمئن ہو غرض اصلی اور مرض کلی
اس گفتگو سے یہہ تھی کہ شاید مذہب اربعہ کے باب مین ایک سخن
اس فقیر سے سنے اور بندی نے جب دیکھا کہ ظاہر اس مجلس کا محض
واسطے جدل اور مناظرہ کے منعقد ہوا ہی خوف سے التہاب اور
اشتعال زبانہ فتنہ کے تیغ زبان تکلم کو زبان جا نگرنا کام کام نیام مین
کہینچکر اور زمام اختیار کو ہاتھہ مین فائدہ اصطبار کے دیکر توسن نفس خون
آشام کو ساتھہ لجام صبر اور لگام آرام کے رام اور آرام کیا اور عیز
حصن حصین تقیہ کے کوئی مامن اور پناہ مین نے ندیکہی لاعلاج ہوکر
خاموشی اختیار کی ولیکن مین ایک رفیق رکہتا تہا تفضیلی مشرب کا
اوس نے بیتاب ہوکر استکشاف اس مطلب کا کیا کہ حضرت موسیٰ ع
نے ساتھہ امر ملک علام کے حضرت خضر ع سے ملاقات کی اور اراده

اونکی رفاقت کا کیا حضرت خضرؑ ساتھہ اپنی نفس نفیس کے مباشر خرق
سفینہ مساکین اور قتل غلام اور اقامت جدار یتیم کے ہوئے تھے بولا ہان پھر
سوال کیا کہ ہرگاہ افعال ثلثہ مذکورہ یعنے تینون کام کہ کشتی کا توڑنا
اور لڑکے کا مار ڈالنا اور دیوار کا بنانا اوس سے آپ صدور پایا تھا
یعنے خضر نے آپ کیا تھا پھر کسواسطے اور کیون تاویل کرنے کے وقت
اور تفصیل اس اجمال مین موسےؑ کے پاس ساتھہ عبارت مختلف کے مذکور
کیا چنانکہ یعنے جبکہ خرق کشتی یعنے توڑنیکو کشتی کے ساتھہ اپنے اضافت
کی بے مشارکت دوسریکی جو کہا اَرَدْتُ اَنْ اَعِیْبَهَا یعنے ارادہ
کیا مین نے یہہ کہ معیوب کرون اوسکو اور قتل غلام کو ساتھہ صیغہ جمع کے
ذکر کیا جیسا کے فرمایا ہے فَاَرَدْنَا اَنْ یُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا یعنے پھر
ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلے دونونکو پروردگار دونونکا انتہی اور
بنانیکو دیوار کے ساتھہ اپنے پروردگار کے اسناد کیے کہ فَاَرَادَ
رَبُّكَ یعنے پس ارادہ کیا پروردگار نے تیری انتہی اس شبہہ کا جواب
کیا ہی جبکہ پہلا پیالہ پیا عاجز اور حیران ہوا آثار انفعال پیشانی سے
اوسکے کلام کے ظاہر ہوتی تھی ایک ساعت سر بجیب تفکر رہا بعد بہت
سے تامل کے سر اٹھا کر بولا یہہ نقش عبارت کا ہی جسوقت کہ یہہ جواب
ناموجہ دیا سایل راضی نہوا بلکہ مستخر کی راہ سے بولا یہہ بات کسی

کسی ہو دکہ گرد عنان کجرو یت   چہ گو یہا کہ زدی در فراخ میدانی
یعنے کوئی تہاکہ پکڑی لگام تیری تیزی چلنے کی کیا بہت گیند بن جو جیتین
تو نے ایک میدان فراخ اور وسیع مین انتہی اور اوسنے خجالت کی راہ
سے اس فقیر سے کہا کہ کیون اپنے رفیق کو قایل نہین کرتا ہی مین نے
کہا کہ مجھکو کیا قدرت کہ باوجود قلت استطاعت کے مجلس فضلا مین
بات کرون ولیکن اسقدر جانتا ہون کہ جس کسینے منی وہ منی مین رہا
اور اسلئے جو آپ نے تکلیف کی بحکم کلمہ اَلْمَامُوْرُ مَعْذُوْرٌ کے یعنے
حکم اور امر کیا گیا عذر اور بہانہ کیا گیا انتہی لازم ہی کہ بقدر مقدور
اپنے جو کچہ کہ خاطر قاصر مین آتا ہی عرض کرتا ہون کہ اگر مدعی کبہی کہ آیا
خضرؑ وقت تقریر اور تکلم کے صدق کلام کو ملحوظ اور منظور رکہتے تہے
یا تفنن اور تصنع عبارت کو دیکہتے تہے اسکا کیا جواب دیتے ہو کہا
داب اور قاعدہ ادبا اور بلغا کا نہین کہ باوجود علم اور مہارت
او پر لغت عرب کے ایک کلام کو جو ایکبار ایک مجلس مین کہا گیا ہو
پہر اوس کلام کو بعینہ سانہہ اوسے لفظ کے اعادہ کرین بلکہ ایک
عبارت جو خالی تفنن سے ہو فصحا کے نزدیک عیب تمام ہی مین
نے کہا اگر منظور حضرت خضرؑ لغت دانی اور عبارت آرائی اور
سخن پردازی سے ہوتا تو پہر چاہیے تہا کہ وقت تنبیہ حضرت موسیٰؑ سے

کے یہی کلمۂ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کو تین مرتبہ تکرار نکرتے ساتھہ
الفاظ مختلفۃ اللفظ متحد المعنی کے ادا کرتے اور قطع نظر اس اعتراض سے
فساد کلام خام تمہاری کا اس سے زیادہ اور بالاتر یہی ہے ایت کرتا ہے
اسلئے کہ ساتھہ اتفاق خاص اور عام کی کوئی کلام فصیح تر قران مجید
سے نہین ہے پس تم تکرار آیہ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ جو سورہ
والمرسلات مین اور آیہ کریمہ فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ جو سورہ الرحمن
مین واقع ہے کیا کہتے ہو یہہ سنکر جواب مین مبہوت مطلق ہوا اور
رنگ رو کا جاتا رہا مین نے پھر کہا آیا ساتھہ تواتر اور صحت حدیث
مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کے یعنی جس نے کہ تفسیر کی قران
کی ساتھہ اپنی رائے کے پھر بدرستیکہ وہ کافر ہے انتہی قایل اور معترف ہو
یا نہین بولا صحیح ہے اور اوسکے تواتر مین کسیکو حرف نہین ہے مین نے
کہا پس یہی سوال مدعی اور اپنے جواب کو ساتھہ جس تقریر کے جو
مذکور ہوا ہے لکھو اور اپنی مدعا کے اثبات پر استشہاد ایک تفسیر
سے جو تم جانو لاؤ اگر حقیقت مین تقریر تمہاری موافق اور مطابق اوس
تفسیر کے ہو ویگی تو مین اپنے رفیق کو سرزنش اور ملامت کرونگا کہ
کسواسطے مکابرہ اور مباحثہ بیجا اور بے موقع کیا والا بمقتضای حدیث
مذکور تمہاری تکفیر کرونگا بعض سنتے اس کلمات کے بے حیا ہو کر

ہوکر سنت پر جاہلون کي عمل کرکے لگا بیہودہ بکنے اور ہرزہ کہنے آغاز کیا مین نے کہا مخدوم میری آپکے لایق یہہ ہی کہ اسطرح کے بیہودہ گفتگو سے باز آئیے اور مقدمات علمی مین بحث کیجئے کہ مناسب تر ہي اگرچہ قوت منفعلہ نہین رکہتا تہا ولیکن جبکہ اوسکو کوئی دلیل نرہی ذلیل ہوا اس اثنا مین میرے باپ نے رقعہ حدیث احتضار حضرت رسولخدا صلعم کا جو اوسکا ذکر صدر کتاب مین سمت گذارش پا یا یعنے اوس رقعہ کا ذکر پہلے اس مین ہو چکا ہی وہ رقعہ میرے ہاتہہ کا لکہا تہا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور التماس جوابکا کیا اوس نے چاہا اوس مین ملاحظہ کرے اور دیکہے مین نے بحکم آنکہ فرد نویسندہ داند کہ در نامہ چیست مبادرت یعنے پیشدستی کرکے بلا توقف مین نے کہا اے میری عزیز ایک ساعت اسکی مطالعہ مین نے توقف فرمائیے کہ فقیر دو کلمہ زبانی سوال کرے کہا کہو مین نے کہا منطوقہ اس آیہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى مین کہا فرمانے ہو آیا یہہ آیہ جملہ محکمات سے ہی یا متشابہات یا ناسخ یا منسوخ سے ہی جواب دیا کہ جملہ محکمات سے ہی اور اوسکا حکم شریعت غرّا مین تا روز قیامت کے جاری رہیگا مین نے کہا بہر سا ہتہہ حکم اس آیت کے قول اور فعل حضرت رسولخدا صلعم ابتدائے عمر شریف سے تا انتہائے نفس آخر موجب وحی آلہی کے ہوگا بولا حسب

بو لاجس کسیکو اس باب مین کچہ شک اور شبہہ ہو وہ کافر مطلق اور ملعون
ابد ہے مین نے کہا العیاذ باللہ اگر کوئی بعض اقوال حضرت رسول ص کو اعتنا
نکری اور راء اور اجتہاد اپنے کو معتبر جانے اوسکے حق مین کیا کہتے ہو
بولا گویا اوسنے وحی کو رد کیا اور جو کوئی کہ وحی کو رد کری اسلام کے
سب فرقون کے نزدیک وہ کافر اور مرتد ہے اور خدا کے نزدیک اوسکی
توبہ قبول نہین ہے اور اوسکی جگہہ درک الاسفل مین ہے مین نے کہا خواہ
قریب العہد ہو خواہ بعید العہد ہو بولا نا نحن فیہ مین یعنے جس چیز مین
ہم گفتگو کرتے ہین اس مین دونون صنف برابر ہین مین نے کہا جو کہ
حق تہا بیان کیا لعنت خدا کی اور نفرین رسول کی اوس پر ہووی جو کہ
اس عقیدہ سے پہری حاضران مجلس کو اس معنی یعنے اس امر اور بات
پر گواہ لیا اور مین نے قسم دی کہ اگر آخوند صاحب اس بات سے
عدول کرین یعنے پہرین اور راہ مداہنت اور تلبیس سے یعنے جہوٹ اور
مکر اور فریب کی راہ سے حق کو باطل کرین تم ساتہہ کوری چشم ابلیس
کے جادہ انصاف اور راہ عدل سے باہر بجا کر یعنے انصاف اور
عدل سے دور ہو کر ساتہہ آیہ کریمہ وَلاتکتموا الشہادۃ ومن
یکتمہا فانہ اثم قلبہ یعنے اور مت چہپاو گواہی کو اور جو کوئی کہ
چہپاویگا اوسکو یعنے گواہی کو پس تحقیق کہ وہ یعنے چہپانیوالا گواہی کا

اور ابی ذر غفاری اور مقداد اور اسکی زمانے مین بعض لوگ برخلاف ان کے بیان کرتے اور کہتے ہین اور کم ہی مخالفت انکی کرتے ہو اور انکا قول کو باطل جانتے ہو اور جو کوئی ان پر عمل کری وہ اسکی تکفیر کرتے ہو اور اکثر فقہین ہماری معاویہ اور عمرو عاص اور انس بن مالک اور عایشہ اور حفصہ کے اور جو مثل انکی ہین اون کے تحقیق

کو لوگون کے ہاتہہ مین حق ہی اور باطل اور راست ہی اور دروغ یعنے سچ ہی اور جہوٹ ناسخ ہی اور منسوخ اور خاص ہی اور عام اور محکم ہی اور متشابہ اور حفظ ہی اور وہم ہی ان دو گروہ مین سے کس گروہ کی مخالفت تمام خلایق

گواہی کا گناہ کار ہے دل اوسکا انتہی لوجہ اللہ کتمان حق کا نکروگے یعنے
واسطے رضا خدا کے حق کومت چھپانا بعد تاکید پیمان اور توکید ایمان
یعنے بعد قول اور اقرار اور قسم اور سوگند مضبوط کے اشارہ کیا تھا
پڑہنے رقعہ کے اور مین نے کہا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ حَسِيبًا
یعنے پڑہہ اپنی کتاب کو تو بس اور کافی ہے واسطے تیری نفس کے یعنے
ذات کے آج ازروی حساب کے انتہی جسوقت کہ صحیفہ کو کہولا اپنے
پیر کے نامۂ اعمال کو دیکہا زہرخندہ کیا اسلئے کہ پانی سر سے گذر
چکا تہا تقیہ کرنا عبث ہوا انبار اسکے ہاتہہ منہہ پر سے اٹہا کر مین نے
کہا ای میری ملاذ یعنے جائے پناہ میری تم نے عاقبت اندیشی کو ہاتہہ
سے مدینا روپئے کو نظر مین رکہتا جو کہ اس ہنسی کے پیچہے ہے بولا
کہ مین جو نسبت بعلماء سابق کے بے بضاعت ہون تین جواب اس
حدیث کے اوپر لکہے ہین مین نے کہا مرتکب جواب کا کوئی اوسوقت
ہوتا ہے جو قایل ساتہہ اس حدیث کے ہو آیا تم صحت پر اس حدیث
کے قایل ہو بولا ہان قایل ہین ولیکن جواب بہت رکہتے ہین مین نے
کہا جواب اس حدیث کا پہلے مطالعہ کرنے سی افادہ فرمایا تہا صرف
تکرار کی نہین حاضران مجلس سب شاہد ہین بولا حاشا کہ مین مادہ عمر
مین عقیدہ فاسد رکہتا ہون اسلئے لازم ہے کے کلام حضرت سیدنا

ان چار قسمون سے ایک قسم جو بیان ہوئے قسم دوسری ان مین سے بہی کی ایک حدیث اگلے لوگون کی بیان کری ایک مرد کو اوس نے اوسکی حضرت کو حضرت رسول صلعم سے سنی ہو اور یاد کی ہو اوس مین غلط کیا ہو سہواً کہ سہو اور نسیان غیر معصوم سے مقصود ہی اور کسی شخص نے عمداً جہوٹ پیغمبر خدا صلعم پر نہین کیا ہے حد غلط جو اوسنے یاد ہے مین سے کہتا اور بیان کرتا ہے لوگون سے ایسا سنا ہون حضرت رسولخدا سے پس اگر مسلمان جانتے کہ یہ حدیث غلط ہے تو البتہ اوسے قبول نکرتے اور اگر وہ راوی بہی جانتا کہ وہ حدیث غلط ہی تو البتہ وہ بہی روایت نکرتا

مرض موت مین بہی بمنزلہ وحی تہا یعنے کلام حضرت پیغمبر صلعم کا بیماریمین موت کی بہی مثل وحی کے ہوگا مین نے کہا کہان سے معلوم کہ وحی نہتا ساتہہ تمہاری اعتقاد کے حضرت رسول صلعم اوس حالت مرض مین واجب الاطاعت اور مرجع ضمیر منوی وَمَا يَنْطِقُ مین نہتی باوجود اوسکے کہ حق تعالے نے اپنی محکم کتاب مین نہی فرمائی ہے اس سے کہ کلام آنحضرت کو ساتہہ کلام غیر اوسکے کے برابر مت جانو اور پڑہنے غیر اوسکے کے تصور مت کرو اور مخالفت امر سے اوس سرور صلعم کے تحذیر اور تخویف اور تہدید ساتہہ عذاب الیم کے کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے مت پکارو پیغمبر کو یعنے مت بلاؤ پیغمبر کو درمیان مین تمہاری اپنے مثال پکارنے اور بلانے بعضے تمہاریکا ہی بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپسمین ایکدوسری کے بلانے پر تحقیق کہ جانتا ہی اللّٰہ اون لوگون کو جو کہ کراہت سے چہپ کر نکلجاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر پس چاہیئے ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین امر اور حکم سے اوسکے ہیہ کہ پہنچیے انکو فتنہ یا پہنچی اونکو عذاب دردناک انتہی مین نے اوسوقت اہل

تیسرا ایک شخص ہے جو اون مین سے ایک قسم ایک حدیث بہی کہ ایک کلام حضرت پیغمبر صلعم سے سنا ہو اور بعد کسی حکم کیا ہو اور اوسکے امر اور وہ شخص حاضر نہو جبکہ نہی اور منسوخ کرتے ہین اور یاد ہو اور منسوخ نہین جانتا اگر وہ جانتا کہ یہ منسوخ ہے تو البتہ قبول نکرتا اور اگر مسلمان جانتے کہ وہ حدیث منسوخ ہے البتہ اوسے ترک کرتے

اہل مجلس کو مخاطب کرکے کہا اي يارو ن ساتهہ آيہ کريمہ کے وَاَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ يعنے اور ديو شہادت واسطے اللہ کے اب شہادة دينا تم پر واجب ہي کسو اسطے کلمہ حق کے کہنے سے خاموش ہوئے اور چپ رہي ہو اور مضمون کلام معجز نظام وحي الہام حضرت سيد انام عليہ الصلوة والسّلام مين اور جواب ناصواب عمر خطاب مين تأمّل اور تفکر اور تدبّر غور کرو تمام حضار مجلس سے ايک نے پيش دستي کرکے استفسار اور استخبار اس مقدمہ کا کيا مين نے کہا ميري بحث اس مين ہي کہ جب ساتهہ اعتراف جامع احاديث صحيح بخاري اور مسلم اور غير ہما کے حضرت سيد الثقلين صلعم نے نہايت شفقت اور کمال رافت سے نسبت ساتهہ امت کے وقت رحلت کے دار محنت سے فرمايا اِئتُونِي بِقِرطَاسٍ وَ دَوَاتٍ اَکتُبُ لَکُم کِتَابًا لَن تَضِلُّوا بَعدِي اَبَدًا يعنے لاؤ ميري لئے کاغذ اور دوات تا لکہو مين واسطے تمہاري ايک کتاب کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد ميري کبهي انہي عمر خطاب کو يہہ خطاب مستطاب اچہا نلگا کيونکہ ملايم طبع اوسکے نہتا اس سبب سے اوس حضرت کو ساتهہ ہذيان اور ہجر کے منسوب کيا يعنے ساتهہ واہي بکنے اور بيہودہ کہنے کے نسبت دي اور وصيت لکہنے اور کاغذ اور قلم اور دوات لانے اور آلات کتابت لکہنے سے مانع ہوا اور نلانے ديا اسواسطے کہ جينے

ساتہہ سخن آنحضرت کے التفات نکی یہان تلک کہ آنسرور ؐ اس حرکت نا
لایق سے اوسکے نہایت رنجیدہ اور آزردہ ہوئے کہ باوجود خلق عظیم
کے انکو اپنے حجرہ طاہرہ سے اخراج کیا یعنی باہر نکالا اب تم سے
انصاف مطلوب ہے یعنی اب ہم تم سے انصاف چاہتے ہین کہ ایا وہ
کلام ہدایت انجام رشادت فرجام آنحضرت ؐ کا نفس الامر اور
حقیقت مین مانند ہذیان کے تہا جو عمر نے کہا تہا یا دلالت اوپر کمال
عقل اور شعور آنحضرت ؐ کے کرتا تہا سب نے بالاتفاق کہا حاشا و کلا
کہ اسطرحکے کلام آبدار کو ساتہہ ہذیان کے نسبت کرین ہم مین نے کہا ای
مسلمانون عتبہ بن ربیعہ کافر تہا اور باوجود شرک اور عناد اور عداوت کے
جو ساتہہ حضرت رسول ؐ کے جبلی رکہتا تہا اور وہان سے جو سخن دان اور
سخن فہم تہا ہرچند چاہا کہ کلام اوس جناب کو ساتہہ شعر اور کہانت
اور سحر اور مثل انکے نسبت کری خوف خدا سے نہین بلکہ ترس اور تشنیع
سخن سنجان روزگار سے جسارت اور گستاخی نہین کر سکتا تہا اور
کہتا تہا کہ کلام محمد ؐ کی شان ارفع اوس سے ہے کہ کوئی مثل آن خرافات
اور مزخرفات کے نسبت دیوی بخلاف خلیفہ ثانی کہ اوسنی ایسے کلام
بیہودہ پر جسارت کی ایک نے اون سب مین سے متفطن اور عاقل ہو کر
متفتن اور فتنہ انگیز سے استعلام اور استخبار کیا کہ ای مخدوم میری

منع کیا تہا سوال کرنے سے جیسا کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوال مت کرو ان چیزون سے کہ اگر ظاہر ہوگی تو وہ تم کو بد لگے گی اور جبکہ یہ آیہ نازل ہوئی تو ایک سوال کرنا ترک کیا

کرنے کی کیونکہ خدا نے ان کو صحابیون کو کچہ قوت نہی سوال رکہتے تہی اسواسطے کہ اگر اور تعظیم اور الحسن ہمین نہی اور ہر ایک چیز کی تحقیق سوال کرنے کی آنحضرت سے حضرت رسول کو بارہا اور وقت ان کے جان ای ابراہیم کہ صحابہ اور لاور اور نسب

اور ہمیشہ اس کے آرزو مین رہتی تہی کہ ایک اعرابی بیابان سے آوی اور سوال کرے تا کہ وہ سنین اور سنین ای ابراہیم میری باپ الصادق حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے روایت کی اور مین نے اپنے باپ سے سنا اوس حضرت نے اپنے جد بزرگوار حضرت علی بن الحسین ع سے روایت کی اور ان حضرت نے اپنے پدر بزرگوار جناب امام حسین ع سے اور حضرت امام حسین ع نے اپنے پدر امیر المومنین

میری حقیقت مین سچ کہو کہ عمر کیون منع کرنیوالا اوس وصیّت کا ہوا جو بحسب نفس الامر اور حقیقت مین ہوا اوسکو افادہ فرمائیے اور بیان کیجیے تا تشفی خاطر کی حاصل ہووی جواب دیا کہ چون حضرت رسول صلعم بموجب آیۂ کریمۂ کے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنے بول اے محمد صلعم یہی ہی اور اسکی سوا کچھ نہین ہی کہ مین بشر اور آدمی ہون مثل تمہاری انتہی وہ حضرت بہی جملہ بشر سے ہی اور لازمہ نفس بشر کا یہہ ہی کہ حالت احتضار اور مرض موت مین تغیر مزاج مین اور تبدیل ارکان بدن اور جوارح اور حواس اور قُوی مین راہ پاتی ہی یعنے ساری بدن مین خرابی اور خلل ہوتا ہی اور ایک حال سے دوسری حال مین ہوتا ہی اسلیئے خلیفہ ثانی رض ڈرا کہ مبادا اثنائے کتابت مین وصیّت نامہ حضرت رسالت پناہ کو بہی وہی حالت عارض ہوا اور کتنی چیزین لکہین کہ وہ مصلحت سے دور ہون اور موجب فتنہ اور فساد امّت کا ہو لہذا کہا بالفعل یعنے اس وقت کتاب خدا یعنے قران کہ بمصداق کریمۂ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ یعنے اور نہین ہی تر اور نہین ہی خشک مگر کتاب مبین مین یعنے قران شریف مین وہ سب بیان اور ذکر کیا ہی انتہی تمام وہ چیزین جو امت محتاج ہی اوسکی ہیچ اوسکے موجود ہی اور واسطے ہماری بس ہی اور کافی ہی بس وصیّت نامہ کے لکہنے کو

تحصیل حاصل جانا اور منع کیا میں نے کہا غلط کہتا ہی تو بلکہ اس معنی سے ورثا
کہ مبادا آنحضرت مقدمہ یوم غدیر کو اعادہ فرماویں اور ولایت اور وصایت
اور امامت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اور اطاعت
کتاب اللہ اور اپنی عترت طاہرہ کو واجب کریں اوپر ذمہ اور عہد
کبیر اور صغیر کے ثابت اور لازم گردانے اور مؤکد فرماویں اوس دن کے
وصیت کو لہذا عمر نے اسباب سے اعراض کر کے راہ انکار اطاعت
کتاب اللہ الناطق کی آگر یعنے حضرت رسولؐ جو کتاب اللہ الناطق ہیں
اونکی اطاعت سے انکار کر کے بولا ہم کو کتاب صامت بس ہی یعنے قرآن
حمید بس کرتا ہی اور ساتھ اس وصیت کے ہم کو احتیاج نہیں ہی بولا
کہ وہ اکثر اوقات واسطے مصلحت وقت کے حضرت پیغمبرؐ کو ظاہر کرنے
بعضے اسرار کے مانع ہوتا تہا جیسا کہ ظاہر ہونے میں حدیث مَنْ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کے دخل اور تصرف کرکے حضرت کا معارض
ہوتا تہا اور منع کرتا تہا کہ مبادا لوگ ساتھ اسی کلمہ کے مغرور ہو جاویں
اور دوسری عبادتیں نکریں اور حضرت رسولؐ کہنے سے عمر کے مکرر
متنبہ ہوئے ہیں میں نے مجال پاکر کہا کہ الحمد للہ تم آپ مقر ہوئے اور
مخالفت پر عمر کی قایل ہوئے اور ساتھ اس بات کے شہادت اور
گواہی دی کہ عمر ہمیشہ بموجب اپنی ظن فاسد اور گمان باطل کے اقوال

قوال اور افعال اور اعمال مین بلکہ نبوّت مین حضرت رسُول کی شک رکہتا تہا
اور صاحب صحیح مسلم وغیرہ نے تصریح ساتہہ اس معنی کے کی ہی کہ اوسکو نبوّت
مین حضرت رسُول صلعم کی ہمیشہ شک رہتا تہا جسطرحسے کہ نقل کی ہی کہ
قَالَ عُمَرُ مَا شَكَكْتُ فِي نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ كَشَكِّي يَوْمَ حُدَيْبِيَةَ
یعنے کہا عمر نے شک نہین کیا مین نے نبوّت محمد صلعم مین جسدن سے کہ اسلام
لایا مین جیسا کہ شک کیا مین نے روز حدیبیہ کے انتہی اور ظن بد بنسبت
ساتہہ حضرت رسُول کے مستلزم ظن فاسد کے ہی ساتہہ خدا کے اور
وہ نفاق محض اور شرک بحت اور موجب غضب اور سخط اور لعن اور دخول
نیران یعنی دوزخ اور سوء خاتمہ اور وخامت عاقبت امر ہی بمصداق
قولہ تعالے وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ
وَالظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا یعنے اور
عذاب کرے نفاق والون مردون اور نفاق والی عورتون کو اور شرک
کرنیوالے اور شرک کرنیوالیون کو گمان کرنیوالے ساتہہ اللہ کے گمان
برا اوپر ان گمان کرنیوالون کے ہی گردش برائی کی اور غصے ہوا اللہ
اوپر اونکے اور دور کیا اپنے رحمت سے اونکو اور تیار کیا ہی واسطے
اونکے دوزخ اور بری ہی جگہہ پہر جانیکے اونکے اور وہ دوزخ ہی انتہے

اور حاصل تقریر تمہاری سے ایسا ظاہر ہوا کہ ہنگام طلب قرطاس ہدایت
اساس یعنے کاغذ منگوانیکے وقت جو ہدایت کی جڑ تھی ذات بے بدیل
حضرت رسول رب جلیل اور عنصر بے عدیل اوس دلیل خیر السبیل اور
ہادی ملت خلیل صاحب صبر جمیل کے صلی اللہ علیہ وآلہ السیٔلا اور علیہ
اور زیادتی شدت مرض اور سختی بیماری سے مبرا اور پاک تھی یعنے
ذات مطہر مقدس حضرت رسولؐ کے شدت مرض سے اور سختی بیماری
سے مبرا اور پاک تھی یعنے بیماری نے آنحضرت پر زور نہین کیا تھا پھر اس
حالت مین اوس حضرتؐ کے قول کو قبول نکرنا اور موافقت امر اوس
سرور مین وقوع فتنہ خفتہ سے نڈرنا اور تصدیق آیہ تحذیر کا نکرنا تحذیر
یعنے ڈرانا اور حضرت خیر البشر کو مانند اور دوسری لوگون کے تصور کرنا
اور جاننا اور اپنے تئین مامور امر آنحضرت نجاننا اور اوسکی امت کو
اپنے حکم کے محکوم کرنا اور خلایق کو فتنہ مین ڈالنا اور کلام اوس حضرت
کو میزان عقل اور ترازوئے دانائی مین تولنا اور تبلیغ احکام آلہی سے
آزردہ اور رنجیدہ ہونا تبلیغ یعنے پہنچانا خدا کے احکام کا اور اپنے فہم
ناقص پر حمل نکرنا بلکہ وحی کو ساتھہ سحر اور جادو اور ہذیان کے نسبت
دینا اور اعتماد اور بھروسا قول اور فعل آنحضرت پر نکرنا اور ساتھہ
اوامر اور نواہی اوس حضرت کے اعتبار نکرنا اور اپنے ظن

ظن مستحسن کو یعنے گمان بد کو مستحسن جاننا اور آیہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
کو یعنے بتحقیق کہ بعضے گمان گناہ ہین انتہی نہ سننا ہو اجاننا اور سود اور
زیان اور نفع اور نقصان مین فرق نکرنا اور پیچھے ہوائے نفس ناقص اپنے
کے جانا اور چلنا یہہ سب دلیل اور علامت ہین اوپر ہونے ایمان و نکے
اور اوسکے اعوان اور انصار کے نعوذ باللہ من ذلک فاعتبروا یا اولی
الابصار قال اللہ تعالے وَمَنْ یَعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ
یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ یعنے پناہ لیتا ہون
مین ساتھ خدا کے اوس سے پھر عبرت اور پند لیوا اے صاحبان بصیرت
اور بینائی کہا خدائے بزرگ نے جو کوئی کہ نافرمانی کرے یا کریگا خدا کی
اور اوسکے رسول کی اور زیادتی کریگا اور تجاوز کریگا اور چھوڑ دیگا اوسکے
حدود اور حدون کو داخل ہوگا وہ یعنے جاویگا وہ آگ مین یعنے جہنم مین
ہمیشہ بیچ اوسکے اور واسطے اوسکے ہی عذاب خوار کرنیوالا انتہی دوسری
یہہ کہ اس مقام مین استدلال تمہارا ساتھ آیہ شریفہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
کے ہے یعنے بول اے محمد صلعم کہ سوا اسکے نہین ہے کہ مین بشر مثل تمہارے ہون
توجیہ ناموجہ ہے بنا براسکے کہ عمر بعد واقعہ ہایلہ ہونے حضرت رسالت پناہ
کے تیرھوین برس تلک کہ عقد نحس ہے جیتا تھا کسو اسطے اوس نے آپ
اسطرحکے توجیہین اور تاویلین نکین جو تو کرتا ہے کہا ہر چند اوسنے اظہار

اظہار نہین کیا ولیکن یہہ بات اوسکی نیت مین تہی مین نے کہا اوسکے اسرار
ضمایر پر یعنے دلکے بہیدون پر تمکو کالنسے وقوف حاصل ہوا وحال آنکہ
حضرت رسالت پناہ صلعم جو بہترین کاینات سے ہین موجب آیہ کریمہ کے
وَاِنْ یَقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ یعنے اگر کہین توسن انکے قول کو انہی مافی
الضمیر بعضے منافقین کے اوپر یعنے جو کچہ کہ بیچ دلو بعضے منافقون کے تہا
کما ینبغی اطلاع نہی یعنے جیسا کہ چاہئے تہا ویسے اطلاع نہین رکہتی تہے
تجہی کیونکر عمر کے دلکا حال معلوم ہوا کہ اوسکی نیت مین کیا تہا بولا
پہر تمہاری اعتقاد سے یعنے آیہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے کیا ہین مین
نے اوسکے جواب مین کہا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ یعنے آیا پس ایمان لاتے ہو ساتہہ بعضی کتاب کے اور کافر ہوتے
ہو ساتہہ بعضی کے پہر نہین جزا جو کریگا اوسکو تم مین سے مگر خواری
بیچ دنیا کے اور روز قیامت کے پہیرے جاوینگے طرف سخترین عذاب کے
اور نہین ہی خدا غفلت کرنیوالا جو کچہ کے کرتے ہو انہی کہا تم متہم کہتی
ہو یعنے بات چہپی ہوئی کہتے ہو ساتہہ کون سی آیہ قران کے مین نے
کفر کہا مین نے کہا آیہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ کو سنا اور یُوْحٰی اِلَیَّ کو بہول

کو بہول جانا اور وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ کو یاد نکرنا اور خطاب خدا کو ساتھہ
رعایت اس خطاب کے منظور نرکہنا اور کلام الٓہی کو ساتھہ قول واہی عمر کے
منسوخ جاننا اور جادہ صراط مستقیم شرع انور سے لغزش کرنا اور حضرت
رسول ﷺ سے منحرف ہونا اور رستا مخالفت اوسکیکا چلنا اور اولاد
گرام اوسکی سے دشمنی اور عداوت کرنا اور ساتھہ عمر خطاب کے ملنا اور
دوستی کرنا اور اوسکے قول کو اوپر قول حضرت رسول خدا کے ترجیح اور
زیادتی دینا اور اس بات کی قباحت کو نجاننا اور نہ سمجھنا اور ہلاک
ہونے میں اپنے نفس کے کوشش کرنا تم سے جو فضیلت اور فضیحت میں
فرق نہین کرتے ہو بعید اور بدیع نہین ہے شعر این خیال دیو در دلہای کج
میرود چون کفش کج در پای کج یعنی یہہ خیال دیو کا یعنے شیطان کا
تیڑہے دلون مین جاتا ہے مانند جوتی تیڑہی کے پیر تیڑہے مین اتہی
اور بیچارہ عمر کو اپنے غایت جہالت اور گمراہی اور نہایت غفلت
اور بیرائی ساتھہ کلمات باطلہ بے مغز کے اور موہومات یعنے واہیات
عاطلہ بی اصل کے رسوائے خاص اور عام کے کیا تمنے اور یہہ دوستی
نشناس کی ہے نہ ناس کی یعنے ایسی دوستی شیطان کی ہے نہ آدمیون
کی ع دشمن دانا بہ از نادان دوست دشمن دانا کہ بی جان بود
بہتر ازان دوست کہ نادان بود یعنے دشمن دانا اچھا ہے

نادان دوست سے یعنے دشمن دانا جو بہی جان کے ہوا چہا ہی اوس
دوست سے کہ نادان ہو انہی ڈالی سے ڈالی پر اوڑکر ہولا کہ اسلئے
جو عمر وزیر رسول بے نظیر کا تہا تدبیر اس امر خطیر کی منع تحریر وصیت
مین دیکہی ہوگی مین نے کہا کہ اگر یہہ تعصب کا بیچ سے اوٹہ جاوے
اور لطافت طبیعت کی ساتہہ نظافت نفس کے ملجاوے اور ہوش
ساتہہ دامن ادراک کے لٹکایا جاوے اور زہر عصبیت کا کام
مار اوبار سے نکالا جاوے تو رتبہ جلیل القدر وزارت آنحضرت کا
ہی ساتہہ حکم آیہ کریمہ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي أَخِي هَارُونَ
یعنے اور کر واسطے میری ایک وزیر میری اہل سے بہائی میری ہارون
کو انہی مادہ اور حق اور شان مین حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی
طالب ع کی جو ساتہہ موافق حدیث یا علی انت منی بمنزلة هارون
من موسیٰ کے یعنے ای علی تو مجہسے بیچ مرتبے اور منزلت کے مثل اور
مانند حضرت ہارون کے موسیٰ سے ہی یعنے جیسا کہ مرتبہ حضرت ہارون
کا تہا ساتہہ حضرت موسے کی ویسا ہی مرتبہ تیرا ہی ساتہہ میری
انہی صاحب مرتبہ ہارونی حضرت علی ع ہونگے نہ عمر اور یہہ محقق
ہی کہ قدما تمہاری عمر کو جملہ ندما حضرت رسول سے نہیں گنتے
اور جانتے ہین بلکہ عبارت صحیحین سے ایسا مستفاد ہوتا ہی کہ اعتقاد

که اعتقاد سے عبد الله بن عبّاس کے یہہ تدبیر خالی مکر اور تزویر نہی بلکہ وہ
لکہنے اس وصیّت کو ایک مصیبت عظیم اور اذیّت وخیم جانتا تہا اور
سیاق کلام خبر اور ارباب اثر اور اصحاب سیر رحمہم الله کا مشعر اوس
اوسکے ہی کہ اول فتنہ جو اسلام مین حادث ہوا عمر کے مخالفت تہی اور
عبارت محمد شہرستانی کی جو صاحب کتاب ملل ونحل ہی مؤید اور
مدد دینے والی اس مقصد اور مقصود کی ہی پس بانہہ اتفاق جمہور
اور تمام متقدمین اور متاخرین کی ثابت ہوا کہ عمر باعث اور سبب
واقع ہوئے فتنہ عظیم کا ہوا قَالَ اللهُ تَعَالَی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ الْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ
اللهُ مَنْ اَیْقَظَهَا یعنے کہا خدائے بزرگ نے اور فتنہ سخت تر اور شدید
تر ہی قتل سے اور کہا حضرت نبی صلعم نے یعنے فتنہ سو رہا ہوا لایا سوتا ہی
لعنت خدا کی اوس پر جو کہ جگاوے اوسکو انتہی پس طبع سلیم فرماتی ہی
کہ فتنہ سوئے ہوئے کو جگانا نہایت فعل قبیح ہی نہ محمود اور عقل
اور نقل کی رو سے وَزُیِّنَ ذٰلِکَ فِی قُلُوبِکُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَکُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا یعنے اور زینت دیگئی اوسکی بیچ تمہارے
دلونکے اور گمان کئے تمنے گمان بد اور تہے تم قوم ہلاک کئیے
گئے انتہی پو لا قصد دلکا معتبر ہی اور اس باب مین ارادہ عمر کا

هدایت خلق تهی نه غوایت اور ضلالت پهر اگر ساتهه قضا اور قدر کے خلائق بیچ ضلالت کے پڑی هووی تو تقصیر اوسکی کیا هی بلکه وه بموجب حدیث اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے یعنے سوا اسکے نهین هی که تمام عمل وابسته هین ساتهه نیتون کے ثواب سے اجتهاد کی محروم نهوگا هین نے کهها اعتقاد اهل حق کا یهه هی که اگر عمر اور تبعه اور پیرو اوسکے مانع نهوتے اور حضرت کو ساتهه اپنے حال کے چهوڑ دیتے اور اوس اجتهاد سے جو مقابل نص کے هی باطل اور زهر قاتل هی احتراز کرتے تو تمام امت بحکم آیه کریمه مَا اٰتٰیکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰیکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کے یعنے جو کچهه که دیا تمکو رسول نے پس لو تم اوسکو اور جس چیز سے که نهی کی تم کو اوس سے پس باز رهو تم انتهی انقیاد امر اور امتثال مثال آنحضرت کے کرتے اور بموجب اوس لکهیکے عمل کرتے اوس صورت مین هرچند قول مانند بول اور اجتهاد باطل اور اعتقاد عاطل عمر کے تمام امت فتنه مین اور فساد اور ضلالت مین پڑتی باوجود اسکے امید نجات کی رکهتے هین کسلیئے که بیچ اوس سرگشتگی کے عند الله معذور رهتی بنابر اسکے ساتهه اطاعت آنحضرت کے مامور رهتی اور اگر عمر اپنے تئین بیچ اطاعت مخبر صادق صلواة الله وسلامه علیه کے مکلف جانتا تو اپنے قدم بحث کو وادی خلاف آنحضرت مین

آنحضرت مین نزکہتا بولا ایسا ہووی یعنے بہت کر کے ایسا ہووی کہ
راہ شفقت اور رأفت سے ساتہہ تصدیع اور زحمت پیغمبر کے راضی ہوا
ہووی مین نے کہا وہ مدفوع ہی ساتہہ اوسکے قول کے جو کہا ہی
عمر نے اِنَّ الرَّجُلَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ لَيَهْذُو وَيَهْجُرُ یعنے بدرستیکہ
یہہ شخص زیادتی کی ہی اوپر اسکے درد نے اسلیئے ہذیان کہتا اور واہی
بکتا ہی بولا لانسلم یعنے ہم قبول نہین رکہتے اور کرتے ہین کہ ہجر کے معنے ہذیان
اور بکنے کے ہون بلکہ معنے ہجرت کے ہین کہ مفارقت ہی مین نے کہا
اہل لغت نے کسی کتاب مین لفظ ہجر کو معنے مہاجرت کے بعتبیر اور بیان
نہین کیا ہی مگر یہہ کہ تم اس معنے کو واسطے اس لفظ کے آج وضع
فرماتے ہو اور پوشیدہ نہین ہی کہ اس طرح کی توجیہات رکیکہ
کو یعنے اسطرحکی بلکی بیانون کو اصطلاح عرفا مین بدتر گناہ سے کہتے
اور جانتے ہین اور عجب ہی بعضے فقیہون سے کہ واسطے اصلاح
ناوانی بعضے ناوانون کے جو بہت اہتمام کرتے ہین اور پورا نہین
کرتے ہین اور ناتمام چہوڑ دیتے ہین اور عبث اپنے تئین معرض
انفعال مین ڈالنا یعنے عبث اپنے تئین شرمندہ کرنا وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ اسْتَحْوَذَ
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

یا اہلبیت حضرت کے اور اونکی بغض
اور اونکی ہجو مین اور قصیدہ
اور مطاعن اور اونکے غلط کرنے
اجتہاد مین اور عمل کرنا
قیاسی کے اور یہہ سب باتین
حاضران مجلس پر ظاہر ہین
ثواب ہو واسطے

الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون یعنے اور وے گمان کرتے ہین
بتحقیق کہ وے کرتے ہین اچھا آگاہ ہو بدرستیکہ وے وے ہین جھوٹے
غالب ہوا اوپر انکے شیطان پہر بہول گئے وے ذکر خدا کو یعنے
یاد خدا کو وہ لوگ گروہ اور تولاہی شیطان کا خبردار اور آگاہ
ہو بدرستیکہ تولا اور گروہ شیطان کا وے ہین خاسر اور زیان کار
یعنے ٹوٹا کرنیوالے انتہی پس بمضمون ایک الکلام کے کہ الغریق یتشبث
بکل حشیش یعنے ڈوبنے والا لیتا ہے ساتھہ ہر ایک گیاہ خشک کے
اسباب کو سنکر ہوا نہایت عناد اور دشمنی جبلی اور ذاتی رافضی
لوگ جو ساتھہ عمر کے رکھتے ہین تتمہ کلام اوسکے کو جو دلالت کرتا ہے
اوپر نہایت حسن عقیدت اوسکی کے نہین دیکھتے اور پڑہتے ہین
اور وہ یہہ ہے کہ عندنا کتاب اللہ حسبنا یعنے پاس ہمارے
قرآن خدا کا بس ہے ہمکو انتہی مین نے کہا ایک خبر یعنے اندھا جو
ساتھہ اعتراف خصم کے مسایل ضروری سے آگاہ ہوئے اور جواب
مین ایک عجوزہ یعنے بڑہیا کے عاجز ہوئے اور رکھکر منبر پر علی
رؤس الاشہاد نزدیک ایک جماعت عام کے ساتھہ آواز
بلند کے کہے الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنے
سب لوگ دانا اور فقیہ تر ہین عمر سے یہان تلک کہ بی بیان

بی بیان ہیچ پردون کے انہی ایسے شخص کی طاقت نہین ہی کہ دم ماری
اور کہے عِندَ نَا کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا جواب دیا کہ شاید یہ کلام
کو تواضع اور کسر نفس کی راہ سے کہا ہوگا مین نے کہا شاید کو اس
بحث مین کچہ دخل نہین ہی بنا بر اسکے کہ ابتدائے آفرینش عالم سے
تا انقراض عالم تک کوئی بشر متواضع تر حضرت خیر البشر صلعم سے
نہتا اور نہوگا جبکہ آنحضرت نے اپنی مدت عمر شریف مین اس قسم
کی تواضع اور کسر نفس نفرمائی ہووے پہر عمر نے بہ نسبت کونسے
پیغمبر کے عمل کیا بولا مگر یہ شکست نفس کے گناہ ہی مین نے کہا آیا کفران
نعمت الٰہی کی موجب آیہ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیْدٌ ط
اور اگر نافرمانی کروگے تم تو بدرستیکہ عذاب میرا البتہ بہت سخت
ہی انہی کے موصل ساتہہ عذاب شدید کے ہی یا نہین بولا ہان مین
نے کہا پہر کیون عمر نے ساتہہ خلاف آیہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
یعنے اور جو نعمت ہی پروردگار تیرے کی پس بیان کر کہ بیان کرنا
نعمت کا شکر منعم کا ہی انہی ساتہہ کتمان نعمت یعنے چہپانا
علوم اپنے کا جو فاضلترین اور زیادہ ترین نعمتہائے الٰہی کے ہی
اقدام کیا اوسکا جواب کیا ہی بولا عدم علم ہمارا ساتہہ اوسکے
علوم کے مستلزم جہل اوسکے کا نہین ہی مین نے کہا بر تقدیر تسلیم

کی اگر خصم کہی کہ دعوی بی بیّنہ اور بُرہان کے مقبول نہین ہی اسلیئے کہ تم گذرا
ساتہہ اعتقاد تمہاری کے وہ دانشمند تہا پہر تم پر لازم ہی کہ موافق
اپنے دعوی کے ایک دلیل لاؤ اور شمّہ یعنے تہوڑا سا بیان فرماؤ کو
کوئی دعا اور مناجات جوکہ اوس سے سنے ہوا ور منقول ہو ظاہر
کرو تا لوگون پر واضح اور ظاہر ہووی کہ علوم اوسکے کس درجے
پر تہی اور جو کچہ کہ کتب تواریخ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی یہہ ہی
کہ اپنی ساری عمر مین چاہتا تہا کہ سُورۃ البقر کو حفظ اور یاد کری
اسلیئے کہ اوسکو قوت اور طاقت نہتی کہ یاد اور حفظ کری نکر سکا
پہر اوسکے وجود علم پر کونسی راہ سے استدلال ہو سکتا ہی کہی جبکہ
سلسلہ مذاکرہ کا یہان پر پہنچا مبہوت مطلق ہوا اور رنگ روکا
جاتا رہا تب مین نے دیکہا کہ آثار انفعال یعنے علامتین شرمندگی کی
اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوئین اپنے زبان کو ساتہہ کلمہ سکوت
کے جو موجب رضا کا ہی جاری کیا مین نے باز سر سخن پر جا کر مناظرہ
کو نئے سر سے شروع کیا اور کہا مین نے سچ کہو اور مُداہنہ مت
کرو یعنے جہوٹ مت بولو آیا حدیث صحیح اُبُوّتِی بُقر طاس جوکہ پہلے
گذر چکی ہی ساتہہ تمہاری اعتقاد کے بمنزلہ وحی تہی یا نعوذ باللّہ بی گواہ
اور دلیل کے بیہودہ وادی خطرناک غوایت کے رکہکر عمر کے قول

الی امیر المومنین علی
ابن ابی طالب یعنے جو کوئی
کہ ارادہ کری یعنے چاہی ہم
کہ دیکہی طرف آدم کے اور
علم مین اور طرف نوح کے اور
تقوی مین اور حضرت ابراہیم کے
حلم مین اور
کیطرف اور موسی کے طرف اور
ہیبت مین اور عیسی کے
اور عبادت مین پس دیکہی
وہ طرف امیر المومنین علی ابن ابی
طالب کیطرف

قول کی تصدیق تم نے کی اور استغفر اللہ اپنے پیغمبر کے بکنے اور ہذیان اور ہجر
پر حمل اور گمان کیا اور اس سے تصدیق ایک کی اور تکذیب دوسرے کی
لازم ہوتی ہی یعنے ایک کو سچا جاننا اور ایک کو جھوٹا جاننا لازم
آتا ہی پس اگر عمر کے قول کو سچا جانیے اور تصدیق کریں تو تکذیب
حضرت رسول خدا صلعم کی ہوتی ہی کہ وہ مستلزم کفر ہی اور صورت
شق ثانی مین یعنے اسکے برعکس جھوٹا جاننا اور تکذیب کرنا عمر کا ہی
اور یہی اپنا مطلب اور مقصد ہی اور مدعا ہمارا ثابت ہی مگر یہہ
کہ تم حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کو اوس حالت مین ساتھہ خلاف
عقاید جمہور اہل اسلام کے مسلوب النبوۃ قرار دو یعنے اوسوقت مین
جو حضرت رسول نے کاغذ اور قلمدان منگوایا تھا تم پیغمبر نجانو اور
نبوۃ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ سے سلب کرو جبکہ کلام یہان
پر پہنچا پھر جواب مین عاجز ہوا بعد بہت سے فکر اور تدبیر کے سر اوٹھا
کر بولا اسلئے کہ عمر کے شان مین ہمارے نزدیک اَلَّذِي كَانَ
رَاْيُهٗ مُوَافِقًا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ یعنے کہ تھی رائے اوسکی موافق
ساتھہ وحی اور کتاب کے ایسا وارد ہی اقل مرتبہ خالی اجتہاد سے
نہو گا صواب اس مین دیکھا کہ آلات کتابت کو حاضر نکریں یعنے
کاغذ اور دوات اور قلم وغیرہ کو نلانے دیا مین نے کہا ہر گاہ ساتھہ

اعتقاد تہارا یکہ رائ اوسکی ساتہہ وحي اور قران کے موافق ہتي پہر کیون
ساتہہ اعتقاد تمہاري فضلاؤن اور علماؤن کے بہتر مرتبہ مسایل شرعي
مین چوک اور غلط کیا اور بعد اسکے ہر بار اور ہر دفعہ حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام اوسکو آگاہ اور خبردار کرتے تہي کہتا تہا لَوْلَا عَلِيٌّ
لَهَلَكَ عُمَرُ یعني اگر نہوتے حضرت علي علیہ السلام تو ہلاک ہوتا
عمر مگر یہہ کہ قایل ہو بعضي وحي سے ساتہہ غلطیکے یعني بعضے وحي اوسکي
کو غلط جانتا ہو لا لازم نہین ہي کہ رائ مجتہد کی سبب جاے پر صایب
اور مضبوط ہووي اور مقرر ہي کہ اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِي وَیُصِیبُ یعني
مجتہد خطا کرتا ہي اور صواب کرتا ہي ممکن ہي کہ خلیفہ ثاني نے ہا نحن
فیہ مین خطا کي ہو مین نے کہا اجتہاد مفید ظن ہي کسواسطے کہ مآل
اجتہاد کا یعنے انجام اجتہاد کا کہ ظن صرف اور گمان محض ہي سوا ساتہہ
ظن پہرتا نہین ہي یعني گمان پہرتا ہي طرف گمان کے اور حق تعالی
قرآن مجید مین فرماتا ہي اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنے
تحقیق کہ ظن اور گمان مستغني اور بي نیاز نہین کرتا ہي حق سے
کچہ بہي ہو لا تضلیل صحابہ کرنا یعنے صحابہ کو گمراہ تہرانا اور ان کو ساتہہ
خطا کے نسبت دینا ضلالت محض ہي باوجود اسکے کہ اہل قبلہ
قاطبہ کو ساتہہ غوایت کے منسوب کرنا غوایت بحت اور

اور محض ہی تکلیف اور کسطرح سے صحابہ کبار حضرت رسول مختار
کو مہاجر اور انصار سے نسبت دینا درست ہوگا مین نے کہا
ادائی حسن تقریر سے کفر اوس جماعت کا ثابت ہوتا ہی
کہ کمال بے باکی بلکہ ناپاکی سے طایفہ شیعہ امامیہ کو جو مذہب
انکا منسوب ہی ساتہہ اہل بیت عصمت اور طہارت حضرت
سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کے اقلاً اہل قبلہ
سے ہی نجانا اور نگننا بلکہ واجب القتل والاحراق جانتے ہین یعنے
قتل کرنا اور جلانا اونکا واجب جانتے ہین اور شارح عقاید
نسفی جو ایک علماء معتبر اہل سنت جماعت سے ہی باوجود
اسکے کہ نام اوسکا عمر تہا اس فرقہ شیعہ کو یعنے اس فریق
سالک خیر الطریق کو کبار اور بڑی فرق اسلام سے جانتا
ہی کیون تکفیر کرتے ہین اور کافر جانتے ہین اور شاربان
شراب رحیق روضات الجنات محب اہل بیت سید
کائنات علیہم افضل الصلوۃ واشرف التسلیمات کے ہرگز
کافر ہوگے بنابر اسکے کہ یہہ قوم عالی درجات بحکم حدیث
متفق علیہ کے مَثَلُ اَهلبیتی کمَثَلِ سفینةِ نوحٍ مَن رکبَ فیها
نجی وَمَن تخلّفَ عنها غرق کے یعنے مثال میری اہلبیت کی

مثال کشتی نوح کی ہی جو کہ سوار ہوا ہیچ اوسکے نجات پائی اوسنے
اور جس نے کہ خلاف کیا اوس سے ڈوبا وہ انتہی راکبان سفینہ
نجات اور تابعان ائمہ ہدی علیہم السلام ہین بولا قول بعضے
محققین کا مجتہدین پر سند اور حجت نہین ہوتا مین نے کہا ای عزیز
میری ہر چند یہہ جواب مطابق میری سؤال کے نہین ہو سکتا ہی
ولیکن ہر گاہ تم واسطے رعایت اپنے مقتدا کے نص آیہ وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوٰى کو تصدیق نہین کرتے اور سچا نہین جانتے ہو اور ہم بہی
اگر ان جہلات اور مزخرفات تمہاریکو تعظیماً لنفس الرسول تکذیب
کرین کچہ باک اور پروا نہین ہی اور جبکہ نزدیک جمہور اہل اسلام
کے اجتہاد جمیع علماء کامل اور فضلاء فاضل کی مقابل مین نص کے
باطل ہی پس اجتہاد شخص نا مشخص کی جو کہ ترسیج اس مجلس کے
لسان حال سے ساتہہ اوسکے جہل کے اعتراف اور اقرار کیا ہو
ہیچ کون سے حساب اور شمار رکہے ہی اور جو کوئی کہ خلاف نص
قران کے امورات مسایل شرعیہ مین بموجب آیہ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا
اَنزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ کے کافر ہی یعنے اور
جو کوئی حکم نکرے ساتہہ اوس چیز کے کہ بہیجا اللہ تعالے نے پہر
وہ لوگ وہی کافر ہین انتہی جواب اوسکا کیا ہی بولا شہ

بولا نشر ذمہ قلیل کو یعنے ایک چھوٹے ٹولے کو سزاوار اور لایق نہین ہے
اور نہین پہنچا ہے کہ تکفیر اور جمّ غفیر اور طعن بیچ عقاید جمعی کثیر طایفہ
اہل سنّت وجماعت کے جو طنطنہ صیت اسلام انکے کا بیچ کرہ اثیر
کے پہنچا ہے بلکہ دبدبہ کوس عقیدت انکے کا چرخ دوّار سے گذر
گیا ہے کرنے ہو جو کفر ہے حال آنکہ نور بیضہ اسلام اور نفاذ گوہر
ایمان کا مانند ضیاء بیضاء کے شرق اور غرب مین ساتھہ وجود
انکے کے رونق اور رواج پایا ہے مین نے کہا حقیقت اور نفس
الامر مین کافر وہ شخص ہو سکتا ہے کہ تصدیق براہین باہرہ فرقانی
کی جو محمدت اور منقبت مین قلّت اور کمی کی اور مذمّت اور منقصت
مین کثیر کی نزول ہوئی ہین نکرے جیسے قولہ تعالے مثال قلت مین
وَقَلِیلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ وَقَلِیلٌ مَا هُمْ وَمَا آمَنَ مَعَهُ
اِلَّا قَلِیلٌ اور غیر ذالک اور مذمّت کثیر مین قولہ تعالے عزّ وجلّ
وَاِنَّ کَثِیرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ یَجْهَلُونَ
وَلَا خَیْرَ فِی کَثِیرٍ مِنْ نَجْوٰهُمْ وَنَظَائِرُهَا مِمَّا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصیٰ
وَلَا یُمْکِنُ اِنْکَارُهَا یعنے اور قلیل یعنے تھوڑے میرے بندون
سے ہین شکر کرنیوالے اور قلیل ہین جتنے وے ہین اور ایمان نہین
لائے ساتھہ اوسکے مگر قلیل اور بتحقیق کہ بہت لوگون سے البتہ فاسق

ہین اور ولیکن اکثر انکے جہالت کرتے ہین اور نہین خبر کیے بیچ کثیر کے انکے
بخوبی سے اور نظیرین ان آیتون کی بہت ہین جو کہ گنتی اور پر حساب سے
باہر ہین اور ممکن نہین ہی کوئی اِنکا انکار کری انتہی اور اقتباس انوار
حقایق حدایق معانی اوسکی کا موافق مدعائے سبحانی کے مشکوۃ نبوت
کبریٰ سے نہین کیا بمحض بتسویلات شیطانی اور تلبیسات نفسانی
اور موہومات نعمانی کے مغرور ہوئے بولا آیا اہل قبلہ کو بے دلیل
اور برہان کے ہو سکتا ہی سلک کفار مین گِننا یعنے اہل قبلہ
کو کافر کہہ سکتے ہین مین نے کہا معارض انکے کفر کو ساتھ دلیل
قران اور حدیث کے ثابت کرتا ہی اما قران سے یہہ کہ تہدید اور
وعید یعنے ڈرانا اور وعدہ دینا داخل درک اسفل مین یعنے پائین
ترین اور پست ترین طبقہ جہنم مین اور وعدہ ساتھہ قبول نہونی ؛؛
معذرت اور عذر منافقین کا قیامت مین ظاہر اور مقرر ہی
اور کفر یہود اور فجرہ نصاری یعنے یہودیون کے سب کافر
اور نصاراؤن کے سب فاجر بحکم آیہ کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ
نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے یعنے آیا نہین
دیکھتا ہی طرف اونکے جو منافق ہوئے ہین کہتے ہین اپنے بہائیون
کے لیئے وی جو کافر ہوئے ہین انتہی انکے چھوتے بہائی ہین کوئی

کوئی بھی ان مین سے بلکہ کوئی بھی باغیون اور طاغیون سے مانند ثمود
اور عاد کے بلکہ فرعون اور ہامان اور نمرود اور شداد اور مثل انکے با
وجود دعوی الوہیّت کے عذاب درک اسفل اور سجن سجّین مین یعنے
زندان اور قید خانہ جہنم اور دوزخ مین ساتھہ انکے شریک اور سہیم
ہوگا اور یہہ دولت مند ساتھہ اپنے اتباع اور اقران اور اعالی
اور اسافل کے یعنے ساتھہ اپنے پیرؤن اور برابر والون اور ہم سنون
اور بڑون اور چھوٹون کے ساتھہ اون منزلون مبارکون کے مخصوص
ہین اور ہونگے ولیکن بموجب حدیث متواتر کے کُلُّھُمْ فِی النَّارِ
اِلَّا وَاحِدَۃً یعنے سب آگ مین ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ ناجی
ہی ہفتاد اور دو فرقون سے اور ہر ایک دین اور ملت حق
مین ساتھہ اپنے اعتقاد کے اپنے تئین برگزیدہ تر دوسری سے
جانتا ہی اور سب قران پڑہنے والے اور حدیث جاننوالے اور
اہل قبلہ ہین سب معذّب اور مخلّد فی النار ہونگے اور دعوی صحابیت
اور افضلیت کا بغیر تقوی اور طہارت کے اور خوف اور خشیت
کے کافی اور بس نہین ہی اور ایمان محقق نہین ہوتا اِلّا ساتھہ
اطاعت برگزیدگان بارگاہ احدیت اور معتکفان درگاہ صمدیت
کے اور حدیث حوض کے جو صحیحین وغیرہما مین ساتھہ کئی طریق

طریق کے منقول ہے مؤید اور مدد دینوالی اس مقصد اور مقصود
کی ہے پہر حاصل کلام سے مفہوم اور معلوم ہوا کہ معنی کفر
کے امتناع اور منع کرنے مین امر اور حکم واجب الاتباع پادشاہ
مطاع کے یعنے صاحب شریعت اور اوصیاء کرام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ کے ہے جبکہ سر رشتہ مناظرہ کا یہان
تلک پہنچا کچہ تہوڑا اثر لزل اور لغزش کی اور کہا کہ عمر نے جو
عمر عزیز اپنی کو خدمتگاری آنحضرت مین صرف کی ہوگی ساتہہ
اس ایک کلمہ کے استغفر اللہ اوسکو کافر جانئیے مین نے
کہا مانع اس امر کا کیا ہے جبکہ ابلیس لعین باوجود اوس
تقرب بارگاہ احدیت کے اور وفور علم اور کثرت عبادات
کے ساتہہ ترک کرنے ایک امر آلہی کے اور کہنے کلمہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ
کے یعنے مین اچہا ہون اوس سے مردود اور مطرود اور
ملعون درگاہ حضرت الہ کے ہووے پس اگر عمر نے بہی اوپر
اس تقادیر کے کہ ساری عمر مین ایک بار ترک فرمان برداری
کی ہو اور مخالفت قول حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ
کی کی ہو اطاعت آلہی ہے موافق قول خدا کے وَمَن یُطِعِ
الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ یعنے اور جس کسی نے کہ اطاعت

بیعت کی ہو اور اول البتہ ہو کر امام سقیفہ بنی ساعدہ مین کسی فاسق دوسرون پر بن سعد اور خالد بن ولید اور اور اسید بن حضیر اور بشیر بن جراح اور سالم مولی ابو حذیفہ اور اعانت عمر اور ابو عبیدہ جاری کیا ہووے ساتہہ اختیار فلتوی اپنی آخر اپنی زبان پر موافق اور معنی لوکانہم پر

کہلاوی اور اکثر اوقات کرتا تہا پس یعنی کہا دی فروشی اور بزازی اور چنانچہ خطی کرکے گذران کی ہوا اور اوسکا باپ زمان جاہلیت مین مردور اور پیر مائدہ عبداللہ بن جدعان کے منادی کرتا تہا تا کہ لوگ جمع ہوویں تہی وا سطے کہا نا کہانے کے یعنی طعام کہانے کے اور پیس وا سطے اوسکے اور نیتی تہا انکا او مائدہ انکا یعنی جہوٹا اور زبان خلافت ویتے تہی اور شکر تا تہا لوگ مین بہی خیاطی اور نیت اور بیچ انکار اور مذمت کرتے تہی ابراہیم ابن روایت کی ہے کہ ایسی شخص کو خلافت نبوت پر مقدم کرتے ہیں یا

کسری اور اوسکو بعد حضرت رسول خدا کے یہ گمان کیا فاسقون نے متعام ارشد کرتے ہین مستحق اور عمر کے خلیفہ اور قائیم اور اللہ علم فضلیت اوسکا جانیں عند اللہ اور ہونے اوسکو سبب ابراہیم بعد اوسکے جو اوجود ثبوت ...

که اطاعت کی رسول کی پس تحقیق که اطاعت کی الله کی انهی ساتهه
اوسکے منوط اور مربوط اور وابسته هی یعنی اطاعت رسول
منوط اور مربوط اور وابسته هی ساتهه اطاعت خداکے
یعنی جسپر که اطاعت خدا واجب اور لازم هی اوسپر
اطاعت رسول بهی واجب اور لازم هی اور ساتهه
کهنے ایک کلمه بے ادبی کے بنسبت بجناب پیغمبر صلی الله علیه واله
کے البته کافر هو گیا هوگا تعجب نهین هی کسواسطے جبکه موافق
آیه وَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً
عَلَى الْخَيْرِ اُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ کے یعنے
اور جبکه گیا اون سے خوف اور جاتا رہا ڈرتب آزرده کیا اور سخن
سخت کهی تمکو ساتهه زبان تیزکے آماده اور مهیا اور تیار رهوے
اوپر خیر کے وه گروه ایمان نهین لائے پهر حبط اور ضبط کیا الله
نے یعنی باطل اور ضایع کیئے الله نے اونکے اعمال کو انهی جبکه
حضرت باریتعالے نے بسبب نهونے ایمان ایک جماعت کے عهد
اور زمانے مین اوس حضرت کے جو بحسب ظاهر کے مسلمان
تهے اور مؤمنون کو ساتهه سخن بد اور زشت کے اور کلمات
ناشایست کے کاٹتے تهے اور اذیت دیتے تهے گواهی

يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ یعنی ای رسول پهنچا جو بهیجا گیا اترا هی ... پس اگر نهین کریگا تو پس نهین پهنچایا تو نے اونکی رسالت کو انهی لوگون کو

لوگون کو پہنچا یا بعد اسکے حضرت رسول خایف تہی پہنچانے سے تب یہہ آیہ واللہ یعصمک من الناس یعنی خدا بچاوی اور نگہبان ہی تمہارا تجہکو لوگون سے ابہی نازل ہوئی بعد اسکے ہاتہہ مبارک حضرت علی ابن ابیطالب کو پکڑا اور منبر پر چڑہا کہ بنایا تہا تشریف لیگئے اور فرمایا من کنت مولاه فهذا علي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

دی ہو پہر جس شخص نے کہ ساتہہ حضرت رسول صلعم کے کلام باطل اور سخن لاطائل یعنے باتین بری اور بے فایدہ کہی ہون شک رکہنا اوسکے کفر مین کفر ہی اور یہہ مسلّم الثبوت ہی کہ اگر عُمَر ہزار عُمَر شاگردی ابلیس کی کرتا تو بہی ہو سکتا ہی بولا تیری اعتقاد سے ان مین احتمال گمراہی کا ہوتا ہی مین نے کہا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ کے اعتقاد سے بولا ساتہہ کونسے حجّت کے مین نے کہا اگر احتمال گمراہی اور کمال بیراہی مین انکے نہوتا تو حضرت پیغمبر صلعم نے انکی ساتہہ مخاطب ہو کر کیون فرمایا تہا اِیتُونِی بِقِرطَاسٍ وَدَوَاتٍ اَکتُبُ لَکُم کِتَابًا لَن تَضِلُّوا بَعدِی اَبَدًا پس اگر قول حضرت پیغمبر صلعم کو معتبر جانتے ہو تو لازم بلکہ واجب ہی کہ انکو گمراہ جانو جو مانع لکہنے وصیّت کے ہوئے اسلئے کہ عادم ضلالت انکی کا منحصر لکہنے اور معمول رکہنے مین اوس وصیّت نامہ کے تہا جو لکہنے نہ دیا جو اعتراض کہ رکہتے ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ پر کرو اگر کوئی مضمون آیہ وافی ہدایہ اَفَاِن مَاتَ اَو قُتِلَ انقَلَبتُم عَلٰی اَعقَابِکُم کے یعنے آیا پس اگر مرگیا یا مارا گیا تو پہری جاوگے اوپر تمہاری ایڑیون کے انہی انصاف کی روسے تامل اور غور کری اور دیکہی تو حقیقت حال

حال بعضے صحابہ اور بھید اس حدیث کا اوپر اون کے منکشف اور
ظاہر ہو جاویگا بولا ہم کو لایق نہین ہی کہ اعتراض اوپر افعال
اور اقوال صحابہ کبار کے کرین مین نے کہا اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِیْ فَاصْنَعْ مَا
شِئْتُ یعنے ہرگاہ حیا نکرتا مین پس کرتا جو کچھ کہ چاہتا مین انہی
بمجرد سننے اس بات کے شوری اور غوغا اوٹہا مین نے کہا
مخدوم میری اگر فریاد کو بیچ فلک اثیر پہنچاوگے تو بہی اثر نکریگی
جسوقت کے عارف لوگ اوپر ان مقدمونکے کما ینبغی یعنے جیسا
کہ چاہیے واقف ہون تب باعث خفت اور فضیحت اور
رسوائی تمہاری کا ہوگا اس اثنا مین فقیر کے والد نے پوچہا
کہ آخر کو اختلاف صحابون کا کہان تلک پہنچا تہا جواب دیا کہ
کہ جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ نے کاغذ اور دوات
طلب کیا بعضے صحابون نے سننے سے اس نوید کے حیات
جاوید پائی اور خوشدل ہوئے اور حاضر کرنے اور لانی مین
آلات کتابت کی ہمّت باندہی اور بہت راضی نہوتے تہی
اور نہوے خصوصًا عمر نے بیچ منع کرنے کے بہت مبالغہ کیا کہ پیغمبر
کو بیچ اسوقت کے معاف رکہو یہان تلک کہ ہر طرف سے آوازین
بلند ہوئین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ اس بات سے

ابن ابی طالبؑ کی نازل ہوئی ہی اور یہ حدیث
من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ بہی مشہور ہی ابو حنیفہ
نے کہا ہی ابو یوسف کو کہتا ہی اس آیہ کے باب مین
قولہ تعالی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمْ رَاکِعُوْنَ
یعنے نہین سوا اسکا دوست تمہارا ہی اللہ اور رسول اوسکا اور
وی لوگ جو ایمان لائے ہین اور وی لوگ جو
قائم رکہتے ہین نماز کو اور دیتے ہین

اشنار رنجیدہ اور آزردہ ہوئے کہ فرمایا اُٹھو جاؤ کہ میرے پاس
نزاع کرنا اور جھگڑنا سزاوار نہین ہے اور سب کو اخراج کیا اور
نکال دیا مگر حضرت علی علیہ السلام اور فضل بن عباس کو اپنے
پاس رکھا ہین نے کہا یہہ اور ریناگل کہلا اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ بی ایمان ساتھہ خدا کے نزدیک ہے اور اگر رکھتے ہیں
تو جبکہ حقتعالے نے اہل ایمان کو رفع اصوات سے یعنے بلند کرنے
آوازون سے اوپر اقوال جہر کے یعنے باتین پکار کر کرنے پر پاس اپنے
رسول کے بہت مبالغے کے ساتھہ نہی اور زجر فرمایا ہے کما قال جل
شانہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ یعنے ای وے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت بلند کرو آوازون کو اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت
آواز بلند کرو واسطے اوسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند سے
حضرت پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض
تمہاری واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنی پست کرو کہ مقتضا ادب
ہے تاکہ نکھوئے جاوین عمل تمہارے بے ادبی کے سبب سے
اور تم نجانو کہ عمل تمہاری جاتی رہے انتہی اور یہہ ساتھہ

اور یہہ ساتہہ تمہاری اعتراف کی مرتکب منہی عنہ ہوئی ہین نہ خدا سے
ڈری اور نہ رسول خدا سے شرم کری اور نہ ملامت خلق سے اندیشہ
کیئے اور نہ احباط اعمال کو جانکر احتراز کیئے اسکا جواب کیا ہی بولا
تیری فحوائی کلام سے معلوم ہوا کہ تمام صحابی خصوصًا اصحاب
کبار جانب وحی پروردگار سے ساتہہ خطاب یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کے مخاطب ہوئے ہین بیشک ایمان مین جمیع پاک طینت
کے جو شرف اندوز خدمت اور زینت افروز صحبت اور معاشرت
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے ہوئے ہین ساتہہ اس
حد کے کہ بعضی اون مین سے کثرت ملازمت سے اوس قاید قافلہ
فتوت اور قافلہ سالار مراحل مروت ونبوت کی راہ طی کرکے
اُبوت اور بُنوت کو کہ عبارت مصاہرت اور قرابت سے
اوس حضرت کی ہی پہنچے ہین چہرہ پیکر دین مبین اور آئین
متین کو وہ تمکین اپنی کو ساتہہ ہدایت کے تلقین اور محبت صاحب
شریعت اور پیشواء طبقہ طریقت لیثت اور پناہ تمام امت
کے علیہ الصلوٰۃ والسلام زینت دی ہووی کمال نادانی
اور غوایت ہی ضلالت اور غوایت سے ساتہہ اونکے
نسبت دینا اور باوجود اسکے کہ شرف اندوزان صحبت

امام حسین اور حضرت فاطمہ (ع) بنت حضر[illegible] ... ربیعہ بن یوسف ... حضرت علی [illegible] ... اس مین انکار نہین ... خلاف اور انکار ... [illegible]

اور قسم معبود کی کہ سچ کہو اور
بیان صدق کرو اور اغماض
مت کرو اوس وقت جو
حضرت رسولخدا حالت نزع
مین تہی اشارہ کیا اصحاب
کے طرف اور فرمایا اِئْتُوْنِیْ
بِدَوَاتٍ وَقِرْطَاسٍ اَکْتُبْ
لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ
یعنی دوات اور کاغذ لاؤ
تاکہ لکہون مین واسطے
تمہاری ایک چیز
کہ بعد میری گمراہ ہو تم
ہرگز آیا کون تہا
اصحابون سے جو مانع ہوا
رسولخدا کو وصیت کرنے
سے اور نہین لائے
دیا دوات اور کاغذ
کو ابو یوسف

اوس خباب کے مکرر جانب حضرت رب الارباب سے ہر باب
مین ساتھہ خطاب مستطاب یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کے مخاطب
ہوئے ہین ہین نے کہار موز دانان کنوز جواہر معانی کے آیات
قرآنی کو وہان سے جو ساتھہ تائید ربانی اور فضل یزدانی
اور توفیق سبحانی کے اوپر مبانی حکم فرقانی کے کماینبغی یعنے
جیسا کہ چاہئے اطلاع رکھتے ہین مؤمن خالص الاعتقاد اور فاسق
ظاہر الفساد اور باہر العناد کو ساتھہ ایک نسق کے مخاطب
رکھنا اور کرنا منافی عدالت منہج خالق العباد کے جانتے ہین
ہر چند ساتھہ حسب ظاہر کے یہہ کلمہ حکمت آمیز بیچ خطاب
دونو طایفون کے یعنے مؤمن اور منافق کے ایک اسلوب کے
ساتھہ واقع ہوا ہی ولیکن جماعت اولوا الالباب یعنے
دانایان اور مفضلان مضامین فصل الخطاب کے مصداق
سوق ہر خطاب کے جو بیچ کتاب خدا کے ہی موافق قرینہ
مقام کے تفسیر کرتے ہین جو مخل نہین ہی یعنی کہ خلل انداز
نہین ہی ساتھہ حکمت بالغہ آلہی کے اور مخالف اور مخالف
کرنیوالا نہین ہی ساتھہ آیات قرآنی کے قولہ تعالی وَلَوْ کَانَ
مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا یعنے اور اگر ہوتا

ہوتا غیر اللہ کے پاس سے تو البتہ پاتے بیچ اوسکے خلاف بہت اور
کثیر اور بیچ اس کے خطاب کیا ہے صادقین کو اخراب منافقین
اور اخوان شیاطین سے ساتھ اس طریق کے امتیاز کیا ہے
کہ حضرت سمیع اور بصیر ساتھ اس وصف کے کہ بر ضمیر ہر صغیر
اور کبیر پر علیم اور خبیر ہے ہرچند بحکم آیہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یعنے یہہ
جو مذکور ہوا احوال عقاب دشمنوں کا اور نصرت دوستونکی
بسبب اسکے ہے کہ اللہ دوست ہے ان لوگونکا جو ایمان
لائے ہین اور بتحقیق جو کافر ہین نہین ہے واسطے اونکے دوست
انتہی نظیر اور ظہیر کفار اور منافقین کا نہین ہے ولیکن
واسطے اتمام حجت کے اور اسباغ نعمت یعنے پورا اور
تمام کرنا نعمت کا بموجب آیہ کریمہ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
اور وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ یعنے لکھا اوپر نفس اوسکے
کے رحمت کو اور رحمت میری وسیع ہے ہر شئے سے
انتہی کافہ یعنے تمام اہل اسلام کو ساتھ خطاب يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے مخاطب رکھا اوامر اور نواہی سے اپنی
آگاہی دی گمراہی سے باز رکھا جیسے کہ ساتھ نسبت بعضون

حضرت فرماتے ہین اور اونکا
منافق اظہار کیے وہی کون ہین
اور اہلبیت اور بنی ہاشم کے
لوگ ہین اور بنی کہ جنکی
فضیلت تمام صحابون پر
بلکہ تمام عالم پر ثابت ہی اور
ای ابراہیم اور باقی علماء نے
لکھا حضرت علی اور حضرت
عباس اور حسین اور عمر بن
خطاب اور طلحہ اور زبیر اور عبد اللہ
بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور
سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری
اور مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر
اور جابر انصاری اور ابی ایوب
انصاری اور عثمان بن مظعون اور
ابو ... جابر انصاری اور حذیفہ
بن الیمانی اور ابی بن کعب

کے فرمایا یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و
اولی الامر منکم ویاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ
ویاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ویا
ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اور نسبت
ساتھہ ایک گروہ کے فرماتا ہی یاایہا الذین امنوا لاتاکلوا
الربوا اضعافا مضاعفۃ ویاایہا الذین امنوا لاتخونوا اللہ
والرسول ولاتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون اور مثل انکے بہت
ہین ترجمہ یعنے اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ
کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اطاعت کرو اولوالامر
کی تم مین سے اور اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے
جیسا کہ حق ہی ڈرنیکا اوس سے اور اے وے لوگو جو ایمان لائے
ہو ڈرو اللہ سے اور چاہو وسیلہ طرف اوسکے اور اے وے لوگو جو
ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھہ سچونکے اور اے وے
لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ ربا دو برابر اور مضاعف اور
اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو خیانت مت کرو اللہ کو اور
رسول کو اور خیانت مت کرو امانتون مین تم اور تم جانتے ہو
انتہی اور ایک جمع نا تمام نوص اسلام یعنے بھاگے ہوئے اسلام

اور سعد بن عبادہ جنسنے ...
اور قیس بن سعد زبان ...
نے کہا ای خلیفہ ... جسکی
اوس ... اور ... علما
پیشوا ہی بس
جا ... کہ علی اور عباس
حاضر ... اکابر بنی ہاشم
اور تمام وہ جو ... انہونے
اور صحابون سے ... پہنچین
بیعت ... ہوا
ابی بکر سے ... علما کے ...
... متوجہ ... نہیں ...
... کیونکر ... اور ...
اور ... سیف ...
و ...

کہ اصحاب اور اہلبیت کے
درمیان مخالفت اور منازعت ہی جو کہ سرکہ
واقع ہوئی پس حنفیہ مین بیان برکت ہی کہ تصدیق
واقع ہوا اپنی کرو اور ہمیشہ ہی اور ثابت اخبار کرون
رکہتے قتول کرو تعصب سے اور تمہرہ تشریہ ہول حنفیہ کے
سکھ مرا ہی اور نقاء اون کے تم جبکہ علی ابن ابی طالب
جابعو تم فضل ابن عباس اور اصحاب

سے بہہ جماعت اور تکفین
بنی ہاشم اور زبیر اور رسول
سے اوسی بد وقت جعفر صحابہ
تغسیل اور ترشنا فقاان صحابہ
مشغول تہی بنی ساعدہ
سے جا کر سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
مین تہی اور اپنے بہار
رکہتے اور وقت اور
واسطے حاضر ہوئے

اسلام کے جو نہایت شقاوت اور غایت ادبار سے نصوص کلام
الٰہی کو اعتبار نکرکے ڈر سے صدمہ منع تیغ بے غلاف خار اشگاف ضرغام
اجم یعنے شیر بیشہ آل عبد مناف کے دایرہ اور حلقہ اسلام مین از
استہزا اور مسخری سے داخل ہوئے اور ساتھہ اظہار کلمہ نَشْهَدُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے گواہی دیتے ہین ہم بتحقیق کہ تو البتہ رسول
ہی خدا کا انہی لب کہولے حال یہہ کہ دل بہرے ہوئے اونکے
ضغاین یعنے جنگ اور چغلیون سے اور سینے اونکے بہرے
ہوئے کینون سے اور جسد اونکے بہرے ہوئے حسد سے ساتھہ
مضمون آیہ کے وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ
قُلُوْبُهُمْ یعنے اور اون سے جو کہتے تہی ایمان لائے ہم ساتھہ اپنی
زبانون کے اور ہرگز ایمان نلائے دل اونکے انہی نہ ایمان سے
خبر رکہتے تہی اور نہ ایمان اور پیمان سے بہرہ اور نصیب حاصل
تہا اونکو اور وہ یہی جماعت ہی جو ساتہہ خطاب یَا اَیُّهَا ا
لَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے مخصوص ہین یعنے ای
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ ساتہہ خدا اور اوسکے
رسول کے انہی پہر اسواسطے نہونا مساوات اور برابر یکا ہیچ
مؤمنین بالغیب اور ارباب شک و ریب کے پر ظاہر ہی

واسطے خلافت
کے منازعت یعنے جہگڑا کرنے
لگا جب یہہ خبر انصار کو
پہنچی کہ ایک جمعیت صحابہ کی
سقیفہ بنی ساعدہ مین
جمع ہین اور یقین خلیفہ کرنے
مین ہین جابر ساتہہ جمع کثیر
کے جا پہنچا اور متوجہ انکا ہوا
سخن اور کلام ان مین دور
اور درازی کو پہنچا کبہی

اور کبہی کلام مولا کی اپنے حذیفہ
مین بکر سے بیعت کرون
کہ تو اپنا ہاتہہ لنبا کرتا
عمر ابی بکر سے کہتا تہا
کہ ہاتہہ اپنا لنبا کرنا بیعت کرون اور کبہی
ابی بکر ساتہہ عمر کے کہتا تہا

پس اگر یہہ خطاب ساتھہ اہل ایمان کامل کے ہی تو لازم آتا ہی
کہ ساتھہ تکلیف تحصیل حاصل کے یعنے تکلیف کرنا ایک کام کی
جو وہ کام حاصل ہو چکا ہو کہ یہہ ایک امر ہی لغو اور بیفایدہ
اور بیحاصل ایسے کام پر مأمور ہوئے ہونگے اور یہہ باطل ہی
ساتھہ اتفاق جمہور اہل اسلام کے اسلیئے بموجب کلمہ جامعہ
کے کہ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَایَخْلُوا عَنِ الْحِکْمَةِ یعنے کام حکیم کا خالی نہین
ہی حکمت سے فعل عبث حکیم مطلق سے یعنے کام بیجا خدا سے
جو حکیم مطلق ہی صادر نہین ہوتا اور اگر یہہ خطاب ساتھہ
منافقین کے ہی یہہ مدعا اور مطلب ہمارا ثابت ہوا اور
حضرت علام الغیوب یعنے خدائے علیم چونکہ ستار العیوب
ہی یعنے چھپانیوالا عیبونکا اور ڈھکنے والا برائیونکا ہی
گناہ کارونکے باوجود اسکے کہ جاننے والا اسرار اور اخبار
اون اشرارونکا ہی یعنے اون شریرون اور منافقون کا
تسپر بہی کسیکو ساتھہ نام کے رسوائے خاص اور عام کا نہین کیا
بلکہ ہر ایک کو اور ہر کسیکو از راہ ابہام اور ایہام تمام کے
تہدید کی یعنے چھپا کر اور وہم مین ڈالکر ڈرایا اور اشرارون
اور منافقون کو اور آیتین جو دلالت کرنیوالی ہین اوپر اصل

واصل ہونے اور جانے مین اس قوم کے بیچ درکات دوزخ اور جہنم کے
بہت ہین تاکہ دوسری لوگ ساتھہ وسیلہ ان تنبیہون کے اپنے
تئین مہلکات ہلکات سے یعنے ہلاک ہونے کی جگہون سے نجات
دیوین اور بچاوین ولیکن یہہ بمقتضائے آیہ کریمہ کے قولہ تعالے
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ یعنے اور البتہ پہچان لیویگا تو اون
کو بیچ لحن قول کے یعنے بات کرنے کی آواز مین تو اون کو پہچان لیگا
ساتھہ اس قسم کی حرکات اور سکنات کے یعنے بلند کرنا آواز
و نکا نزدیک حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل
التحیات کے اور سرکشی اور نافرمانے مین آنحضرت کی پیدا
کی اور اپنے کو رسوائے اہل عالم کیا اور ساتھہ اس علامت
کے پہچانے گئیے اور رسوا ہی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک یعنے
پناہ مانگتا ہون ساتھہ خدا کے اوس سے بیت گلیم بخت
کسی را کہ بافنند سیاہ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
یعنے کملی بخت اور نصیب کی جسکے تئین جو بنی کالی ساتھہ پانے
زمزم اور کوثر کی ہنو سکیگی سفید بعد سننے اس کلمہ کے
بموجب اسکے بیت باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود
میخ آہنی بر سنگ یعنے ساتھہ سخت دل کے کیا فائدہ کہنا

وعظ کا نہین جائیگی مینح لوہیکی بیچ پتھر کے ایک ساعت متامّل اور
متفکر ہو کر نفس واپسین کہینچکر بولا آیا صحابہ کبار عشرہ مبشرہ مین
سے اور داخل بیعۃ الرضوان کہ آیہ رضوان انکے حق مین نازل
ہوئی ہے نہیے مین نے کہا سلّمنا ولیکن جبکہ اُنہون نے ساتھہ
اعتراف تمہاری کے بیچ اس مقدمہ کے اور مقدمہ جیش
اسامہ وغیرہ مین نا فرمانی حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ
کی کرکے نکث بیعت رضوان کی کئیے یعنی نا فرمانی حضرت کی کرکے
بیعت رضوان کو توڑ الاجرم اور البتہ تحت حکم آیہ شریفہ قولہ
تعالے فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ اور آیہ کریمہ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ مین داخل ہوئے پہلے آیہ کے معنے پس جسنے کہ توڑا
عہد کو پہر سوا اسکے نہین ہے کہ اوس نے توڑا عہد کو اوپر
اپنے جان کے کہ ضرر اوسکا اوسیکو پہنچتا ہے دوسری
آیہ کے معنے یہہ سبب اسکے ہے کہ پیروی کی اُنہون نے
اوس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہے اللہ کو اور موجب
غضب الٰہی کے ہوتی ہے اور مکروہ رکہے خدا کے رضامندے
کو پس باطل اور ضایع کر ڈالے خدا نے اونکے عملون کو اونہی

انتہی اور اگر یہہ جملہ مومنین سے ہوتے تو حضرت خیر البشر ان کو
بمصداق آیہ کریمہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور کریمہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰ
لِمِیْنَ یکا اپنے پاس سے نہ نکال لیتے ترجمہ پہلے آیت کا یعنے اور مت
نکال اور دور مت کر اونکو جو پکارتے اور بلاتے ہین اپنے پروردگار
کو صبح اور شام مین وی چاہتے ہین رضا خدا کی اور وجہ اوسکی
کو دوسری آیت کے معنے پہر اگر نکالا تو نے اونکو اپنی مجلس سے
پس ہو جائیگا تو ظالموں سے انتہی اور ساتہہ کلمہ تَنَحَّوْا عَنِّیْ
کے یعنے دور ہو میری پاس سے اپنی حضور پرنور سے اونکو
دور نہین کرتے بلکہ بموجب آیہ وَلَا تَعْدُ عَیْنَاكَ عَنْهُمْ
اون سے اعراض بہی نکرتے اسلئے کہ آیہ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے اور مین نہین ہون نکالنیوالا اونکا جو
ایمان لائے ہین اور آیہ کریمہ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ
یعنے اور مین نہین ہون نکالنیوالا مومنین کا انتہی اور
غیر اسکے جو دلالت کرنیوالی آیتین ہین اوپر اس مضمون
کے جو زمانہائے جمیع انبیا اون مین یعنے سب پیغمبرون کے
وقت مین اہل ہدیٰ یعنے ہدایت کرنیوالے دین خدا کے ہمیشہ

رسول اکرم کی تعیین اور
بعد ازین اس حالت مین عثمان
بن عفان ساتہہ بنی امیہ کے اور
عبد الرحمن بن عوف بنو زہرہ
کے ساتہہ آئے بنو زہرہ ایک
طایفہ ہی عرب کے
ابو عبیدہ انتہی اور بولے ای
بنی امیہ اور ای بنو زہرہ آؤ اور
بیعت کرو ساتہہ ابی بکر کی

اس عزّت سے جُدی نہتے اور کیونکر ایسا ہووے کہ حضرت رَبُّ العزّت
نے شرف اور عزّت اور ہمانین فرقہ مؤمنین صادق الیقین کو بہ
مصداق آیہ کریمہ وَلِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
کے یعنے اور واسطے اللہ کے ہی عزّت اور واسطے اوسکے
رسول کے اور واسطے مؤمنین کے انتہی پروردگار عالم نے
اپنے عزّت بے قرین کے قرین اور حضرت سیّد المرسلین
وخاتم النبیّین صلّے اللہ علیہ وآلہ کے کیا ہے یعنے خدا نے
عزّت مؤمنین کو ساتھہ اپنے عزّت اور اپنے رسول
کی عزّت کے ساتھہ بیان فرمایا اور آن حضرت صلّے اللہ
علیہ وآلہ بہی ساتھہ اقتدا کرنے سنن انبیاء علیہم السلام
کے بحکم آیہ کے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ محکوم اور مامور ہین یعنے یہہ گروہ انبیا
وہ لوگ ہین جو ہدایت کی اللہ نے اونکو پس ساتھہ
اونکی ہدایت کے پیروی کر تو انتہی اور مخالفت کلام اللہ
کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے جو ساتھہ امر جلیل
القدر کے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ یعنے پس استقامت کر اور
مضبوط اور پایدار رہو جیسے کہ امر کیا گیا ہے تو انتہی

انہی محکوم اور مامور ہین اصلاً اور قطعاً اور ہرگز اور کبھی
متصوّر نہین ہی یعنے مخالفت کرنی قرآن کے حضرت رسول
صلّی اللہ علیہ وآلہ سے کبھی اور ہرگز ممکن اور متصوّر نہین
ہی کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ خلاف قرآن کی کرین
بلکہ جسوقت اس قوم مضر کو مخالفت کرنے پر اپنے امر اور حکم کی
مضر پایا بموجب آیہ کے قولہ تعالے وَیَقُولُونَ طَاعَةٌ فَاِذَا
بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُولُ
وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ترجمہ یعنے اور
کہتے ہین منافق تیری حضور ہین کہ کام ہمارا ہی فرمان برداری
پس جبکہ باہر نکلتے ہین تیری پاس سے مصلحت کرتے ہین شب
کو ایک گروہ اُنمین سے سوا اس چیز کے جو کہتا ہی تو اور اللہ
لکھتا ہی جو جو یہہ مصلحت اور تدبیرین کرتے ہین رات کو
پس منہہ پھیرلے اوّل سے انہی روئے توجّہ کا اون سے
پھرا یا یعنے اون کیطرف متوجہ ہوئے اسکا جواب شافی
دیجیے اور اسکے جواب کافی سے ممتاز فرمائیے بولا یہہ
طرد نہین ہی یعنے یہہ نکالنا نہین ہی بلکہ انہونے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی اطاعت کی اور وہان سے

اُٹھ گئے مین نے کہا کونسا کلام ان دونو کلام وحی انضمام سے
ایک دوسرے پر تقدم رکھتا تہا یعنی حدیث اِیتُونِي بِدَوات
وَقِرطَاسٍ مقدم اور پہلے تہی یا تَنَحَّوْا عَنِّي مقدم تہی جو بروایت
صاحب مشکوۃ کے قُومُوا عَنِّي واقع ہے بولا کلام آخر کا
یقیناً مؤخر تہا مین نے کہا پہر کسواسطے عمر نے ساتہ کلام اول
اوس حضرت کے کہ بنسبت ساتہ کلام اخیر کے ابعد اور دور
تر مرنے سے تہا ہیچ کان قبول کرنے سننا اور پے تاخیر یعنی آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے کلام سنتے کے ساتہ ہی اپنے
تَبَعَہ اور لحقہ کے یعنی ساتہ اپنے پیرودن اور لاحقون
اور متعلقون کے اُٹہہ گیا شاید عمر نے ظاہرا صرفہ انصراف
قوم کا دیکہا ہوگا تا کوئی ساتہ وصیت آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ کے التفات نکرے اور سب امت سرگشتہ
اور حیران تیہ ضلالت کے یعنی بیابان گمراہی کے ہووے
اور کدام دلیل اور کونسی حجت اور پرشناعت یعنی زشتی
اور بدی اور عدم ایمان ایک قوم کے ہو گی اس سے جو
اطاعت سے صاحب شریعت اور شفاعت سے انحراف
کیئے اور پہر گیئے اور عمر کے قول پر قناعت کیئے اور طاعنہ

طاعت الٰہی کو منحصر بیچ اوسکی اطاعت کے جانے بہتر اسس
آیہ سے ہوسکتی ہے کہ قولہ تعالے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ترجمہ یعنے بس نہین ہی حقیقت
ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین پس قسم ہے پروردگار تیرے
کی نہین ایمان لاوینگے یہانتلک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اسس
چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے پس
نپاوین بیچ اپنے نفسون کے شک یا دلو نہین اپنے تنگی
اسس چیز سے کہ حکم کرے تو اگر مخالف طبع اُنکی کے ہو اور
مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا انتہی پھر جبکہ مصداق
آیہ کے فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ یعنے پس مبہوت ہوگیا وہ جو
کافر تہا یعنے نمرود اور چپ ہورہا کہ جگہہ دم مارنے کی
نرہی اوسکو انتہی جواب مین عاجز اور مضطرب اور
مبہوت اور منقطع ہوا مین نے اپنے باپ کیطرف خطاب
کرکے کہا اب جانا تم نے اور حقیقت اور حقیت اپنے مذہب
کی جانے اور معلوم کی میرے باپ نے فرمایا جو ایہا نے
رکیک سے مخدوم کے تشفی نہوئی بلکہ زیادہ شک مین

پڑ گیا او سوقت مخدوم الانام یعنے وہ ملّا جو ادّعا کرتا تہا دامن
جہٹک کر اوٹھ گیا اور بولا اوقات عزیز شریف‌تر اس سے
ہے کہ کوئی ساعت اس قسم کے مہمات کے ضایع کرے
نماز کا وقت تنگ ہوا ہے چاہیئے ادا کرنا بندیکو شوخی
طبیعت کی دامنگیر ہوئی بیچ اوسکے دامن کے لپٹا اور مین
نے کہا مخدوما اگرچہ نماز جمیع مکلّفین کے ذمہ پر واجب
اور لازم ہے ولیکن صحیح اور مقبول مؤمن سے ہے
پہلے تم اپنے ایمان کو ثابت کرو بعد اوسکے نماز پڑہو
اس اثنا مین ایک کے تئین اوسکے شاگردان رشید
عرق حمیت جاہلیّت اور رگ بدر گے بیچ حرکت کے آئی اور
زبان کو ساتھ ناسزا کہنے کے کہولی اور بولا کہ تشنیع اور سر
زنش صحابہ کرام کی تو بی کی بس نہین ہے جواب استخفاف
علماؤن کا بہی کرتا ہے یعنے عالمون کو بہی ہلکا جانتا ہے
مین نے کہا تعریف اور بیان اس جوان کا کرو کہ کوئی
ہے جو صحابہ کرام کو ترقی معکوس دیتا ہے اور کرتا ہے
بولے کہ ہم طالب علم ہے اور ہم سیّد صحیح النسب ہے
مین نے کہا مخدوم میرے مجہکو معاف کرو کہ مین تمہاری

تمہاري حسب اور نسب سے آگاہ تہا اب ذرا آگے تشریف لائے یہہ فقیر آپ سے زیادہ کام رکہتا ہے جبکہ آگے آیا مین نے کہا فرماؤ کہ سادات عظام کس کي اولاد ہین بولا اولاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہین پہر مین نے کہا کس کے نسل سے ہین کہا حضرت علی مرتضی علیہ السلام کی نسل سے ہین مین نے کہا الحمد للہ کہ ساتہہ اتحاد اور یگانگی حضرت مصطفے اور علی مرتضی علیہما السلام کے قایل اور معترف ہوئے ہو باري فرماؤ کہ کیا مذہب رکہتے ہو بولا حنفی مذہب رکہتا ہون مین نے کہا آیا حضرت رسول علیہ السلام بہي حنفی مذہب رکہتے تہے خجل ہوا اور دم نمارا اور متفکر ہوا پہر مین نے کہا مطعون النسب مجہول الحسب قلیل الادب اپنے تئین ساتہہ اصلاب بزرگوار اور اعصاب نامدار حضرت سید ابرار اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے اتصال اور انتساب نہین دي سکتا ہي جیسے کہ فرمایا ہي حضرت پیغمبر نے صلے اللہ علیہ وآلہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ اِنَّ مَنْ دَخَلَ عَلَینَا بِلَا نَسَبٍ ظَاھِرٍ وَخَرَجَ بِلَا سَبَبٍ مُوْجِبٍ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے فرمایا حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نے

بدرستیکہ جو کوئی کہ داخل ہوا اوپر ہمارے بغیر سبب ظاہر کے
اور جو کوئی کہ باہر گیا بغیر سبب اور موجب کے پس وہ شخص
ملعون ہے خلاصہ اس حدیث شریف کا یہہ ہے کہ جو شخص
کہ سیّد ہو اور سیّد کہلائے اور جو شخص کہ سیّد ہو اور کہے
میں سیّد نہیں ہوں پہر وہ ملعون ہے انتہی اگر تم دعوی
سیادت میں صادق ہو اور اپنے تئیں اولاد سے انحضرت
کی جانتے ہو پہر یہہ بات دو حال سے باہر نہیں ہے یا یہہ ہے
کہ طریقہ آبا اور اجداد امجاد کا بطناً بعد بطن تمکو پہنچا ہے اور
تم نے دیدہ اور دانستہ اس صراط مستقیم اور منہج قویم کو
ترک کرکے مذہب معوّج حنفی کو ترجیح دیکر اختیار کیا ہے
اس تقدیر پر لازم آتا کہ استخفاف دین پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ اور استخفاف مذہب خلفاء آن سرور اور استخفاف
مسلک آباء عظام اپنے کا کہ نزدیک بکفر ہے بلکہ عین
کفر ہے کیا ہوگا اور یا یہہ ہے کہ وہ مذہب حنیف اور
ملت منیف پشت بہ پشت اور دست بدست اصلاً تم
کو نہیں پہنچا اور نہیں ملا اس تقدیر پر بہی ہم کہینگے کہ
دعوی بے شاہد اور گواہ کے مسموع نہیں ہے لبا باشد

اب باشد کہ نطفہ بہی نہینچا ہو ولنعم ما قیل شعر اِذَا الْعَلَوِیُّ
تَابِعُ نَاصِبِیًّا بِمَذْهَبِهٖ فَمَا هُوَ مِنْ اَبِیْهِ فَاِنَّ الْکَلْبَ اَکْرَمُ
مِنْهُ طَبْعًا لِاَنَّ الْکَلْبَ طَبْعُ اَبِیْهِ فِیْهِ یعنے ہرگاہ علوی تابع
ناصبی کے ہو اوسکے مذہب مین پس نہین وہ اپنے باپ سے
پس بتحقیق کہ کتا گرامی تر اور بزرگتر ہی اوس سے از روی
طبیعت کے اسواسطے بدرستیکہ کتے مین طبیعت اوسکے
باپ کی اوس مین ہی انتہی اس کلام سے متسید یعنے
بنا ہوا سید رنجیدہ ہوا اور اہل مجلس بے اختیار ہنسے اس
اس اثنا مین دسترخوان بچہا اور کہانا چنا گیا اور ایک
بڑی رکابی اوسکے آگے لاکر رکہی اور چہوٹی چہوٹی رکابیان اور لوگون
کے آگے رکہین اتفاقاً میری رکابی مین کہانا تہوڑا تہا جلدی
تمام ہو گیا مین نے بطریق تیمن اور تبرک کے ایک چمچہ بہر کر
اس کی رکابی سے لیا تمام اہل مجلس نے اپنا فائدہ اس مین
دیکہا ہر ایک آدمی نے ایک ایک لقمہ بطریق تبرک کے اوٹہا
لیا اسطرح سے کہ اوسکے پاس ذرا بہی کہانا بنچا سب لٹ گیا
تب مین نے کہا کہ مجہے ایک حکایت عجیب مناسب
حال خاطر مین آئی ہی اگر اجازت ہو تو نقل کرون سب نے

کہا بیان کرو ہم سُننے گے مین نے کہا سنا ہی مین نے کہ حضرت شیخ سعدی صاحب کا ایک قریہ پر یعنے ایک گاؤن پر قریہاے شہر شام سے اتفاق گذرنیکا اور عبور کرنیکا ہوا یعنے جانیکا اوس گاؤن پر اتفاق ہوا وہان پر ایک جمعیت کو دیکھا کہ آس پاس ایک مُردی کے تابوت کے بیٹھے ہین شیخ سعدی نے پوچھا انتظار کیا ہی اور کسکا ہی انکے معلّم نے کہا کہ انتظار ایک کوسہ کا ہی اور کوسہ زبان فارسے مین اوس شخص کو کہتے ہین کہ جسکے داڑہی یعنے ریش بہت کم ہوتی ہی خلاصہ شیخ سعدی کو تعجب زیادہ ہوا واسطے دریافت کے الحاح اور عاجزی کی تب معلم نے جواب دیا کہ کتاب فقہ مین لکھا کہ جنازی کو چاہیئے کہ چہار کوسہ اُٹھاوین اور اس مکان مین ہرچند جستجو کی تین کوسہ ہے سوا نہین چوتھا خدا بہیجدی تب اوٹھاوین شیخ سعدی نے دریافت کیا کہ انکی غلط فہمی ہی جنازی کے اٹھانیکو تربیع سنت ہی یعنے چہار گوشہ جنازہ اٹھانا سنت ہی اُنہونے چہار گوشہ کو چہار کوسہ سمجھی ہین شیخ سعدی آگے آئے اور کہا مین نے رات حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلّم کو خواب مین دیکھا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ جو کوئی ایک
بال معلّم کی یعنے آخوند کی داڑھیکا اپنے ساتھہ قبر مین لیجاوے
عذاب قبر سے نجات پاویگا اسلیئے اب آپ سے التماس
یہہ ہے کہ کچہ تہوڑے سے بال اپنے ریش مبارک کے عنایت
کرو کہ بطریق تبرک کے واسطے اپنے عزیزون اور اقرباؤن
کے لیجاؤن آخوند مبری التماس کو قبول کیا اور بے مضایقہ
اپنی ریش کو شیخ کے ہاتھہ مین دی شیخ نے تہوڑی سے
بال اُوکہیڑ کر اوس جنازہ مین رکھی اور تہوڑی اُوکہیڑ کر
اپنے ہمراہ لیئے حضار مجلس کیفیت واقعہ شیخ سے مطلع
ہوئے طوعاً وکرہاً وجبراً وقہراً طرفۃ العین مین ریش آخوند
کو یعنے ملّا کو مانند حشیش یعنے گہانس کے اُوکہیڑ لیگیئے اور
برق کے صفت خرمن ریش آخوند سے کچہ اثر باقی نہ رکہا اس
امر کے بعد شیخ نے فرمایا کہ اب چہار کوس سے ہم پہنچی نعش
کو دبر سے اُوٹہاؤ تب سُن نے سے اس حکایت کے
سپند آسا روئے آتش سے اوٹہی و بغیر ہاتہہ دہوئے
اور قلّی کر نیکے مانند نبات النعش کے ایک دوسرے سے جدا
اور پراگندہ ہوگئے اور مثال جمال بوال بے عقال اپنے

ترجمہ یعنے پیغمبر نے فرمایا کہ ایک وقت ہوگا کہ
اور ابن عم میرا بیٹھا ہوگا
میری مسجد مین ساتھہ جمعیت
کہ ناگاہ جمعی سگان جہنم کے
یعنے کہ انکا ایک گروہ جہنم
اور دوزخ کے اوپر

حضرت امیر المؤمنین نے قصد قتل سلمان کا کیا
اپنی جگہہ سے

اعقاب پر موتی یعنی مانند اونٹ کے موتینے والے بے مہار نہ
ایڑیون پرانہی اوس مجلس مین ایک دم دوکس معکوس
کا قطع ہوا نصف اول ابوی سے اور آخر رفیق تفضیلے
سے اور جب دوکس کو معکوس کرو تب دو سک ہوتے
ہین فَفَهِمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا
يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ تمت بالخیر

ابیات چند کلمه
که جناب علامی مولوی سید
محمد عباس سلمه الله با
مولوی عبد القوی
در باب حقیقت مذهب تشیع

بعضون کو قتل کرتا [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] امیر المومنین [illegible] اور [illegible] معصومہ [illegible] واقع
حضرت [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
واقع ہوئے [illegible] اور
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] ظاہر اور [illegible] عیادہ کی [illegible]
[illegible] لعنت [illegible] سعد [illegible] ادی
[illegible] ہزار [illegible] اور سلیمان [illegible]
[illegible] اور قیس بن سعد [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
ہزار آدمی [illegible]

در باب حقیت مذہب تشیع با مولوی عبد القوی حنفی ۱۲۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ ❁ اَمَّا بَعْدُ عرض کرتا ہی اضعف النّاس عبّاس ہیچ خدمت سراپا افادت جناب ستطاب معلّے القاب زہد و ورع انتساب جناب مولوی عبد القوی ہدیٰ اِلی الصراط السّوی کی کہ ہہ چند کلمہ مختصر ہین کبریت احمر سے بہتر اور محض رضاجوئی الٰہی اور خالصۃً از روئے خیرخواہی کے گذارش کی جاتی ہی اسواسطے کہ حق اوس جناب کا مجہپر بہت

انکا ساتھ دیتے [illegible] بنی [illegible] کی بات خالد بن ولید کو بھیجا اور اوسکی مومن کو درمیان نماز کے قتل کیا بہت دس ہزار مومن کو قتل کیا یعنی ان سب کو شہید کیا اور اسباب اور اموال انکا غارت کیا اور لوٹ لیے اور عورتین اور فرزند اور اولاد اور بچون کو [illegible] اسیر [illegible] ابراہیم اور ابو سعد [illegible] اجماع [illegible] ہو گا [illegible]

عظیم ہی اور محبت اور شفقت اوس جناب کی میری اوپر
قدیم سے ہی نچاہا مین نے کہ ایسے ایک امر سے جو باعث
خوبی اور بہبودیکا ہو پہلو تہی کرون اور حرف حق کو اپنی
محسن سے چھپاؤن اور اسلیئے کہ غرض اس مطلب مین
سوا خوشنودی جناب رب باری کے اور کچہ غرض یا سبب
درمیان مین نہین ہی البتہ اوسکو ساتہہ گوش دل کے
اور سمع قبول کے سنا چاہیئے اور حرف حرف کو لوح سینہ
پر لکھیئے اور کیونکر عاقل قبول نکری ایک امر کو جو اوس
مین سراسر خیر اور صلاح اوسکے ہو اور ناصح اوسکی عوض
مین کچہ اجرت نچاہی بلکہ ممنون ہووی اِتَّبِعُوا مَنْ
لَا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ترجمہ پیروی کرو اوسکی
جو نہین مانگتا تم سے اجرت یعنے مزدوری اور وی
ہدایت پائے گیئے ہین انتہی توضیح اس مقال کی یعنے بیان
کرنا اس کلام کا یہہ ہی کہ دین جد و آبائی اور تقلید
کبرائی کو اختیار کرنا بے تحقیق حال کے مذموم اور بد ہی
اور قران مجید مین کیئے جا بجا اسکی مذمت اوارد ہوئی
ہی قولہ تعالے اِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰی آثَارِهِمْ

اٰثَارِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ترجمہ یعنے کفار کہتے ہیں بدرستیکہ پایا ہمنے اپنے اباؤن کو اوپر ایک امت کے اور بتحقیق ہم اوپر اثار انکے کے ہدایت پائے گئے ہین انتہی اور یہہ کلام زبان کفار سے نقل کیا گیا ہی اس راہ سے مین بہی شروع تحصیل علم مین تنقیح اور تحقیق مذہب کی کرتا تہا اور شب و روز کتابہائی سنت جماعت کی سیر کرتا تہا یعنے دیکہتا تہا اور کتب معتبرہ انکے کو مثل صحیح بخاری وسنن ابی داود ومشکوۃ شریف وصواعق محرقہ کو ساتہہ غور او تامل کے دیکہا مین نے اور اسلیئے کہ ساتہہ دولت اور محنت جناب سے قوۃ مطالعہ کی حاصل ہوئے اور مطلب کو بخوبی سمجہتا ہون پس قسم ہی خدائے عظیم کی کہ حقیت اور اہلبیت اور سچائی مذہب اہل تشیع کی ان کتابون سے مجہپر واضح اور لایح اور ظاہر ہوئے اور جناب جانتے ہو کہ میری عادت جہوٹ بولنے کی نہین ہی اور کوچہ مکر اور فریب سے واقف نہین ہون اَشْهَدُ بِاللهِ وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا کہ دوستی اہلبیت علیہم السلام کی باعث رضائے یزدانی اور موجب دخول بہشت جاودانی ہی نہ دوستی خلیفہ اول و ثانی حق تعالے قران شریف مین فرماتا ہی

قُل لا اَسئلکُم عَلیہِ اَجراً اِلّا المَوَدّۃَ فِی القُربیٰ ترجمہ بول ای
محمد ؐ نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر اس پیغمبری کی اجر اور
مزد مگر محبت اور دوستی اپنے قریبی کی اور ایسا نہین فرمایا
کہ اِلّا مودّت ابی بکر و عمر اور کتابون سے اہل سنت جماعت کی ثابت
ہوتا ہی کہ علیٌّ مِنّی وَاَنَا مِنہُ وَھُوَ وَلیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ بَعدی
یہہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی شان مین وارد ہی نہ
خلفائے دیگر کے شان مین چنانچہ ابن حجر جو علمائی اہل سنت
سے ہی صواعق محرقہ مین بیان کیا ہی اور بہی معتبر کتابون
مین منقول ہی کہ جناب رسالت مآب ؐ غدیر خم مین اُترے
اور منبر اور اونٹون کے پالان کا بنایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ السلام منبر پر تشریف لیگئے اور جناب امیر المؤمنین علی
علیہ السلام کا ہاتھہ پکڑکر اوٹھایا اور فرمایا مَن کُنتُ مَولاہُ
فَعَلِیٌّ مَولاہُ بعد اسکے عمر بن خطاب نے خطاب کیا حضرت
امیر المؤمنین علی علیہ السلام کیطرف اور کہا ھَنِیئاً لَکَ
اَصبَحتَ مَولائی وَمَولا کُلِّ مُؤمِنٍ وَمُؤمِنَۃٍ یعنی گوارا ہو
اور مبارک ہو واسطے تیری یہہ مرتبہ صبح کے تو بیچ اوس
حالت مین کہ آقا اور صاحب اختیار ہوا میرا اور تمام مؤمن

اور خالد بن ولید اور جمعی
منافقان بنی امیہ کو حضرت امیر
المؤمنین علی ؑ کے ساتھہ عداوت
اور دشمنی قطعی تہی جو یہہ سبب
فساد ظاہر ہوے کہ کسی امیر المؤمنین
کو ساتھہ ظلم اور تعدی کے قتل کیا
اور کہے امیر المؤمنین کو طرح طرح کی
گو دو دینا اور بسبب اسکے مثل فتنین
مین بہیجا ای ابراہیم کیسی بات
پہلے اپنے پیغمبر کے دین مین سے
فساد نہین کیئے اور اس نوع کے
ظلم اور ستم روا نہین کیئے اور
ایسا جابجا نہ کئے اور ابتنے نقض
کی شقی نے کیا سعد بن عبادہ کو
ضعیفہ اور دو ای کرین اور یہہ
معروف نکہ ای ابی بکر کو نہاوین اور
جو کچہ موافق ان کی اغراض کی ہے
ہو و بی ای کرین ای ابراہیم

جان کہ یہہ دو گروہ مخالف
ہین کہ حضرت اہل بیت اور ایسی
اور عداوت ہی تمام امت علی اور
دو سپر ہی بعد اول اور حضرت امام حسین
بہی فاطمہ اور امام حسن اور
امام حسن اور سیدۃ النساء عباس
حضرت سلمان فارسی اور عبد اللہ
اور عباس اور ابوذر

اور سلمان فارسی اور ابوذر
بن مسعود اور مقداد اور عمار بن
غفاری اور اسود اور عثمان بن حنیف
امیر اور محمد بن ابی بکر اور
حذیفہ الیمانی اور خالد
ابی بن کعب اور سعید بن العاص اور
بن عبد اللہ انصاری
جابر بن عبد اللہ
انصاری

انصاری اور ابو ایوب انصاری اور جابر انصاری اور ابی ابن کعب اور سعد بن عبادہ انصاری اور ابو الہیثم بن التیہان اور خزیمہ اور فضل بن عباس اور قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور سہل بن حنیف اور مالک اشتر اور جعفر طیار اور سلیمان بن صرد اور عدی بن حاتم طائی اور بریدہ اور عثمان بن حنیف اور ابو ذر اور مقداد

ہومن مرد ہونگا اور تمام مومن عورتونکا پس آیا مناسب ہی کہ خلیفہ
ثانی کو علیؑ اپنی سے افضل جانے باوجود اسکے کہ وہ خود اوس
جناب کو آقا اور مولا اپنا کہی اور صواعق محرقہ مین خلیفہ ثانی
سے منقول ہی جو کہتا تہا اللّٰہم لاتبقنی لمعضلۃ لیس
فیہا ابو الحسن یعنے بار خدایا باقی مت رکہہ مجہی واسطے مسئلہ
دقیق اور امر مشکل کے کہ نہو بیچ اوسکے ابو الحسن یعنے جناب
حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اکثر کتابون مین بلکہ یہانتک
تلک کہ نحو میر مین بہی موجود ہی لولا علیٌّ لہلک عمر یعنے
اگر نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اس بات سے صاف ظاہر
اور پیدا ہی کہ وجود مبارک حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کا باعث نجات عمر کے تہا ہلاک ہونے سے یعنے
عمر کی نجات اور سلامتی حضرت علی کے سبب سے ہی کہ اگر
علی نہوتی تو عمر البتہ ہلاک ہوتا اور یہہ بدیہی ہی کہ ہرگاہ
زید باعث نجات عمرو کا ہو البتہ اوس سے بہتر ہوگا
زید اور کشاف وغیرہ مین منقول ہی کہ عمر نے کہا اور کہتا
تہا کہ کل الناس افقہ منی حتی العجائز یعنے تمام لوگ فقیہ
ہین مجہہ سے زیادہ اور بیشتر مین یہانتک کہ بڈہی عورتین

سے بہتر اطلاع رکہتے اور جانتے ہین اور حضرت پیغمبر نے ان مین سے ایک کے حق مین حدیثین فرمائین اور بعضون کو اہل بیت اپنی کہا اور بعضون کو کہا کہ پوست میری دونوں آنکہون کے درمیان ہین اور ہر ایک کے باب اور حق مین ان مین سے منقبت بہت فرمائے

کہا ہی خدا تعالی نے ... کہ خدا نے لوگون پر فرض ... اور عصمت پر گواہی دی ... اور دی جو اہلبیت اور ان کی طہارت ...

مجھسے بہتر ہین پس جائی انصاف ہی کہ ایسا شخص جو اپنی زبان سے
اقرار اسطرحکا کری وہ کیونکر اوپر عالم سرّ لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا
اِزْدَدْتُ يَقِيْنًا اور مورد حدیث اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ
بَابُهَا کے ہمیش دستی کرسکے اور افضل ہووی کب روا ہی بلکہ
سراسر خطا ہی ترجمہ لَوْ كُشِفَ کا یعنی اگر اوٹھایا جاوی
پردہ یا اوٹھ جاوی حجاب تو ہرگز زیادہ نہین ہونیکا میرا
یقین مراد یہہ ہی کہ اگر مجھمین اور خدامین کیطرحکا پردہ اور
حجاب نہی تو بھی میرا یقین اس سے زیادہ نہین ہویگا
اور یہہ منتہای معرفت ہی حدیث دوسری مین ہون
شہر علم کا اور علی اوس شہر کا دروازا ہی انہی گمان نہین
کرتا ہون مین کہ اگر کوئی طالب علم مولوی ظہور اللہ کی جگہہ
پر بیٹھی اور اپنی تئین بہتر اوس سے جانی مولوی صاحب کو
ناگوار ہووی خطبۂ شقشقیتہ کہ بلا شک و مریہ فرمایا ہوا
جناب امیر المومنین علیہ السلام والتحیۃ کا ہی اوسکو ملاحظہ
کرو میری پاس موجود ہی حضرت ابتدا مین اوسکی
فرماتی ہین کہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی کہ ابو بکر نی خلافت
کو ساتھہ تکلف اور تصنع کی لی اور تحقیق کہ وہ جانتا تھا کہ

جانتا تہا کہ مین قطب دایرہ آسیائی خلافت کا ہون سیلاب
علم اور کمال میری وجود سے ریزان ہی اور طایر وہم اور
خیال کا کنگرہ مراتب میری پر نہین پہنچا ہی حضرت امیر
المؤمنین ع فرماتے ہین فَطَفِقْتُ اَرْتَئِیْ بَیْنَ اَنْ اَصُوْلَ بِیَدٍ
جَذَّاءَ اَوْ اَصْبِرَ عَلٰی طَخْیَةٍ عَمْیَاءَ حاصل معنی یہہ کہ جب ابی بکر
سند خلافت پر بیٹہا مین نے اپنے نزدیک فکر کیا کہ آیا ساتہ
اوسکے جہاد کرون باوجود بیدستی و پائی کے یا یہہ کہ اوپر
مصیبت تیرہ و تاریک اور بیچ اس حالت محنت اور بلا
کے صبر کرون آخر صبر کو اختیار کیا مین نے فَصَبَرْتُ وَفِی
الْعَیْنِ قَذًی وَفِی الْحَلْقِ شَجًی یعنی پس صبر کیا مین نے بیچ اوس
حالت کے کہ چشم غبار آلود اور دل بہرا ہوا غصہ سے تہا
اَرٰی تُرَاثِیْ نَهْبًا یعنی دیکہتا تہا مین کہ میراث میری
لوٹتے ہین اور تمام خطبہ شقشقیہ مین مذمت خلفائے
ثلثہ موجود ہی جو چاہتا ہو وہ دیکہلے اور فضلای اہل
سنت مثل ابن اثیر اور ابن خشاب اور ابن ابی الحدید
اور مجد الدین فیروزابادی صاحب قاموس یہہ سب
اقرار کرتے ہین ساتہ اسکے کہ یہہ خطبہ بلاشک اور شبہہ

ای ابراہیم کسواسطے جواب نہین دیتا اور حق ظاہر نہین کرتا کہ آج تو اپنے تئین علم اور فضل علماء زمان اور اسلام کا جانتا ہی ایک کنیز نو لونڈی کو الزام نہین سکتا ہی باوجود اسکی علم اور فضل کے اور علماء اور فضلاء تابع اور متفق ہین

مخالفت قرآن اور حدیث کی چاہئے ثابت ہوتا تہا اور باطل ہی نو کفر اوسکا اور اصحاب کبار کا طریق اہلبیت رسول اسواسطے کہ ہ گیا مضطر اور پریشان تہا ساتہ تیری ابراہیم ع

فرمایا ہو اجناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہے
مع ان فیہا من الفصاحت ماہو مخبر صادق بان صاحبہا
ہو القرآن الناطق پس جو شخص کہ دوستی علی کی رکھتا ہو
اوسکو چاہیئے اور سزاوار ہے کہ ساتھ خلفائے ثلاثہ کے
میل اور رغبت اور دوستی نکرے اور افعال اور اطوار
انکے سے بیزار ہے صحیح بخاری مین جو بعد کتاب حضرت
باری کے کوئی کتاب اور کسو صحیفی کو صحیح تر اوس سے
نہین جانتے ہین منقول ہے کہ جب پیغمبر خدا پنجشنبہ کے
روز مرض موت مین ساتھ درد شدید کے مبتلا ہوئے
تب کاغذ اور دوات طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ
ایک وصیت واسطے تمہارے لکھتا ہون کہ اگر اوس
پر عمل کروگے تو ہرگز گمراہ نہوگے عمر نے کہا کہ یہہ مرد ہذیان
کہتا ہے درد نے اوسپر شدت کی ہے پس قلم اور
دوات لانے سے منع کیا بعضے اصحابون نے پیروی عمر
کی کی اور بعضے اصحاب برخلاف اوسکے گفتگو کرنے لگے
شور اور غلغل اوٹھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
آزردہ ہوئے اور فرمایا کہ اوٹھ جاو میرے پاس سے

پاس سے لا ینبغی عندی التنازع پس ابن عباس جو راوی
اس حدیث کا ہی روز پنجشنبہ کو یاد کرکے روتا تہا
پس ایسے ناشایستہ اطوار کو ملاحظہ کرو کہ ایسے پیغمبر
جو محبوب خدا اور مورد قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ کا ہو ناخوش کرنا اور آزردہ کرنا اوسکا کیا ثمرہ
اور پہل دیگا اور حدیث قرطاس سے ظاہر ہی کہ عمر نے
کسقدر آنحضرت کو آزردہ کیا اور ستایا تہا کہ باوجود خلق
عظیم حوصلہ آنحضرت کا تنگ ہو گیا تہا جو فرمایا قوموا عنی
یعنی اٹہو میری پاس سے آیا شور اور فریاد حضور پیغمبر
مین باعث نارضامندی خدا کے ہوگا باوجودیکہ حق تعالے
نے فرمایا ہی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی
یعنی بلند مت کرو اپنی آوازون کو اوپر آواز پیغمبر کے
انتہی اور دشمنی عمر کے ساتہہ اہل بیت رسالت کے حد تواتر
سے گذر گئی ہی اور حقیر ان باتون کو بپاس ادب
اوس مخدوم کے زبان پر نہین لاتا ولیکن اسوقت
دیکہتا ہون کہ آپ بیمار ہین اور سفر ناگزیر مرگ در
پیش ہی بیت ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی

کاین ره که تو میروی بترکستان است   یعنے ڈرتا ہون مین
کہ نہ پہنچے تو کعبے کو ای عرب جو یہہ رستا کہ تو جاتا ہے
ترکستان کا ہے انتہی ظاہر کرنا اس مطلب کا اسوقت
مین عین ادب جانا مین نے بیت   اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است   یعنے اگر دیکہون مین کہ
کہ اندہا اور کوا ہے پہر اگر چپ بیٹہون تو گناہ ہے پہلے
اس سے جو آپ نے حالت بیماری مین پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ کو خواب مین دیکہا تہا جو آنحضرت نے فرمایا تہا
کہ ہم تجہسے راضی ہین اسواسطے کہ تو نے خدمت ہماری
اولاد کی کی ہے اب آپ اسکو تصور کرین کہ ہم اولاد
رسولخدا کی کئی واسطون سے ہین ہرگاہ ہماری خدمت
کرنا باعث رضامندی پیغمبر خدا کی ہو حضرت فاطمہ زہرا
صلوات اللہ علیہا کہ بیٹہی پیغمبر خدا اور پارہ جگر اوس
جناب کی تہین آیا اذیت دینا اوسکو کسقدر خلاف مرضی
پیغمبر ہوگا اور جس نے کہ باغ فدک کو اوس معصومہ
سے زبردستی چہین لیا اور اوسکے دعویکو نسنا اور
کہا کہ پیغمبر کو میراث نہین ہوتی اور اوپر آیہ کریمہ وورث

جان پیری بچپن سے ہم کو خدمت شریف مین ملازم ہو
اور حاضر رہی اور مین بہی ایک
غلامان اور بندگان کرنیم اور
چاکران اور پرستاران دیرینہ
گیا ہو اور سعادت بچشم ہمیشہ
حضرت خاص آنحضرت کی بچشم
معزز ہوئی اور مین حضرت مین
حضرت کی حاضر رہتی تہی اور
اور بروز ارشد اور فہیم اور
اور اک ظاہر ہوتا اور حاصل ہوتا تہا
اور ہمیشہ حضرت مجہکو تعلیم فرماتے اور
سکہلاتے تہی علوم دینیہ اور معارف
یقینیہ کے اور کبہی مین نے بنسبت
آنحضرت کے دلیری اور گستاخی
نہین کی اور خدمت مین اولاد اور
اصحاب آنحضرت کے کہ ہر ایک
انجمن فصاحت اور بلاغت
[illegible] اور علو اسکا [illegible]
کا شاہ اور [illegible] کرامت [illegible]
فضائل اور [illegible]
مطالعہ علوم [illegible]
بیان [illegible]
آنحضرت [illegible]
کی حاصل [illegible]
احادیث [illegible]
[illegible]

اپنے مذہب کی حقیقت کو سر کیا
موافق اور مخالف منقطع ثابت نبوی ہارون
اور میری دلیل ... جستجو کیا بنالو
شیعہ نے کہا ای ... یعنی خدا کے دیدار ہو لا تحصیل
ودیت کرنے اور ... ہین یعنی اپنے حسنیہ
امام مذہب جعفر صادقؑ کی طرف زبان سنا ہی ہین
یہ کہ لا تدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار و ہو اللطیف
الخبیر یعنی پا نہین
ہین اوسکو ابصار یعنی ... اور وہ
ہین اوسکو بینا بینائیان اور وہ
درک کرتا اور پاتا ہے بینائیون
کو اور وہ لطیف اور خبیر ہے اپنے
یہہ سنکر ابراہیم نے کہا ای حسنیہ
جبکہ رویت اللہ تعالے کا مستحیل ہے یعنی
دیکھنا خدا تعالے کا محال کرتا ہے
یعنی طلب محال

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ کے نظر نکے اور اوس جناب کو اپنا
بیزار کیا کہ جبتک جیتی رہین ساتھہ اوسکے بات نکے حال ایسے
شخص کا خدا اور رسول خدا کے سامنی کیا ہوگا مین جو نسبت
دور کی اور قرابت بعید کی ساتھہ حضرت رسول کے رکھتا
ہون تم ساتھہ میری اتنی الفت اور محبت کرتے ہو گمان
نہین کرتا ہون کہ اگر مین تم سے کوئی چیز مانگون اور تم مضایقہ
کرو خلاصہ قبول کرتا ہو نہین کہ باغ فدک حق حضرت فاطمہؑ
کا تہا اور حضرت فاطمہؑ نے معاذ اللہ جہالت یا نادانی یا
طمع کی راہ سے اوسکو درخواست کیا اور مانگا تہا آخر
دنیا مین مروت بہی ایک چیز ہے ابابکر کو چاہئے تہا کہ فدک
کو احسان کی راہ سے بخشدیتا تہا اور اوس جناب کو پیغمبر
کی لڑکی جانکر یا فقیرہ اور مضطر سمجھکر فدک کو اوسے دیتا تہا
یہہ کسقدر لامت اور بخل اور دنائت اور خساست ہی
کہ خود مسند پیغمبر پر بیٹھی اور حضرت فاطمہؑ کے گہر مین کہ حضرت
رسول کا گہر تہا فاقہ کشی ہو اور فدک کو اوس معصومہ سے
مضایقہ کری پہر سنی جو دوستدار ابو بکر کے ہین کہتے
ہین کہ ہم شیعہ ہین ابو بکر کے یعنی دوست ہین ابو بکر کے

پہر کیونکر طلب کی حضرت موسیؑ نے کہ پیغمبر اولو العزم ہی طلب
رویت کی اور کہا قال رب
ارنی انظر الیک یعنی کہا
ای پروردگار میری دکہا دی
تو مجھکو دیدار اپنا تا دیکھون
مین طرف تیری یہہ مطلب
محال جہالت کی روسے
یا سہو کی روسے تہا اور یہہ دو
نو محال موجب نہین
مذہب کی ہین حسنیہ نے
طلب رویت کہا ای ابراہیم
موسیؑ کی جہل اور سہو کی
... نبی جان ای
ابراہیم کہ حضرت موسیؑ
مجبور اور معذور تہی اوس
جب کوہ طور پر جا
تہی اور ...

ہرگز ہرگز جو کوئی کہ دوست خدا کا ہی اوسکو صنم سے یعنے
بت سے کیا کام ہی اور دوست پیغمبر کو ساتہہ مسیلمہ کذاب
کے کیا علاقہ اور دوست علی کو ساتہہ ابوبکر اور عمر اور عثمان کے
کیا محبّت اور محبّ حسین کو کیا سروکار ساتہہ یزید پلید کے یزید
کون ہی بیٹا معویہ کا اور معویہ کون ہی کہ حدیث حَرْبُكَ
حَرْبِي کو سنکر ساتہہ حضرت علی کے دشمنی کی معویہ ساختہ و
پرداختہ یعنے بنایا ہوا عثمان کا ہی اور عثمان سرگروہ بنی
امیہ کا اور بنی امیہ دشمنان پیغمبر کے اور شجرۃ الملعونۃ فی
القرآن مراد ان سے ہی قسم ہی خدای عظیم کی کہ ابن حجر نے
صواعق محرقہ میں لکہا ہی کہ قیامت کے دن جناب امیر
مومنان علیہ الصلوۃ و السلام جہنم کے کنارے پر کہڑے ہونگے
اور ساتہہ دوزخ کے خطاب کرینگے کہ یہہ شخص دوست میرا
ہی اسکو چہوڑ دے اور فلان شخص دشمن میرا ہی اوسکو
پکڑ لے اور لکہا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَتِي
مِنْ رَبِّي یعنے علی کا مرتبہ میری نزدیک ایسا ہی کہ میرا
مرتبہ خدا کے نزدیک ابوبکر ایک روز حضرت امیر علیہ السلام
کے ہمراہ تہا حضرت نے اوسکو کہا کہ آگے ہو یعنے آگے چل

آگے چل اوسنے کہا کہ مین ہرگز آپ کے آگے نچلونگا کہ حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہاری حق مین فرمایا ہے کہ مرتبہ علی کا میری
نزدیک ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ خدا کے نزدیک ہے اب ذرا
ملاحظہ فرماؤ کہ یہہ کیا بات ہے خلاف مین آنحضرت پر پیش
دستی کی اور رستا چلنے مین اس حدیث کو یاد رکہا اور
خلافت کے وقت بہول گئے اور یاد نرکہا یہہ عجب یاد ہے
اور عجب فراموشی کہ رستا چلنے مین حدیث پیغمبر یاد رہے
اور خلافت کے وقت بہول جائے پس حقیر خیر خواہی کی راہ
سے ڈرتا ہون کہ مبادا حشر آپکا ساتہہ ابوبکر کے ہو اور
مین چاہتا ہون تم محشور ہو ساتہہ حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کے اور آپ کے دستگیری کرین اور دوزخ سے
آزاد کرین وگرنہ خدانخواستہ پل صراط پر ندامت اور
پشیمانی حاصل ہو تو کچہ نفع اور فائدہ نبخشیگی بیت

بجائیکہ دہشت خورند انبیا تو عذر گنہ را چہ داری بیا

یعنے جس جامین کہ دہشت اور خوف ناک ہون انبیاء علیہم السلام
تو عذر اپنے گناہ کا کیا رکہتا ہے لا اور بتلا انتہی آپ کا
بدن نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور نام تمہارا تقوی ہے پس

دست آویز محکم حبل المتین محبت اہل بیت علیہم السلام کا ہاتھہ
مین لو اور حدیث اِنّی تارِکٌ فیکُمُ الثقلین ما ان تمسّکتم
بہما لن تضلّوا بعدی کتاب اللّٰہ وعترتی و یا اہلبیتی
وانّہما لن یفترقا حتّی یردا علیّ الحوض کو نظر مین لاو تا خداوند
عالم گناہون سے ہماری اور تمہاری بطفیل اہل بیت علیہم السلام
کے درگذری اور معاف کری اور معنی حدیث یہہ ہین بتحقیق
کہ مین چھوڑنیوالا ہون بیچ تمہاری دو بھاری چیزین جو کہ متمسک
ہوگا ساتہہ ان دونونکے ہرگز گمراہ نہوگا بعد میری ایک کتاب
خدا یعنے قرآن شریف اور دوسری میری اہل بیت یا عترت
میری اور بدرستیکہ یہہ دونو جدی نہونگے تا وارد ہوون
مجھپر کنار حوض کوثر کے انتہی لکاتبہ تنی دارم ضعیفی ناتوانے
چو تار عنکبوتش استخوانی زد آتش درمن این نفس از خطاہا
زلال رحمتت خواہم الٰہا بدہ آبی کہ کامی تشنہ دارم
ضعیفم تاب این آتش ندارم یعنے ایک بدن رکھتا ہون مین
ضعیف اور ناتوان مانند تار مکڑیکے ہڈیان ہین اوسکی اس
نفس نے آگ لگائی مجھمین گناہونسے زلال رحمت تیری کا
چاہتا ہون ای الٰہ یعنے ای خدا دی ایک پانی کہ تشنہ ام

نشنہ کام ہو مین ضعیف ہون مین طاقت نہین رکہتا ہون اس
اگ کی مین انتہی خداوند عالم انجام بخیر کری اور اوپر کلمۂ
اسلام کی دنیا سے اوٹہاوی حدیث شریف مین مشہور
مین الفریقین ہی کہ وَمَن لَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ
مِیتَۃً جَاھِلِیَّۃً یعنی اور جس شخص نے کہ نہ پہچانا یا جو شخص
کہ نہ پہچانے اپنے امام وقت اور امام زمان کو وہ مرا مرنا
جاہلیت کا یعنی وہ اوپر مرگ کفر اور جاہلیت کے مرا ہی
انتہی اور علامہ زمخشری نے کشاف مین بیان کیا ہی اور
مین نے اپنے آنکہہ سے دیکہا ہی کہ آیہ اِلَّا المَوَدَّۃَ فِی القُربٰی
کے نیچے لکہا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحابون نے کہا
یا رسول اللہ کون سے ہین وہ اقربا تمہاری کہ دوستی اونکے
واجب ہی فرمایا علی و فاطمہ زہرا اور دونو فرزند انکے
اور لکہا ہی کہ دلالت کرتی ہی اوپر اس مطلب کے
ایک روایت جو کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے
منقول ہی کہ فرمایا مین نے حسد اور رشک لوگون
سے جو ساتہہ میری رکہتے تہی پیغمبر خدا کے سامنی
شکایت کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ آیا تو ساتہہ اس مرتبہ

مرتبہ عظیم کے راضی نہین ہوتا ہی کہ جملہ اون چار شخصون سے
ہووی تو کہ وی روز قیامت کے سب سے پہلی داخل
بہشت ہونگی انا وانت والحسن والحسین ع اور بہی پیغمبر
خدا سے روایت کی ہی کہ فرمایا بہشت حرام ہی
اوپر اوسکے کہ جسنے ظلم کیا ہوگا میری اہلبیت پر اور
ایذا اور اذیت دی ہوگی مجہکو میری عترت کے باب
مین اور جو کوئی کہ حضرت عبد المطلب کی اولاد پر احسان
کری اور وہ مکافات اوسکی نکری پس مین قیامت
کے روز مکافات اوسکے احسان کی کرونگا اور پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ
مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیدًا اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ
مَغفُورًا الا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا اَلَا وَمَنْ
مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَکْمِلَ الْاِیمَانِ اَلَا وَمَنْ
مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ
وَنَكِيرٌ اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّةِ كَمَا
تُزَفُّ الْعَرُوسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهُ فِی قَبْرِهِ بَابَانِ اِلَی الْجَنَّةِ ترجمہ یعنی جو مرا اوپر

اور پر دوستی آل محمّد کی مرا شہید آگاہ اور خبردار ہو جو مرا اوپر
محبّت آل محمّد کی مرا تائب یعنی مرا توبہ کرنیوالا آگاہ ہو جو مرا اوپر
مودّت آل محمّد کی مرا مؤمن کامل ایمان آگاہ ہو اور جو مرا اوپر
محبّت آل محمّد کی بشارت دیگا اوسکو ملک موت یعنی حضرت
عزرائیل ع ساتھہ جنّت کے بعد منکر و نکیر بشارت دینگے آگاہ
ہو اور جو مرا اوپر دوستی آل محمّد کی لیجائینگے اوسکو طرف
بہشت کی جیسیکہ لیجاتے ہین دُلہن کو دولہی کے گہر کیطرف
آگاہ ہو اور مرا جو اوپر محبّت آل محمّد کی کہولے جائینگے واسطے
اوسکے قبر مین اوسکے دو دروازے جنّت کیطرف انتہی
اور یہہ حدیث طولانی ہے اسیقدر پر اختصار کیا گیا
خلاصہ یہہ ہے کہ اوپر دوستی آل محمّد کی دنیائے فانی سے
سرائے باقی اور جاودانی مین انتقال کرے تمام رتبہ شہادت
حاصل ہو اور گوشہ پر وحشت قبر مین دروازا بہشت کا کہولین
اور عمر کی محبّت کچہ کام نہ آویگی کہ وہ بیچارا خود وسیلہ نجات
کا ہاتہہ مین نہین رکہتا ہے دوسری کیا کام آویگا واللہ
العظیم یعنی قسم ہے خدای بزرگ کی کہ تفسیر دُرِّ منثور جو
تصنیف ملّا جلال الدّین سیوطی کی ہے مین نے دیکہا ہے

که ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے فرمایا عمر بن خطاب کو کہ کیا حال ہوگا تیرا ای عمر
اوس وقت مین کہ تجھکو زمین مین سونپینگے اور بقدر تین ہاتھ
اور ایک وجب بیچ ایک ہاتھ اور ایک وجب کے قبر کھودی
ہوگی اور اوس حال مین منکر ونکیر ساتھہ صورت مہیب کے
یعنے ساتھہ شکل ڈراینوالی کے اور رنگ سیاہ کے اور بال
اپنے کھڑے کئے ہونگے اسوضع سے تیری قبر مین داخل
ہونگی کانّ اصواتهما الرعد القاصف وکانّ اعینهما
البرق الخاطف یعنے گویا کہ آواز اور صدا اونکی مانند رعد
سخت غرندہ کی یعنے جیسے بادل کڑکڑا کر گرجتا ہے آواز اونکی
ایسی ہوگی اور آنکھین اونکی مثل برق ربایندہ ہونگی یعنے مانند
بجلی کی چمکتی ہونگی اور ساتھہ اونکی ایک تازیانہ یعنے قمچی اور
چابک ہوگی کہ اگر میری تمام امت جمع ہو تو اوسے نہ اوٹھا
سکے اور وہ تازیانہ اون فرشتون کے ہاتھہ مین سبکتر اور
ہلکا ہوگا اس عصا سے جو مین ہاتھہ مین رکھتا ہون پس
تجھکو امتحان کرینگے اور آزماینگے اور ملامت اور عقاب اور
عذاب کرینگے ضرباك بها ضربت تصیر بها رمادا یعنے

یعنی ساتھہ اوس تازیانہ کے تجھکو مارینگے اسطرحسے کہ تو خاکستر
اور راکھہ ہوجایگا پس اب آپ ملاحظہ کرین کہ ہرگاہ حال عمر کا ا
ہو کہ قبر مین مثل کفّار اور فجّار کے معذّب ہووے اوسکے دوستونکا
احوال کیا ہوگا اور اوس سے کون توقع اور امید شفاعت
کے رکھیگا دنیا ناپایدار ہے اور حیات ناا ستوار اور عالم
دریای خونخوار ہے اور گوشہ قبر کا تیرہ اور تار ہے اور
معاملہ حساب اور کتاب کا روز شمار مین ساتھہ پادشاہ
جبّار اور قہّار کے ہے اور آخرکار جنّت ہے یا نار
عَلِیٌّ وَشِیعَتُہُ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ
یَنْقَلِبُوْنَ یعنے جناب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ
السّلام اور اوس جناب کے شیعہ وے ہین فائز اور
رستگار اور جلدی ہے کہ جانینگے وے لوگ کہ جنہونے ظلم
کئے کیسے انقلاب کیئے گیئے انقلاب کرینگے انتہی تعجب ہے
اون لوگونسے کہ جنہونے ظلم اور تعدّی کی اوپر اہل بیت
کے اور واسطے طمع اور لالچ زخارف دنیای فانی کے نعمتہای
آخرت جاودانی سے ہاتھہ کھینچا ابن ابی الحدید قصیدہ لامیہ
مین سچ حق جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام کے کہتا ہے شعر

کہتا کہ مُتْعَتَانِ کَانَتَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اَنَا اُحَرِّمُھُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَیْھِمَا مُتْعَۃُ الْحَجِّ وَمُتْعَۃُ النِّسَاءِ یعنی دو متعہ ہین دو تو حلال ہین زمانہ رسول خدا مین مین ان دونون کو حرام کرتا ہون اور مین عقاب کرونگا اور سزا دونگا دونو ... ایک متعہ حج ہے اور ایک متعہ ...

[illegible]

عَجَبًا لِقَوْمٍ اَخَّرُوكَ وَكَعْبُكَ الْعَالِي   وَجَدٌّ سِوَاكَ اَخْدَعُ

اَسْفَلُ اور تمام قصیدہ آپ کے ہاتہہ کا لکہا ہوا میری پاس

موجود ہی اور خلاصہ معنے شعر یہہ ہین تعجّب ہی ایک قوم

اور گروہ سے کہ تجھکو مؤخّر اور پیچہے کیا امر خلافت مین اور حال

یہہ کہ مرتبہ اور پایہ تیرا بہت بلند ہی اور اجداد دوسرون

کے ابتر اور پست تر تہی انتہیٰ ابن عساکر اور ابن نجار اور ابن

جریر سے نقل کی ہی کہ جب آیۃ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

نازل ہوئی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے ہاتہہ اپنے سینہ مبارک

پر رکہا اور فرمایا کہ اَنَا الْمُنْذِرُ یعنے مین ہون ڈرانیوالا اور

اشارہ کیا حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف اور

فرمایا کہ اَنْتَ الْهَادِي يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ

مِنْ بَعْدِي یعنے تو ہی ہدایت کرنیوالا یا علی ساتہہ تیری

ہدایت پائینگے ہدایت پانیوالے بعد میری انتہیٰ اور اس

کلام سے حضرت کے مستفاد ہوتا ہی چنانچہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مین خاصہ تو ہدایت کرنیوالا ہی اور خاص تیری سبب سے

ہدایت پائے جائینگے ہدایت پانیوالے بعد وفات میریکے

اس صورت مین ثابت ہوتا ہی کہ خلافت بلافصل

فرمایا ہی حضرت امیر المومنین نے کہ
لولا ان عمر نهى عن المتعة ما زنى الا شقيا والمشقى
یعنی اگر ... ہم ... ہی اور ... طریق تمہاری ... ہی
اور اوس جماعت کے حدیث
اور وارد ہی وہ یہہ ہی
کے طریق اہل بیت واقع ہی
لوم تر ہی اور جو کچھ کہ چہوٹی
بلکہ کرتے ہین اور کیا تو اتر عظیم
ہوا اور کیسے ہی نقل نہین کی
کرتے ... حالانکہ واقع نہین
خدا اور رسول کے ... اور
اور ... کے ... اور ... ہین
ہی سن ... اجماع ... اور ورود
حدیث ... اصحاب ... میں ... واقع اور
تمہاری ... اور بیان کرتے ہین ... بیان اور نقل کرتے ہوں
اور وہ یہہ ہی
کہ روایت کرتے ہین عمران بن حصین سے کہ اوس نے کہا
کہ اُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ
وَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْقُرْآنِ مَا يُحَرِّمُهَا
وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا النَّبِيُّ حَتّٰى مَاتَ
یعنی اتری آیت متعہ کی بیچ کتاب خدا کے اور کرتے تہے ہم
عمل اوس پر ساتہہ حضرت رسول خدا کے اور قرآن مین
نازل نہین ہوئی تحریم اوسکی اور منع نہین فرمایا پیغمبر خدا نے یہانتک کہ رحلت
کی دنیا سے اور اسیطرح روایت کرتے ہین عبد اللہ بن مسعود سے

بلا فصل واسطے اوس جناب کے ہی اور تفسیر مدارک مین آیہ نجوی
اسطرح سے مذکور ہی جو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہہ ایک آیہ ہی
کتاب خدا سے کہ عمل نہین کیا کسی نے ساتھہ اوسکے پہلے مجھہ
اور عمل نکریگا کوئی بعد میری میرے پاس ایک دینار تہا پہر
مین نے اوسکا خوردا کیا اور جسوقت کہ ساتھہ پیغمبر کے مناجات
کرتا تہا ایکدرم کو تصدق کیا مین نے اور دس مسئلے پیغمبر خدا
سے مین نے پوچھے اور جواب اوسکا سنا مین نے اور عرض کی
مین نے کہ یا رسول اللہ وفا کیا ہی فرمایا وفا عبارت ہی
توحید اور شہادت لا الٰہ الا اللہ سے عرض کیا مین نے
فساد کیا ہی فرمایا کفر اور شرک ساتھہ خدا کے لانا مین
نے کہا وما الحق قال الاسلام والقرآن والولایة اذا انتهت
الیک الی آخر الحدیث اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ حق عبارت
ہی اسلام اور قرآن اور ولایت اور خلافت سے ولیکن
ساتھہ اس شرط کے کہ منتہی ہو اوس جناب کیطرف پس
جبتلک کہ طرف اوس جناب کے منتہی نہین ہوئی تھی حق
کے برخلاف تھی پس خلافت ابو بکر اور عمر اور عثمان کی باطل
ہوئے اور باوجود ان سب احادیث صحیحہ صریحہ کے جو اوپر

سے یہہ عبارت ہی کہ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلعم ولیس معنا نساؤنا فقلنا الا نستخصی فنهانا عن ذلک ورخص لنا ان ننکح المرأة بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایها الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم
یعنی عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی کہ ہم ساتھہ رسول خدا کے غزوہ مین تھے اور ہمارے ساتھہ عورتین نہین تھین پس کہا ہم نے آیا خصی کرین ہم اپنے تئین پس منع فرمایا حضرت نے ہمکو اوس سے اور رخصت دی ہمکو کہ عقد نکاح متعہ کرین عورتون سے ساتھہ کپڑے کے یعنی ایک جامہ کے تا وقت معین اور مقرر کے پس عبد اللہ بن مسعود نے آیہ کو پڑھا ای وے لوگو جو ایمان لائے ہو حرام مت کرو طیبات کو جو کہ تم پر حلال کئے ہین طیبات یعنی زنان متعہ جو کہ تم پر حلال کی ہین خدا اور رسول نے اور اسیطرح روایت کی ساتھہ اس عبارت کے کہ ہی عبد اللہ بن عمر سے
سئل رجل من اهل الشام عبد اللہ ابن عمر عن متعة النساء فقال هي حلال فقال ان اباک

بی یا نہین عمر کے بیٹے عبد اللہ نے
کہ ناعورتون کے ساتہہ حلال
کہ حلال ہی یا حرام پس متعہ
عبد اللہ بن عمر سے متعہ زنان
شخص اہل شام کے آیا اور پوچھا
قول أبي مضمون یہہ ہی کہ ایک
الله أترك السنة واتبع
قد نهى عنها وأمر بها رسول
عمر أرأيت إن كان أبي
قد نهى عنها فقال ابن

خلافت جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے دلالت کرتی
ہین قوم قریش نے جناب امیر علیہ السلام کو باوجود اوس علم
اور اوس حسب اور نسب اور اوس شجاعت کے مؤخر کیا
اور کوئی سبب اوس مؤخر کرنیکا معلوم نہین ہوتا ہی مگر
یہہ کہ عمر سے منقول ہی کہ کہا اوس نے کہ صفت مزاح
نے تجھکو مؤخر کیا پہر تمکو خدا کی قسم ہی کہ آیا صفت مزاح
اسقدر معیوب اور بد ہی کہ جس شخص کو کہ خدا اور رسول
نے خلیفہ برحق کیا ہووی اور غدیر خم اور مقامات کثیر
اور بہت جا ہین فضایل اور مراتب اوسکے علی روس الا
شہاد ساتہہ آواز بلند کے خاص اور عام کو سنائے اور
پہنچائے ہون اور وہ خود جامع کمالات اور صاحب معجزات
اور کرامات ہو اور ہادی اور رہنما ہو جو غرض اور مطلب خلافت
اور امامت سے وہی ہو اور اوسی مین منحصر ہو اوسکو
ساتہہ جرم اور گناہ مزاح اور خوش طبعی کے جو سنت پیمبرون
کی ہی اوس منصب جلیل سے گرادین اور نکال دین اور اسی
منصب جلیل کو ساتہہ چند کس ناکس کے جو ہر اور برنہ پہنچانی
اور عورتون سے الزام اوٹھادین حوالے کرین اور دین صریح

سمع اور نہ عقلی کہ مستند اگر منع ہی
اوسکے منع کرنیکی ہو اور دلیل روے ہی
کرنا اوسکا اجتہاد اسواسطے کہ جو اجتہاد اپنا
مقابل نص کے ہو اور نص الٰہی اور حضرت
بنا ہی کہ بہو باطل ہی اور دلیل امیر المومنین
سی کہ قول اور فتوی اور قول آنحضرت
سکا ہیچ اسکا عصمت کی ہی اور
اوسکے عصمت کی حجت ہی اور اجماع

صریح اور ظاہر مکر اور حیلہ جوئی اُس کلام سے مستفاد اور حاصل ہوتی ہی کہ ساتھہ مزاح کے آنحضرت کو محروم رکھا ولیکن ایک منصب جو کہ خدا نے بخشا ہو دفع کرنے سے کسی کے دفع نہین ہوتا ہی کہان وہ خلافت جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہو اور کہان وہ خلافت جو کہ ساتھہ ضرب اور کُتک اور زبردستی اور مار و ہاڑ ہاتھہ لگی سے ہاتھہ آئی ہو اور لی ہو اور جو خلیفہ ثانی جو بانی مبانی ہی فرماوین کہ کَانَتْ بَیْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَقَى اللّٰهُ الْمُسْلِمِینَ شَرَّهَا ترجمہ یعنے ہی بعیت ابی بکر کی کاربی تامل اور بیفکر سنبھالی اور بچاوی اللہ تعالے مسلمانون کو شر اوسکی سے خلافت پرگنہ ردولی اور بھڑونچ کا نہین ہی کہ ہر ستاجر یعنے اجارا کرنیوالا جاہی روپے خرج کرکے لیلیوی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یعنے وہ فضل خدا ہی دیتا ہی اوسکو جسکو چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل بزرگ ہی انتہی اس مرتبۂ علیا اور درجۂ قصوی مین علم کثیر اور زہد اور ورع اور شرافت حسب اور نظافت نسب اور عفت اور پارسائی اور عصمت درکار ہی اور یہہ امر بالاتفاق مخصوص اور خاص جناب امیر مؤمنان

عصمت اہلبیت ع اور عبد اللہ بن عباس
مسعود اور عبد اللہ بن جابر
اور سعید بن جبیر اور دلیل
عبد اللہ انصاری کی ہی اور
واضح اور روشن ہی اور
حلیت پر یعنی حلال ہونے
پیشعہ کی دلیل واضح ہی جان
ہی اب ابراہیم دوسری
یہہ کہ روایت ہی
ابی رباح کہ ایک فقہاء
تابعین سے ہی صفوان بن یعلی
سے اور وہ اپنے باپ
روایت کرتا ہی کہ اوس نے
کہا سبب منع کرنے عمر کا متعہ
زنان سے اور نہی کرنا اوسکی
سے یہہ تہا کہ عمر بن حریث
ایک عورت سے متعہ کیا تہا
عمر خطاب نے اوس سے پوچہا
کہ متعہ کرنیکے وقت کون حضور
تہا اوس نے کہا
حاضر تہا اور اوسکی
بلکہ تو نے متعہ کیا اوسکی
نے کہا مین نے اپنی ماں
اور اوسکی ماں
اور حضور مین اون کے
کہا کہ تو نے متعہ کیا ہی عمر نے

کے واسطے تہا اور خلیفہ اوّل فرماتی تہی وَلِّيتُكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ وَعَلِيٌّ فِيكُمْ فَاِنْ اَنَا قُمْتُ فَسَاعِدُوْنِيْ وَاِنْ زِغْتُ فَاَقِيْلُوْنِيْ ترجمہ یعنے مین رئیس اور سردار تمہارا ہوا ہون اور نہین ہون مین ساتہہ خیر کے تم مین اور علی بیچ تمہارے ہی باوجود ہونے علی بن ابی طالب کے مین تم پر فضیلت نہین رکہتا ہون پس اگر راہ راست پر جاؤن مین تو میری مدد اور موافقت کرو تم اور اگر کجروی کرون مین امر خلافت مین تو لیلو تم مجہسے اور خلافت تالی مرتبہ نبوّت اور برابر درجۂ رسالت کے ہی چنانچہ شاہ ولی اللّٰہ نے ازالۃ الخفا مین لکہا ہی پس آیا پیغمبری اختیار مین لوگون کے ہی کہ جسکو چاہین دیوین یہہ اندک ہی بسیار سے اور ایک ہی ہزار سے اور اگر تفصیل درکار ہو احادیث کی کتابین حاضر ہین دیکہلو اور مذہب پیغمبر کو آل پیغمبر سے اخذ کیا چاہیئے اور لیا چاہیئے اور سنا چاہیئے نہ عمرو اور زید اور بکر سے کہ گہر والے اپنے گہر کا احوال بہتر جانتے ہین بیگانے کیا جانے اور پرائے کو کیا خبر اور یہہ بات محض بپاس خیر اندیشی و خیر خواہی کے اور نظر باحسانہائے اوس مخدوم کے کلمہ ہدایت کو بیچ معرض بیان کے لایا اور ظاہر کیا اگر اسپر عمل کرو تو ابہی

[illegible]

تو بھي اوسکا وقت باقي ہي اور ہرگاہ عمل نکروگے فَلَمْ يَكُ
يَنفَعُهُمْ اِيمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوا بَاسَنَا ترجمہ يعني پس نہين
ہوگا کہ نفع دي انکو ايمان ان کا ہرگاہ ديکھا باس اور عذاب
ہمارا انتہى بيت من آنچہ شرط بلاغ است با تو ميگويم تو خواہ
از سخنم پند گير وخواہ ملال ترجمہ يعني مين جو کہ شرط بلاغ ہي يعني
جو کہ شرط پہنچاني کي ہي اور بيان کرني اور کہني کي ہي تجھسے
کہتا ہون تو چاہي ميري بات سے پند لي اور خواہ ملال لے
وَمَا اُرِيدُ اِلَّا الاِصلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوفِيقِي اِلَّا بِاللهِ عَلَيهِ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيهِ اُنِيبُ فايدہ جليلہ بعضے بندگان اہل سنت
سے مضمون وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنفُسُهُمْ باوجود
اس امر کے کہ ساتھ علم اليقين کے جانتے ہي کہ شيخين ساتھ
اہلبيت عليہم السلام کے صاف نتھي اور جانتے تھي کہ
عداوت اور دشمني حضرات اہل بيتؑ کي موجب خسران
اور باعث خلود نيران کے ہي يعني سبب زيان اور نقصان
اور ہميشہ جہنم اور دوزخ مين رہنے کا ہي اوس عداوت اور
دشمني کو اختيار کيئے سبّ اور شتم شيخين پر جسارت نہين
کرتے کبھي کہتے ہين کہ شايد شيخين کو غصب کرنے فدک کے

عباس نے کہا اِنَّ اللهَ سَلَبَ اَبصَارَنَا وَسَلَبَ بَصَائِرَكُمْ يعني خدا تعالے نے انکهين ميري سلب کين يعني ميري انکهين اندهي کين اور تمهاري دلکي انکهين اور عقل تمهاري اندهي کي وَاللهِ لَقَدْ اُنزِلَتِ المُتعَةُ فِي كِتَابِ اللهِ وَعُمِلَ بِهَا عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللهِ صلعم وَلَمْ يَنهَ عَنهَا وَلَمْ يَاتِ بَعدَهُ رَسُولٌ يُحَرِّمُهَا وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ قَولُ عُمَرَ مُتعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللهِ حَلَّلتَينِ اَنَا اُحَرِّمُهُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَيهِمَا فَقَبِلنَا شَهَادَتَهُ

باب مین درمیان خود اور خدا کے کچھ عذر ہو گا چنانچہ اونکے
بعضے شعرا نے کہا ہی شعر اَهْوَي عَلِيًّا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا
اَرْضيٰ بِسَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَلَا عُمَرَا وَلَا اَقُوْلُ اِذَا لَمْ يُعْطِيَا فَدَكًا
بِنْتَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ كَفَرَا اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاذَا يَاْتِيَانِ بِهٖ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عُذْرٍ اِذَا اعْتَذَرَا یعنے مفاد اِس کا یہہ کہ مین
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو دوست رکہتا ہون اور
ساتہہ سبّ کرنے شیخین کے مین راضی نہین ہون اور یہہ بہی
نہین کہتا ہون مین کہ بی بسبب غصب کرنے فدک کے اور
محروم اور مأیوس اور نا امید کرنے پیغمبر کی لڑکی کے کافر
نہین ہوئے یعنے اگر غصب فدک کیا اور حضرت فاطمہ ع کو
محروم اور نا امید رکہا تو کافر نہین ہوئے خدا جانتا ہی کہ
بی دونو روز قیامت مین کیا عذر واسطے اس فعل اور
کام کے لائینگے انتہی اور مولانا بہاء الدّین عاملی علیہ الرحمہ
والغفران نے جواب مین ان اشعار ونکی فرمایا ہی شعر

من کلام مولانا بہاء الدّین عاملی رح

يَا اَيُّهَا الْمُدَّعِي حُبَّ الْوَصِيِّ وَلَمْ ... يَسْمَحْ بِسَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَلَا عُمَرَا

ای آن کسیکہ ادّعا مینمائی دوستی وصیّ که علی ابن ابیطالب ع علیہ السلام
وسخاوت وجود وجوان مردی میکنی بلعن کردن

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ فِي دَعْوىٰ مَحَبَّتِهِ
دروغ گفتی قسم بخداوند در دعوی دوستی عمر علیه السلام را

تَبَّتْ يَدَاكَ سَتَصْلىٰ فِي غَدٍ سَقَرَا
بریده باد دو دست تو و زعم است که بسوزی در فردا که کنایه از روز قیامتست در دوزخ

وَكَيْفَ تَهْوىٰ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ
و چگونه دوست میداری تو امیر المؤمنین را علیه السلام

أَصْبَحْتَ فِي سَبِّ مَنْ عَادَاهُ مُفْتَكِرَا
صبح کردی تو در لعن کردن کسیکه دشمن داد و علی ع را فکر کننده و متحیر و متفکر

فَإِنْ تَكُنْ صَادِقاً فِيمَا نَطَقْتَ بِهِ
پس اگر بیباشی تو راست گو در آن چیزیکه سخن گفته تو بآن چیز که عبارتست از دوستی علی ع

فَابْرَأْ إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ خَانَ أَوْ غَدَرَا
پس بیزاری بجو بسوی خداوند عالم از کسیکه خیانت کرد و غدر کرد

وَأَنْكَرَ النَّصَّ فِي خُمٍّ وَبَيْعَتَهُ
و انکار کرد نصی را که در غدیر خم واقع شد و بیعت او را

وَقَالَ إِنَّ الرَّسُولَ قَدْ هَجَرَا
و گفتند بدرستیکه رسول الله ص بتحقیق هذیان میگوید

أَتَيْتَ تَبْغِي قِيَامَ الْعُذْرِ فِي فَدَكٍ
آمده تو و خواستی آوردن عذر را در امر غصب فدک

أَتَحْسَبُ الْأَمْرَ بِالتَّمْوِيهِ مُسْتَتِرَا
آیا گمان میکنی که امر فدک باین امور پوشیده می ماند

إِنْ كَانَ فِي غَصْبِ حَقِّ الطُّهْرِ
اگر بوده باشد در غصب حق فاطمه ع پاک از گناه

فَاطِمَةٍ سَيُقْبَلُ الْعُذْرُ مِمَّنْ جَاءَ مُعْتَذِرَا
فاطمه ع که زود قبول شود عذر از هر کسیکه بیاید در حالتی که عذر آورنده است

فَكُلُّ ذَنْبٍ لَهُ عُذْرٌ غَدَاةَ غَدٍ
پس هر گناهی از برای او عذریست در صبح فردا کنایه در روز قیامت است

وَكُلُّ ظُلْمٍ يُرىٰ فِي الْحَشْرِ مُغْتَفَرَا
و هر ظلمی دیده میشود در محشر آمرزیده شده

فَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَيَّامُهُ صُرِفَتْ
پس نگوئید بر کسیکه روزهای او صرف کرده شده است

فِي سَبِّ شَيْخِكُمْ قَدْ ضَلَّ أَوْ كَفَرَا
در لعن کردن دو شیخ شما که بتحقیق گمراه شد یا کافر شد

بَلْ سَامِحُوهُ وَقُولُوا لَا نُؤَاخِذُهُ
بلکه مسامحه کنید با او و گوئید که مؤاخذه نمی کنیم با او

عَسىٰ يَكُونُ لَهُ عُذْرٌ إِذَا اعْتَذَرَا
شاید بوده باشد از برای او عذری در وقتی که عذر بیاورد

فَكَيْفَ وَالعُذْرُ مِثْلُ الشَّمْسِ مُتَّضِحٌ پس چگونه عذر ندارد و حال آنکه عذر او مثل آفتاب واضح است	وَالأَمْرُ مُنْكَشِفٌ كَالصُّبْحِ اِذْ ظَهَرَا و امر او بی پرده است مثل صبح در وقتی که ظاهر می شود
لٰكِنَّ اِبْلِيسُ اَغْواكُمْ وَصَيَّرَكُمْ لکن شیطان گمراه کرده است شما را و گردانیده است شما را	عُمْياً وَصُمّاً فَلاَ اَسْمَعاً وَلاَ اَبْصَرَا کور و کر پس نیست از برای شما نه گوشی و نه چشمی والله اعلم

حاصل مضمون انکا یہہ ہی کہ ای وہ شخص جو دعوای محبت وصی برحق کا کرتا ہی تو اور سب اور لعن شیخین پر جسارت نہین کرتا ہی تو قسم ہی خدا کی کہ دعوای محبت مین اوسکی جہوتا ہی تو خدا تجہکو ہلاک کری اور قریب ہی کہ داخل جہنم کی ہو تو چگونہ یعنی کیسی لاف اور بڑائی تولائی امیر المومنین علیہ السلام کی مارتا ہی تو یعنی کسطرحسی تولا اور دوستی علی علیہ السلام مین لاف مارتا ہو اور بڑائی کرتا ہی تو اور اتنک سب کرنی مین اوسکی دشمنون پر پس و پیش کرتا ہی تو یعنی متردد اور متفکر اور رہتا ہوا ہی تو پس اگر اس کلام مین صادق ہی تو تو باید اور شاید اور چاہیئی کہ جو شخص کہ سا تہہ اعتراف اور قبول کرنی اپنی کی خائن اور غادر تہا یعنی خیانت کرنیوالا اور بیوفائی کرنیوالا تہا یعنی جو شخص کہ آپ قبول کری اور اعتراف اور اقرار کری کہ مجہسی خیانت اور غدر اور بیوفائی ہوئی اور نص غدیر خم

غدیر خم کا انکار کری اور مُکَر جاوی اور پیغمبر خدا صلعم اور صاحب
وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی کو ساتھہ ہذیان کے نسبت دیوی ایسی کو
تو تبرّا اور سبّ نکری ۔ اب برعکس اسکے آیا ہی تو اس امر اور
اس بابت پر کہ فدک کے باب مین عمرؓ کری اور بہانہ لاو
پیچ ہاتہہ کے آیا گمان کرتا ہی تو کہ حقیقت کار کے ساتہہ آب اور
تاب اور چرب زبانی کے پنہان اور پوشیدہ ہو گی اگر غصب
کرنی مین حق جگر گوشہ رسولخدا فاطمہ زہراؑ کے عذر مقبول ہوگا پس
باید اور چاہئے کہ ہر گناہ کے تئین معذرت اور واسطے ہر ظلم
کے مغفرت ہو گی پہر جس کسی نے کہ تمام عمر سبّ اور شتم
اور لعن اور طعن شیخین مین بسر کی ہوگی تمہاری زعم اور گمان
سے وہ گمراہ نہوگا بلکہ اوسکے تئین بہی معذرت اور مغفرت
ہو گی اور اوسکو معذور رکہو اور یہی حرف زبان پر لاؤ کہ
شاید وہ درمیان خود اور خدا کے کوئی ایک عذر رکہتا ہوگا
فکیف باوجود اسکے کہ عذر اس شخص کا مثل آفتاب کے روشن
اور حقیقت امر کی صبح صادق سے اظہر و ابین ہی یعنی
حقیقت اس امر کی سورج سے روشن تر اور صبح صادق
سے باہر و ظاہر تر ہی ضرور بیان کی نہین ہی و لیکن شیطان

ہمکو گمراہ کیا اور راہ ضلالت مین بے سمع و بصر ڈالا ہی یعنے
گمراہی کے رستی مین بہرا اور اندہا کر کے چہوڑ دیا ہی اور کبہی
کہتے ہین کہ شیخین سے تبرا کرنا موجب بے ادبی کا ہی اور
اصحاب پیغمبر کو بد اور برا کہنا قبیح اور بد ہی اور حال آنکہ
تتبع سیر یعنے صاحبان تواریخ پر واضح و لایح و ظاہر ہی
کہ صحابہ ساتہہ ایک دوسری کہ خصومت اور منازعت رکہتے
تہی اور دشمنی اور جہگڑا کرتے تہی اور ایک دوسری کو برا
کہتے تہی چنانچہ کنز العمال مین منقول ہی کہ عباس عم یعنے
چچا بزرگوار جناب سید ابرار کے تہی یعنے عباس چچا حضرت
رسول کے تہی بعض مکالمات مین یعنے گفتگو اور بات چیت
مین ساتہہ عمر بن خطاب کے خطاب کیا اور فرمایا کہ اَعَضَّکَ
اللہ بظر اُمِّکَ یعنے خدا ایسا کری کہ تو اپنی مان کے فرج کو
یعنے چوت کو دانتون سے کاٹی پس اگر کوئی ساتہہ فحوائے
حدیث اَصحابی کالنجوم بِاَیِّہِم اقتدیتم اہتدیتم کے کوئی اس
باب مین ساتہہ عباس کے کہ زمرۂ اصحاب بلکہ اقارب سے
جناب رسالت مآب کے تہی اقتدا اور پیروی کری اور
سب اور شتم زبان پر لاوی تو کیا عجب رکہتا ہی عجب یہہ ہی

۱۸۶ فدک کو بخشتا ہون
بخش دیتا ہون اوسی اور
حضرت رسول نے فدک کی
حضرت فاطمہ زہرا کو بخش اور تسلیم کیا ہی الی
تک جس جگہ حضرت
رسول ہین عامل حضرت
فاطمہ کا فدک مین ہمہ حاصل
فدک کا یعنے آمدنی فدک
کہ حضرت فاطمہ کو دیتی تہی اور بعض
کہتے ہین کہ ابو بکر نے رسول کے بعد حضرت رسول
کے ابو بکر نے فدک کو حضرت فاطمہ
سے لیا اور جب دعوی کیا حضرت
فاطمہ نے کہ فدک حق میرا ہی تب حضرت فاطمہ
نے گواہ طلب کئے حضرت
حضرت علی اور حضرت امام حسن
اور حضرت امام حسین
اور ام ایمن نے
اور واسطے گواہی شرع
قسم کہ پیغمبر نے فدک بخش
لیگئین کہ حضرت فاطمہ کو دیا ہی
حضرت فاطمہ نے بسبب التماس
امیر المومنین یعنے
حضرت فاطمہ کے گواہی دی ابو بکر
لیگئے اور گواہی دی
اور عمر نے کہا ہذا تعلمہ
الی نفسہ فلا تقبلوا
شہادتہ یعنے یہہ خاوند
لیجاتا ہی منفعت کو کرتا ہی نفع سے
طرف اپنی یعنے اپنی منفعت
واسطے اپنی کرتا ہی اور
نفع پہنچاتا ہی ہم نہین قبول کرتے گواہی اوسکی اور
ہم رد کرتے گواہی امام
حسن اور امام حسین کے

که کہنے سے لعنت کے درہم برہم ہوتے ہین اور اسطرح کی حدیث کو
جو دلالت اوپر منقصت اور رزالت اوسکی کی کرتی ہی احادیث
کی کتابون مین بیان کرتے اور لکہتے ہین یہہ ہی من جانب اللہ
ہی یعنے خدا کی جانب سے ہی اور دلائل استقامت اس
شاہ راہ سے ہی کہ باوجود سالہائے دراز قلمرو سلطنت
اور ریاست زیر نگین اعدائے دین کے ہتی اور چرخ ناہنجار ساتھہ
مراد اون اشرار ونکی پہرتا تہا اور بیچ اس مدت مدید کے دین
سدید اور مضبوط کو پامال اور مضمحل کرکے احادیث بہت سی
مدح شیخین مین اور نقص ائمہ مصطفین مین وضع ہوئین اور
گئین اور بسبب اضغان این احادیث کاذبہ یعنے کینہا و عداوتہا
و دشمنی ہا ان جہوٹی حدیثین بنانے کا خلعت اور زر کثیر اور
انعام اور بہت سا روپیا پانیکا تہا اور اس صورت مین توقع
اور امید یہہ رکہتے ہتی کہ کچہ خبر اور اثر اور کچہ علامت اور نشان
مدح اور تعریف حضرت امیر المؤمنین علیہ الصلوۃ و السلام سے
اور مذمت اور بدی شیوخ لئام سے صفحۂ روزگار مین باقی
نرکہین اور نرہی ولیکن اتبک اخبار اور آثار بیشمار کتب اہل
سنت مین موجود ہین کہ واسطے حضرات ائمہ معصومین صلوات

صلے اللہ علیہم اجمعین کے تعریف اور مدح اور شیخین کے حق مین مذمت
اور قدح اوس سے کالنُّورِ علی شاھِقِ الطُّورِ نمایان اور ظاہر
اور پیدا ہی ترجمہ یعنے مانند نور کے اوپر اونچی پہاڑ طور کے اتھی
چنانچہ تھوڑا سا اوس سے مذکور ہوا ہی اور یہہ دلایل
جو مین نے لکھے ہین بطریق تبرع کے ہتی یعنے بخشش غیر واجب
اور بے راہ کی ہتی اسلئے کہ اصل خلافت اور امامت اور
شرافت جناب امیر المؤمنین ع کی تمام کافہ انام کیا شیعہ
اور کیا سنی ہین متفق علیہ ہی یعنے اصل خلافت اور حقیقت
امام آنحضرت ع مین کیا شیعہ اور کیا سنی سب کا اوسپر
اوسکے اتفاق ہی اور کسیکو خلافت مین اوس جناب ع
کی انکار نہین ہی اور فرق یہی ہی کہ لیے ابی عا فصل اور
فضل خلفاء ثلثہ کا کرتے ہین یعنے تینون خلیفون کو بڑا جانتے
ہین اور حضرت علی ع کو جدا اور سب سے پیچھے قرار دیتے
ہین اور ہم اوسکا انکار کرتے ہین اور بینہ اور ثبوت
اسکا اوپر ذمہ اور عہدہ مدعی کے ہی نہ اوپر ذمہ
اور عہدہ منکر کے ہی اور مع ہذا اسیواسطے ہم آیات
کتاب مبین اور احادیث حضرت خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ

علیہ وآلہ کو شاہد اور گواہ لائے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا اور قطع نظر اس سے ہم نے ساتھہ اخبار اہل سنّت کے اصل مطلب کو ثابت کیا وَالْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَآءُ یعنے فضل اور بزرگی وہی درست اور صحیح ہی جو کہ گواہی دی ساتھہ اوسکے اعداؤن اور دشمنون نے پس جو شخص کہ کہ تعصّب یعنے طرفداری دونو طرف کی نر کہتا ہو جانیگا اور سمجھیگا کہ حق اور سچ کسکی طرف ہی و السلام خیر ختام اور اختتام اور مناسب اس مقام کے روبکاری ہی کہ بعد تالیف اس رسالے کے نصاری مین روداد ہوئی اور اوسکی نقل اسوقت مین ثبت ہوئی

سوالات مستر اسمت صاحب از مولوی سلامت علی حنفی مذہب

سؤال محمّدیان یعنے امّت محمدؐ کتنے فرقے ہین
جواب تہتّر فرقے سؤال ان فرقون مین

ہی اور ام رحرام ہی تو انہون نے پیغمبر کے سخن کو نسنا ہوگا اور قبول نکیا ہوگا یہہ دلیل اونکا عصیان بلکہ کفر کی ہی اور باوجود اسکی کہ حق تعالے نے انکی پاکی اور عصمت کی گواہی دی ہی کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا

سے کون سے زیادہ اور ساتھہ کثرت کے ہین **جواب**
سنت جماعت اور شیعۂ اثناعشری **سؤال** امام
اور مقتدا اور مدار علیہ کہ بموجب ایہا اور ارشاد اور
کتاب اوسکی پر عمل کرتے ہین ہر ایک فرقے سے کون کون
ہین اور کتنے ہین **جواب** امامان اہل سنت چہار ہین
امام اعظم اور امام شافعی اور امام حنبل اور امام مالک
اور ہر چہار پیشوا اور صاحب کتاب اور مقتدا اہل سنت کے
ہین اور امامان فرقہ اثناعشر کے بارہ ہین اسواسطے اس
فرقے کو اثناعشر کہتے ہین **سؤال** دونو فرقون کے امام
ساتھہ ایک پیغمبر کے کیا خویشی اور قرابت رکھتے ہین
جواب سنت جماعت کے امام پیغمبر کے ساتھہ
کچھہ خویشی اور قرابت نہین رکھتے ہین اور امامان اثنا
عشری ایک داماد ہی اور باقی اوسکی اولاد یعنے
ایک امام داماد پیغمبر ہی اور باقی گیارہ امام اوسکی
اولاد اور ایک جدی ہین **سؤال** تمام اہل سنت
چارون امامون کو برحق اور واجب الاطاعت جانتے
ہین اور چارون کی پیروی کرتے ہین یا ہر ایک نے ایک

ایک امام اختیار کیا ہی اور اوسکو امام واجب الاطاعت
جانتا ہی اور اوسکی کتاب پر عمل کرتا ہی **جواب**
اہل سنت چار فرقے ہین اور اپنے امام کے نام سے کہ جسکے
پیروی کرتے ہین مشہور اور معروف ہین اور اوسکے قول اور
کتاب اوسی امام اپنے کے عمل کرتے ہین اور ہر ایک امام اپنے
کے جو اختیار کیا ہی اور تین اماموں کو اپنے اوپر واجب
الاطاعت نہین جانتے ہین **سؤال** فرقہ اثنا عشری
نے بہی ہر ایک نے ایک امام کو اپنے اماموں سے اختیار
کیا ہی **جواب** ہر ایک بارہ اماموں کو اپنا امام
اور واجب الاطاعت جانتا ہی یعنی شیعہ اثنا عشری
دوازدہ امام کو برحق اور واجب الاطاعت اور جمیع
امور مین انکو اور انکے حکموں کو ایک جانتے ہین **سؤال**
اہل سنّت نے ساتہہ کونسی علّت کے چار اماموں کے درمیان
مین ایک کے قول کو دوسری پر ترجیح اور زیادتی دیکر اور
واجب الاطاعت جانکر اوسکو قبول کیا اور شیعہ
اثنا عشری نے اسطرح سے نہین کیا اور سبکو واجب الا
طاعت جانا مگر اہل سنّت کے امام اپنے اقوال اور کتاب

کتاب مین اختلاف بہت رکہتے ہین کہ ایک دوسریکو خبر نہین کرتے ہین **جواب** ہان البتہ اختلاف اقوال اور کتاب مین رکہتے ہین پس یہان سے ثابت ہوتا ہی کہ اہل سنت جماعت چار امام بجائے چار گواہ بیرونی یعنی باہر کے جو نزدیکان اور خویشان اور اقربائے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ سے نہین ہین اور اونکے اسناد و نہین بہی اختلاف کلی اور بہت ہی رکہتے ہین اور شیعہ اثنا عشری بارہ امام بجای بارہ گواہ جیّد اور مضبوط جو نزدیکان اور خویشان اور اقربائی حضرت رسول سے ہین سب متفق القول ہین کہ انکے اجتہاد مین اختلاف نہین ہی رکہتے ہین لہذا اس سبب سے اسطرف اور اس جانب سے اور از روئی عقل کے گواہی گواہان دوازدہ امام علیہم السّلام سے دین اثنا عشریکا ثابت اور سچا اور بہر نوع اور بہر حال اَولیٰ اور افضل اور انسب ہی کہ کلام مین دوازدہ امام کے یعنے بارہ گواہون کے کچہ اختلاف نہین ہی اور دین اہل سنت جماعت کا بسبب اختلاف کے انکے اپنے اقوال مین دین

دین اختراعی ثابت اور ظاہر ہی اور بس ہی دلیل قوی ہی
حقیقت پر مذہب مرتضوی کے

خاتمہ

للّٰہ الحمد کہ جناب مولوی موحی الیہ بعد مطالعہ کرنے اس کتاب کے حقیر کو تنہائی مین بلا کر اظہار کیا کہ مین این سب مطالبون کو سمجھا اور جانا ہون اور اعتقاد ساتھہ اونکے رکھتا ہون اور اغیار سے کیا صغار اور کیا کبار سے بیزار ہون اور دوسری مجلس مین فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ نجات منحصر ہی محبت اہل بیت علیہم السلام مین اور لعنت کرتا ہون دشمنان اہلبیتؑ پر اور مین فضایل اور مناقب علی ابن ابی طالبؑ کے جانتا ہون اور معالم التنزیل تفسیر قران مین حدیث مباہلہ اور حدیث عبا یعنے کسا کو دیکھا اور پڑا ہون کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے روز مباہلہ مین جناب امام حسینؑ کو اپنے آغوش مبارک مین لیا اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ اور علی مرتضیؑ کو اپنے ساتھہ لیا اور باہر شریف لائے اسطور سے کہ عبا اپنی آنحضرت پر اوڑہائے ہتی نہ خلفائے ثلاثہ پر اور حدیث مَن کُنتُ مولاہُ فعلیٌّ مولاہُ ثابت کرنے مین اس مطلب کے کافی ہی جبکہ آنحضرت مولا ہر ایک کا ہو

غاصب معلوم کری کہ وہ اوس کے اور ظالم ہی ... لیلیویگا اور اس ملک کو ... کریگا اور دیویگا ابوبکر کو تسلیم نہین حضرت امیرالمومنین علیؑ نے پوچھا کہ گواہ مدعی سے طلب کریگا یا مدعی علیہ سے ابوبکر نے کہا گواہ مدعی سے طلب کرونگا کہ حضرت

امیر المومنین نے فرمایا پھر ... آنحضرت ... اور مدعی پر ہی اور قسم ... البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر رسول صلعم فرمایا ہی

دوسرون کی کیا حد اور طاقت کہ اوسکی ہمسری کرین کہ خود
عمر ابن خطاب نے بارہا کہا لَولا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ ولیکن اظہار
کرنا اس مذہب کا صلاح اپنی وقت کی نہین جانتا ہون
یہان تلک ملخص کلام اس بزرگ کا تہا جو بیان ہوا وَ
وَمَن یَهدِ اللهُ فَهُوَ المُهتَدِ وَالسَّلام وَاللهُ یَهدِی مَن یَشاءُ
اِلٰی صِراطٍ مُستَقیم یعنے خدا ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے
طرف راہ راست کے

انتہی

سوالی کہ حضرات اہل سنّت جماعت در باب قرآن از جناب مولانا وسیّدنا حضرت سلطان العلما مینمایند و جواب ان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کے باب مین آیا یہی قرآن منزل من اللہ ہی بلا کم و کاست اور اسکی تمسک کرنیکو وصیت کیا تہا پیغمبر صلعم نی اور یہی اکبر ثقلین ہے اور اسکو امیر المومنین ع نے جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سے لکہا تہا اور اسکو ائمہ ہدی ع نی حفظ کیا اور اسی پر صاحب الامر ع عمل کرینگی اور اسکو نماز مین پڑہین گے اور اسکی احکام برحق اور واجب العمل ہین اور یہی قرآن ہی کہ جسکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین تبدیل اور تحریف کو دخل نہین اور یہی ہے کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین ہے اور یہی ہی کہ جسکی شان مین ہے وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید فقط یا وہ قرآن اور تہا اور یہہ اور ہی اگر وہی ہی تو ویسا فرمائی اور اگر وہ قرآن اور تہا تو اوسمین کتنی آیتین نہین اور اوسمین کیا

موضوع ہی اسکی سبب سے کہ مخالف نص قرآن مجید ہی قولہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی امر فرماتا ہی یا فرض کرتا ہی اور وصیت کرتا ہی اللہ تعالی تمکو تمہاری اولاد کے کام مین اسطرح کہ واسطے مرد کے ہی مانند دو حصہ عورتون کے انتہی

مذکور تہا اور سہمین اور اوسمین کتنا ایرپہیر تہا اور اب دنیا مین کوئی
اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی کسی ملک مین موجود ہی
یا نہین اور موجود ہی تو فرمائی کہان ہے اور اگر موجود نہین تو
فرمائی کہان ہے اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سے غائب
ہوا اور یہہ قرآن مروج کیونکر رواج پایا اور اس قرآن مروج
کے تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کے اعتقاد مین مؤمن ہے یا منافق
اگر مؤمن ہے تو مؤمن کا یہ کام نہین کہ نیا قران بنای اور کہی کہ یہہ قران
منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مؤمنونکو منافقونکی روایات
پر اعتماد کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار
دینا اور اوس سے احکام دینیہ نکالنا دینداری ہی یا بیدینی سائل
چونکہ محض طالب حق ہی اسواسطی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتاب
سے لکہین ۃ تمام شد سؤال سہمن

جواب

ازطرف شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت حال یہ ہی کہ جو قران مجید کہ بالفعل مروج اور متداول ہے
اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی وقت خلافت مین جمع کروایا ہی اور
پیشتر جو عہد خلیفہ اول مین جمع کیا گیا تہا اور وہ قران کہ عبداللہ

عبد اللہ بن مسعود وغیرہ نی جمع کیا تہا سبکو حضرت عثمان محرق القرآن
نے آگ مین جلادیا اور خاکستر کو اوسکی خاک مین ملوادیا چنانچہ مشکوٰۃ
شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت طولانی لکہی ہے کہ خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ زید نی کہا بعد جنگ یمامہ کے جسمین اکثر قراء قرآن
شہید ہوے مجکو ابوبکر صدیق رض نی بلایا اور مشورہ عمر بن خطاب
کے بہت اصرار اور تاکید کی مجہپر کہ قرآن کو جمع کر آخر الامر مینی جابجا سے
تلاش کرکے قرآن کو جمع کیا تا اینکہ آخر سورہ توبہ کہ نزدیک ابو خزیمہ
انصاری کے پایا اور کسیکی پاس نہ تہا وہ یہہ آیت تہی لَقَدْ جَاءَ
كُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ توبہ تک اور جوکچہہ کہ مینی
جمع کیا صحیفوںمین لکہہ کے ابوبکر صدیق کو دیدیا اور اونکی پاس
تادم حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر رض کے مدۃ العمر اونکی پاس
رہا پہر بعد وفات اونکی نزدیک حضرت حفصہ اونکی بیٹی کے رہا
اور روایت انس بن مالک مین مذکور ہی کہ حضرت عثمان نے
اون صحف کو حفصہ سے منگوالیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینی کے
اوسکو واپس کرونگا جب حضرت عثمان نے قرآن کو جمع کروایا تو
اوس صحف کو حفصہ کے پاس بہیجدیا اور اپنی قرآن کا ایک ایک
نسخہ اطراف ممالک مین بہیجا اور حکم کیا کہ سوا اس قرآن کے جوکچہہ

کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلا دین شیخ عبدالحق دہلوی نے
لکہا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جو صحف نزدیک حضرت
حفصہ کے تہی بعد واپس کرنیکی پہر وہ بہی جلا دئی گئے انتہی الملخصا
اور یہہ روایت تو مشہور ہے کہ جبکہ ابن مسعود نی انکار دینی کا
اپنے مصحف کے کیا تو حضرت عثمان نے اونکو ضرب اور تادیب
کے اور اونسی بزور قرآن مجید کو لیکی جلوا دیا اور کچہہ پاس اونکی
صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوزے
خلافت نیادکی قرآن سوزی ہین طشت از بام افتادہ ہی کہ علماے
اہل سنت بہی انکار اوسکا نہین کرسکتے بلکہ فخر رازی نے نہایۃ
العقول مین لکہا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نہایت
تعظیم ہی کہ مبادا کوئی پرزہ اوسمین سے زمین پر گر پڑے
تو باعث اہانت اور سبکی کا ہوگا سبحان اللہ جلانا قرآن
کا تعظیم ٹہیرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حال آنکہ
جلال الدین سیوطی نے کتاب اتقان مین قاضی حسین سے نقل کی
ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرآن کا خلاف احترام ہی اور جو چیز
کہ خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی اب
ہم پوچہتی ہین کہ کیا اعتقاد ہی حضرات سُنّی کا اس مقدمہ مین

وانی خفت الموالی من وراءی وکانت امراتی عاقرا فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا

مقدمہ مین کہ جو مصاحف عہد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مین لکھی
گئے تھی اور وہ قرآن جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نے جمع کئی تھی اور
حضرت عثمان نے اون سبکو جلا دیا منزل من اللہ تھی یا نہتی اگر کہو
کہ منزل من اللہ اور واجب العمل تہی تو پہر کیون جلا ڈالی گئے اور
اوسمین کتنی آیتین تہین اور اوسمین کیا مذکور تہا اور یہہ اون مصاحف
محرقہ مین اور اس قرآن مروج مین کتنا ایر پہیر تہا اوسکا بتانا تو
ہمکو لازم ہی ہمسے کیا پوچہتی ہو یہہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہم
سی پوچہو کہ کیا ایر پہیر تہا اگر کہو کہ ایسا اختلاف تہا کہ جیسا
اختلاف قراءت تو نہین قراء سبعہ یا عشرہ کی ہی تو یہہ نہین ہو سکتا
اسواسطے کہ ایسا اختلاف تو اب بہی موجود ہی پہر اسکو کیون
نہ جلا دیا اور اوسکو جلایا اسی صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف
بہت تہا اور بڑا ایر پہیر تہا پہر بتاؤ کہ وہ قرآن کہان گئے
اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اونکی
کسی ملک مین موجود ہی یا نہین ہی اگر موجود ہی تو فرمائی کہان
ہی اور اگر موجود نہین ہین تو آیہ انا لہ لحافظون کسطرح صادق
ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من
حکیم حمید بنابر مزعوم اہل سنت کے کیونکر صحیح ہوگا اور اگر

کفر پر ذکریا کے
نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد
یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
اللہ کے ایسی اعتقاد سے باوجود
وجود اسکی کہ آخر دعا مین کہا
ذریت رضیا پس بلا شک
اور شبہہ نبی راضی ہوگا
اگر مراد اثبت مذکورہ
نبوت ہو تو واجعلہ

کہو کہ وہ مصاحف محرفہ ہرگز منزل من اللہ نہ تہی اور یہہ قرآن مروج
منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین مین اور اوائل عہد حضرت عثمان
مین کونسا قرآن تہا اور کسپر عمل کیا جاتا تہا اور تراویحو مین
کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنیوالی اون مصاحف کے اعتقاد
حضرات شیعہ مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا
کام یہہ نہین کہ کوئی نیا قرآن بنا لیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ
ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جہنون نے پہلی قرآن جمع کیا تہا وہ منافق
تہی اور اونکا جمع کیا ہوا ...... تہا تو مقام تعجب ہے کہ شیخین نے اپنی
وقت مین اون منافقونسی لیکی نہ جلوایا اور اوسکو مقبول
رکہا اور احکام شرع کے اوس سے نکالی اور نماز و نہین اوسی
پڑہا اور وہ لوگ ہی تو اصحاب تہی پہر حدیث اصحابی کا
لنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد ہی یا بالکل فراموش
ہوگئی او فرمائی کہ جناب رسالت مآب نے جو اپنی امت کو وصیت
کی تہی کہ مین تم مین چہوڑتا ہون کتاب اللہ او اہل بیت اپنی کہ
یہ دونو جدا نہونگی تا وقتی کہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر
پر مراد اوس سے کونسا کلام اللہ تہا اگر یہی قرآن مروج تہا
تو یہہ عہد حضرت عثمان مین مروج ہوا اسوقت کہان تہا اور وہ

اور وہ قرآن جو جلای گئے وہ تو منزل من اللہ نہ تھی تو پھر اہل بیت
اور قرآن مین عہد حضرت عثمان تک جدائی لازم آئی ہے شاید اس
حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رہگیا ہی کہ عہد حضرت عثمان سی انمین
آپسمین جدائی ہنوگی تا ورود حوض کوثر مگر توجہہ اس فقرہ شریفہ
کے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہل بیت ع کو کسطرح
کروگی اور ابن عبد البر مالکی نے کتاب استیعاب مین محمد بن سیرین سے
روایت کی ہی کہ جب لوگون نے ابوبکر سے بیعت کی تو حضرت امیر ع
نے بیعت مین تاخیر کیے اور اپنی گہر مین بیٹھہ رہی ابوبکر نے کہلا بھیجا
کہ کیون دیر کے تمنی میرے بیعت مین آیا کراہت کے تمنی میری امارت
اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیر ع نے کہ کراہت تو نہین کے
مینے لیکن قسم کہائی ہے مینی کہ نہ اوڑہونگا اپنی ردا کو سوای وقت
نماز کی جب تک کہ جمع نہ کرکون قرآن کو کہا ابن سیرین نے کہ
روایت پوہنچی مجھکو کہ اوحضرت نی جمع کیا قرآنکو موافق اوسکی کہ نازل
ہوا تھا اور اگر ہاتھہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوسی علم کثیر حاصل ہوتا اور
اوسکی قریب دوسری روایت عبد الرزاق کے اسناد سی اوسی
کتاب مین مذکور ہی اب ہم پوچھتی ہین کہ وہ قرآن کیا ہوا اور
کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم ہی

یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہے اور کس ملک اور کس شہر مین ہے
اور جتنی سوال کہ تمنی ہم سی کئے تم سی بہی کئے جاتی ہین اوسکا جواب
تمپر لازم ہے اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ قرآن مروج اور جتنی قرآن کہ محرف
ہوی ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی
ہی اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اونکا
باعث احراق بنار جحیم ہی اور بنابر روایات سبعہ احرف کی جو
اختلافات اونمین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قران مجید
اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ مین لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی نے خود
فرمایا ہی کہ سنا مینی ہشام بن حکیم خرام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقان
کو برخلاف اوسکی کہ جو مین پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا نے مجہکو پڑہایا
تہا پس قریب تہا کہ مین اوس سے اسیوقت پہڑ جاؤن لیکن مینی
اوسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ قراءت کو تمام کیا پہر تو مینی ردا اوسکا
گلی مین ڈالکی کہینچا اور کہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ صلعم کی پاس
لیگیا اور کہا کہ سنا مینی کہ اس سے کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان کو برخلاف
اوسکی کہ مجہکو آپنی تعلیم کیا ہی فرمایا آنحضرت نے مجہسے کہ چہوڑ دے
اوسکو بعد ازان ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح سی پڑہتا ہی اوسنی
پڑہا اوسیطور سی کہ پہلی مینی اوس سے سنا تہا آنحضرت نے فرمایا

فرمایا کہ اسطور سی یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجہسے فرمایا کہ تو بہی پڑھ
مینی بہی پڑہا فرمایا کہ اسطرح سی نازل کیا گیا ہی مین اوسوقت حیران
ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسطرح سی نازل ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ
یہہ قرآن نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سے کہ میسر
ہو اور مخفی نرہے کہ یہہ سات حرف غیر قراءتون قرای سبعہ کے
تہے کہ وہ حروف باقی نہ رہے اور یہہ باقی ہین مانند قراءت
ابی بن کعب اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی فَمَا
اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ اِلیٰ اَجَلٍ مُسَمًّی فَاٰتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً
چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن اثیر جزری نی بہی اقرار اسکا کیا ہے
کہ سبعہ احرف سوای قراءت سبعہ کے ہی اگر تم کہو کہ قراءت
الی اجل مسمی کے قراءت شاذہ ہی اسکا اعتبار نہین ہی تو ہم کہین گے
کہ یہہ قراءت شاذہ نہین ہے بلکہ تمنے اسکو شاذ بنا دیا ہے
اسلئی کہ بہت سے قراءتون کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی
رکہا پہر جو قراءت اوسکی سوا ہوگے وہ تو شاذ کہی جاوی گے
اگر وہ سب قرآن موجود ہوتی تو کاہیکو شاذ ہوتی اور یہہ قراءت
تو تفاسیر اہلبیت سی ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے
جدائی قرآن کے اوسنی محال ہے خلاصہ مطلب یہہ ہی کہ یہہ قرآن

ومن اذانی فقد اذی اللہ یعنی حضرت فاطمہ میری ٹکڑا ہی جس کسی نی ... منی من اذاہا فقد اذانی فرمایا ہی کہ فاطمۃ بضعۃ مراد حضرت رسول اللہ نی ایذا دی اور حرام ہی ایذا اور مخالفت کرنا انہی ہی بلکہ ... کرون اور اونکی وصیت کی ... مین ہی کہ اونکی وصیت کی مخالفت سبب اونکی وصیت کی اور بہی اصحاب کو جنکی حضرت نے فرمایا

مروج بلاشبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہی مگر یہہ جو پوچہی
ہو کہ کچہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہین سو روایات اور احادیث
شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن
نہ ایسا نقصان کہ مانع و منافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلئی
حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا
اس پر ہمکو بہی ہی ہان بعض قدمای علمانی ہماری بالمرہ انکار نقصان
قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہ اسمین نہین ہوا
ہی مشکل ہی لیکن زیادتی کسی آیت کی تو البتہ نہین ہوئی ہی اور جو
تمنی پوچہا کہ جمع کیا ہوا حضرت امیرؑ کا بہی قرآن ہی تو یہہ سوال
تمسی بعید تہا اسواسطی اگر یہہ وہی قرآن ہوتا تو محنت اور مشقت
عثمان کے جمع کروانی قرآن مین زید بن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی
مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتی اسکو تم کیونکر گوارا کر سکتی ہو اور وہ قرآن
جو حضرت امیرؑ نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ انہین حضرت کی پاس
اور انکی اولاد طیبین و طاہرین کی پاس موجود اور مخزون رہا اور اب
حضرت صاحب الامرؑ کے پاس موجود ہی جسوقت مین کہ انحضرت کا ظہور اور
خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط اب حضرات سنیہ کو بیان اپنے اعتقاد کا اور جواب ہمارے
سؤالوں کا ضرور اور ہتحتم ہی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

تمام شد

اونکی شہادت کے یعنی جناب امام حسن اور جناب امام حسین ع نے گواہی دی حضرت فاطمہ ع
کیطرف سے فدک کے باب مین اور انہونے نسنی اور تمام مہاجر اور انصار اس روایت
اور حدیث مین متفق ہین کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِکِ وَیَرْضٰی
لِرِضَاکِ یعنی ای فاطمہ بدرستیکہ خدا غضب کرتا ہی واسطے غضب ہونے تیرے کی اور خوشنود او
رضامند ہوتا ہی ساتہہ تیری خوشنودی اور رضامندی کے پس بموجب اس حدیث کے حضرت
فاطمہ ع کا غضب غضب خدا کا ہی پہر خدانے ان پر غضب کیا ہوگا بحکم حدیث اول کے فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ
مِنِّی ہی پس جو کوئی کہ رنجیدہ کری اور دکہہ دیوی حضرت فاطمہ ع کو اوس نے رنجیدہ کیا اور
دکہہ دیا خدا کو اور خدا فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی بدرستیکہ وہ لوگ جو ایذا دیتی اور رنجیدہ کرتے ہین خدا اور اوسکی رسول
کو لعنت کی خدانے اون پر دنیا اور آخرۃ مین انتہی پس بلاشبہہ وی اور اونکی اتباع ظالم
اور کافر ہونگے اور لعنت خدا اور رسول اور ملائکون یعنی فرشتون کی اونپر ہوگی اور غضب
الٰہی کا متوجہ اونکی ہوگا جبکہ حسینہ نے سخن کو یہان تک پوہنچایا تب ابراہیم اور ابو یوسف
اور شافعی اور تمام علما ایکبار اوٹہی اور قصد اور ارادہ حسینہ کے قتل کا کیا اور جفا کرنے
اور ایذا اور آزار دینے مین اوسکے ہوئے اور اوس نے بہی بقدر طاقت اور قوت اپنی
کے کوشش اور سعی کی اور داڑہی کو ابراہیم کی اپنے ہاتہہ مین پکڑی اور چہوڑتی نہین تہی
اور ہارون رشید دیکہتا تہا جسوقت کہ یحیی بن خالد برمکی نے انکی ہجوم کو دیکہا ہارون رشید
کے پاس آیا اور کہا کہ تو آج رسولخدا کے جگہہ پر بیٹہا ہی اور ایک لونڈی نے تمام علمائ
زمان کو الزام دیا اور سب کو عاجز کیا ہی اور انہونے ساتہہ ظلم اور تعدی کے تیری
مجلس مین ارادہ اوسکے قتل کا کیا اور قصد اوسکے ایذا اور آزار کا کیا ہی اور ہر ایک
امرا سے حسینہ کے جانبداری کی باتین اور حکایتین عرض کرتے تہی اور ابن عم ہارون
رشید کے چچا کا بیٹا جو محبان اہلبیت ع سے تہا تلوار کہینچکر ابراہیم اور علماؤن کے
طرف متوجہ ہوا سب نے ایکدفعہ حسینہ سے دست کوتاہ کیا یعنی ہاتہہ اوٹہایا اور اپنی

جگہہ پر بیٹہی ہارون رشید ابراہیم پر غصہ اور غضب ہو کر بولا کہ کچہ شرم خدا سے نہین رکہتا اور کرتا ہی اور تم سب علما جو حاضر ہو اپنی تئین علم اور فضل تمام اہل زمان سے جانتی ہو اور جواب سے ایک لونڈی کے عاجز اور مضطرب اور گہبرا گئے ہو اور تمام مردم یعنی سب لوگ خواص اور عوام سے تم پر ہنستے اور تمسخر کرتے ہین باوجود اِسکے شرمندہ نہین ہوتے ہو اور قصد قتل اور ایذا اور آزار اوسکے کا کرتے ہو جسوقت کہ لوگون نے اِن باتون کو ہارون رشید سے سُنا تب سب نے امرا اور اعیان دولت سے ملامت کرنے شروع کی اور ابراہیم اور تمام عُلماؤن کو مذمّت اور تشنیع اور سرزنش کیے حُسنیہ باوجود اِنکے ہجوم کے خائف نتہی اور چپ نرہی اور دوسری مرتبہ پہر آغاز سخن کرکے بولی اِی معاندان گمراہ اور اِی دشمنان خاندان رسولِ خدا خدا سے ڈرو اور روز بازخواست یعنی قیامت سے اندیشہ کرو اور واسطے جاہ اور منصب دنیا اور پانچ دن کی زندگی کے کمر اوپر عداوت مصطفے اور مرتضی اور اہلبیت کے ہمت باندہو اور ساتہہ کلام مزخرفات اور مہملات کے جو قبیل افسانہ اور افسون سے ہین کوتاہ نظر والون کی یعنی احمقون اور نادانون کی آنکہون کو مت چہپاؤ کہ فلانا ساتہہ اتفاق خلایق کے خلیفہ ہوا اور فلان کو واسطے فلان کے امیر کیا پہر وہ افضل ہوا اور مانند ان حکایات واہیہ اور روایات لاغیہ کو یعنی بیہودہ اور لغو اور جہوٹی حکایتون اور روایتون کو علم رسالت اور نبوّت اور امامت اور عصمت اور طہارت اور اسرار ملائکہ اور تحقیق حقایق مین حجّت قرار دیئے ہین اور زبان خلایق مین ڈالا ہی اور اُنکو گمراہ کیا ہی کیون نہین قیامت اور حشر اور نشر اور عذاب ابدی سے یاد کرتے اور غضب آلہی سے نہین ڈرتے ہین سو ہزار فتنے خلق مین ڈالی ہین اور سو ہزار فرسنگ دور تر لوگون کو معرفت خدا اور رسول اور امام برحق سے پہیکے ہین اور ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مین چہوڑ دیئے ہین اور اکثر حکایتین اور روایتین اور احادیثین موضوعہ تمہارین نقل کی گئیے ہین اون سے جو ظالمان اہل بیت اور فاسقان اور زنان اور کودکان گنجشک بازان ہین یعنی بہت روایتین اور حدیثین تمہاری یہان کی بنی ہوئی اور نقل

اور نقل کی گئیے ہین اونسے جو ظلم کرنیوالے اہل بیت پر ہتی اور فاسق ہتی اور عورتون
اور بچّون سے ہین اور قبیل افسانہ اور خواب اور خیال سے ہین اور یہہ مثل ویسے ہی جیسے کہ ایک
شخص قصّہ اور کہانی کہتا ہی بہت سے عورتین اور بچّے سنتے ہین اور بعضے سوتے ہین جبکہ
قصّہ اور افسانہ تمام ہوتا ہی اون بچون کبوتر بازون اور عورتون اور فاسقون کے نامون
کو سلک روایت کرنیوالون اور حدیث اور اخبار لکھنیوالون مین لکھتے ہین قال فلان و
راوی فلان اور افواہون مین ڈالتے ہین کہ فلان حدیث فلان شیخ نے پڑہی ہتی اور
فلان شیخ سے روایت کرتا ہی اور فلان شیخ جولاہا اور حجّام محدّث اور مفسر ہی اور فلان
جاہل بے بصیرت فلانے زاویہ مین صاحب چند اربعین ہی یعنے گئیے ایک چلّا فلانے زاوی
مین بیٹہا ہی اور بڑی اولیاؤن اور مقتداؤن مین سے ہی زمانے کے اور فلان شیخ نے
خواب مین دیکہا ہی اور حضرت پیغمبر سے ایسا سُنا ہی اور علی ہذا القیاس جاہلان بے
بصیرت اور ابلہان بے معرفت اور کوران زاویۂ جہالت اور غولان بادیہ ضلالت
اطراف بلاد اور جوانب امصار اور آفاق سے آتی ہین اور ہمین اور ایسا راو پیش اور پس
بترک جویان دوڑتے اور چلتے ہین اور واسطے تمہاری نقل کرتے ہین اور بنائی شریعت
اور معرفت اور طریقت کو اوپر خواب اور خیال اور وہم اور گمان کے رکہکر تمہارے
لئیے نقل اور روایت کرتے ہین کہ ذوق اُن مہملات اور مزخرفات کا اس طرح سے
خیالات عوام کالانعام اور ابلہان بد انجام مین مستحکم اور مضبوط ہوا ہی کہ ساتہہ مسکا
یعنے میخ قضا اور قدر کے ان سے زایل نہین ہو سکتا ہی کر ین اس سبب سے حرج اور مرج
اور تعدیل اور تبدیل اور طعن اور تکفیر درمیان عوام کے پدیدار اور ظاہر ہوئے اور ایک
نہایت زمانا اس پر گذرا کہ اولاد اور احفاد اور اولاد در اولاد اور پوتے اور پڑپوتے
اور نواسے ان کے وجود مین آئے اور پیدا ہوئے اور ہونگے گویا بغض اور عداوت اہلبیت
اور اولاد اور پیروان اور شیعیان اہلبیت کی میراث مین لیے ہی اور ان کی مخالفت
کا طریق اختیار کیا ہی اور کرتے ہین اور ظالمون اور فاسقون اور اعدای خاندان

رسول کو جو تمام عمر بت پرستی اور شرب خمر مین بسر کئے تہی اون کو معصومان خاندان نبوت پر
مقدم رکہتے اور کرتے ہین اور جولاہی اور قصائے ایک دوسری سے روا نہین کرتے ہین اور
حال اور کار یہان تلک پہنچا ہی کہ نقلین اور روایتین اور حدیثین اور آیتین جو کچہ کہ حضرت
امیر ع اور باقی ائمہ معصومین ع سے پہنچین اور وارد ہوئی ہین کہ ساتہہ اتفاق علماؤن اور
عالمون کے معصوم اور مطہر اور طیب اور طاہر ہین قبول نہین کرتے اور منظور نہین رکہتے
ہین اور قول اور فعل معصومون کو اعتبار نہین کرتے ہین اور حدیث اور روایت جو کہ عائشہ
اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ اور عمرو عاص اور معاویہ سے پہنچی ہو اوسکا اعتبار کرتے
ہین جو ہر ایک ان مین سے مدبرین اہل روزگار اور اخس اور اردون جمیع کفار ہین اور ساتہہ
اعتقاد تمام اہل اسلام کے طعن اور لعن اس گروہ کے واجب تر ہی عبادتون سے ای ابراہیم
تو اپنی صدیق اکبر اور فاروق اعظم سے کیا فضیلت رکہتا ہی لا اور ظاہر کر تا سنو مین
کہ کون صدیق اور فاروق تمام عالم پر ثابت اور صادق ہی اور یہہ بمحض قول کے تمسخر ہی
بیان کر کہ کس جہتہ سے اور کس علم اور فضیلت اور زہادت سے اور کس تقوی اور طہارت
سے اور کس بندگی اور عبادت سے اور کس سخاوت اور مروت اور ساتہہ کس دلیری
اور شجاعت اور کونسی لڑائین جو بہت سے کی ہین اور کونسی بہت دلیرون اور شجا
عون کو مارا ہی اور دست برد محکم کونسا کیا ہی اور کونسی مشکل کو حل کیا ہی اور کون معجزہ
اور کرامت انسے واقع اور صادر اور ظاہر ہوئے ہی ای ابراہیم تیری پیشوای متقدمین
جو کہ متابعت کفر اور ضلالت کی کرتے تہی زر اور روپی اور مال بہت سا صرف کرتے
اور دیتے تہی تا علی الرغم یعنے ضد پر حضرت امیر ع کی حکایتین اور قصین بے اصل وضع کرین
اور بناوین غیر ذات کے حق مین جیسے رستم اور اسفندیار اور کیکاوس اور کیقباد اور زال
اور عبزہ کے حق مین ترتیب کر کے آفاق اور اسواق اور کوچہ اور بازار مین پڑہا کرتے اور
شہرت دیا کرتے اور ہر ایک کے واسطے طرح طرح اور عنوان عنوان کی شجاعت اور دلاوری مشہور
کرتے تہی اور شہرت دیتے تہی حضرت امیر ع کے شجاعت اور دلاوری پہ اور محاربات اور شجاعتین

شجاعتین اور دلیریان کفار کے اپنی دفترون مین لکہتے اور ثبت کرتے تہے اسلیئے تاکہ مردمان یعنی لوگ
ذکر شجاعت اور بیان دلاوری حضرت امیرؑ کو نکرین اور بہول جائین اور محاربات اور جنگین
حضرت امیرؑ کو بالکل فراموش کرین اور باوجود اسکے پہر کہتے ہین کہ ہم عداوت اہلبیتؑ کی
نہین رکہتے ہین اور اظہار محبت اہلبیتؑ بہی کرتے ہین ای ابراہیم فضلیت کے معنی کر اور کہو
کہ کس چیز سے حاصل ہوتے ہین ثواباً من عند اللہ بیان کر کہ افضلیت کی کیا معنی ہین اور ثواب
اوسکا کس رہگذر سے حاصل ہوتا ہی کہ کسی پر ایک اہل عالم سے ثابت نہین اور سنا نہین
ہی اور قرآن اور حدیث اور اخبار مین واقع نہین ہوا ہی ذرا اپنی داڑہی سے شرم کر
اور ترک ان جہلات کو کر اور جان کہ اوائل زمان خلافت سے تا غایت اور آخر بنائے مذہب
اور ملت تمہاری کے اوپر تعصب اور عناد اور ظلم اور تعدی کی ہوئی ہی اور کسی ایک کو سادات
اہلبیت سے اور علمائے شیعہ اور سایر محبان اور موالیان انکی کو مجال بحث اور جدل کی
ندی کہ مذہب اہلبیتؑ کا اظہار کرین بلکہ انکی قتل کا قصد اور ارادہ کرتے اور کہتے ہین کہ یہ
اشد کفار ہین اور لوگون کو تحریص اور ترغیب کرتے تہی انکے قتل پر اس ڈر سے کہ تم کو
فضیحت اور رسوا نکرین اور تمہاری مذہب کا ابطال کرین یعنی تمہاری مذہب کو باطل کرین
اور کفر اور ظلم اور فسق تمہاری امامون اور پیشواؤن کا کہ اعدا اور دشمنان حضرت رسول
اور آل اور اہلبیت اوسکے ہین تمہاری اوپر ثابت کرین جیسے کہ مینے ثابت کیا اس
مجلس عالی مین سامہنے دولت اور اقبال خلیفہ زمان کے اور جان ای ابراہیم کہ تمام عقلا اور
داناؤن پر ثابت ہی کہ تم دشمن اور اعدای اہلبیت رسولخدا ہو اور امام اور پیشوا تمہارے
قاتل اور اعداء اہلبیتؑ تہی اور ابای عداوت اور نفاق جو کہ سامہنے حضرت رسولخدا
کے رکہتے تہی اور اوسکو اظہار نہین کر سکتے تہی خدا نے اپنی رسول کو اوس سے خبر دیتی یہان
تلک کہ بعد رحلت حضرت رسول کے اوسکو یعنی عداوت اور نفاق کو ظاہر کیا اور انتقام
اوسکے اہلبیت سے لیا اور تم بہی اونکی پیروی کرتے ہو اور آل اور اہلبیت رسول سے
منحرف ہوتے ہو اور اونکی پیرو اور شیعون کو عالم مین نہین رکہتے ہو اور اونکی نسل کو منقطع

کرتے ہو اور پہر دعوای اسلام اور مسلمانی کا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم دین محمدؐ پر ہین واللہ کہ محمدؐ تم
سے بیزار ہین تمام علما بیکبار بولے کہ ہم بہی دشمنان اور اعداء اہلبیت محمدؐ سے بیزار ہین اور
اوس سے جو کہ ساتہہ انکی مقام عداوت مین ہی حسینہ نے کہا خدا کی قسم تم جہوٹ بولتے ہو
تمہاری دل مملو اور بہری ہوئے عداوت اور دشمنی اہلبیت اور انکے پیروؤن سے ہین مین
حضور مین خلیفہ زمان کی تم پر ثابت کرتی ہون جسطرح سے کہ مین کہتی ہون ای ابراہیم عید قربان
کے دِن کہ علما اور مشایخ اور دانا اور سایر عوام الناس تمہاری مصلاء عیدگاہ مین حاضر ہوتے
ہین جبکہ خطیب منافق منبر پر جاتا ہی اور قصہ حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت سمعیلؑ کی قربانی کرنیکا
بنیاد اور شروع کرتا ہی تم گریہ اور بکا آغاز کرتے ہو اور ہائے ہائے واڑہین مار کر روتے ہو اور
جسوقت کہ سنتے ہو کہ حضرت ابراہیمؑ نے چہری ہاتہہ مین لی اور ارادہ ذبح سمعیلؑ کا کیا
اسوقت فریاد اور فغان کرتے اور پگڑیان سر پر سے دی مارتے اور پہینک دیتے ہو اور
حال آنکہ کچہ زخم اور جراحت حضرت سمعیلؑ نہ پہنچی تہی عاقبت الامر یعنے آخر کار گوسفند
یعنے دُنبا خدا نے بہیجا واسطے قربانی کے اور گوسفند کو قربانی کیا جو ہر روز اون گوسفند دنبے
ہزارون اطراف عالم مین کشتہ اور ذبح ہوتی ہین روتے اور پیٹتے اور فریاد اور فغان
واسطے ایک گوسفند یعنے دُنبے کے کرتے ہو کہ قریب چہار ہزار برس کے اس پر گذری
ہین اور ہر شہر و دیار اور ہر بلد اور امصار مین جو ایک شیعہ یا ایک مؤمن یا ایک دوستدار
اہلبیتؑ کو دیکہتے ہو کہ واسطے نور دیدہ رسول خدا اور جگر گوشۂ علی مرتضی اور فرزند
ارجمند حضرت فاطمہ زہراؑ اور برادر جان برابر امام حسن مجتبی سیدی شباب اہل الجنۃ
امام حسین مظلوم شہید کربلاؑ محرم یا عاشورا یا سوا اسکے اور دو تو نہین اگر کوئی روتے
اور گریہ اور زاری اور نوحہ و بیقراری کرے تو کہتے ہو کہ یہہ رافضی اور اہل بدعت ہی باوجود
اسکے کہ حضرت اسمعیلؑ کے جد بزرگوار مثل جد امجد حضرت امام حسینؑ کے نہتی اور باپ اونکی مانند
انکی باپ کے اور مان اونکی مانند انکی مان کے اور بہائی اونکی مثل انکے بہائی کے اور فرزند اونکے
مانند انکے فرزند کے نہتی بہت سے ملاعین بے حمیت اور کافران اور ظالمان اور منافقان متفق

امتّ نے ساتھہ آنحضرت کی غدر اور مکر کرکے اوسکو بلاکر نہایت ظلم اور ستم سے آنحضرت
کو شہید کیا اور سر مبارک آنحضرت کو نیزہ پر سوار کیا اور حرم محترم اوس جناب کو
لوٹا اور غارت اور اسیر کیا اور ہفتاد و دو تن یعنے ستّر اور دو آدمی احباب و اصحاب
اور برادر اور برادرزادہ اور فرزندان آنحضرت کو شہید اور قتل کیا اور اونکی سرون
کو نیزون پر سوار کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا اگر ایک مؤمن اونکی واسطے دلتنگ
ہو اور گریہ اور زاری اور نوحہ اور بیقراری اور ماتم داری کری تو کہتے ہین کہ یہہ
رافضی اور اہل بدعت ہی یہہ کیا انصاف ہی کہ حضرت امام حسین ع کو قتل اس سے دو
سو یا تین سو برس کا عرصہ گذرا کہ شہید ہوئے ہین اونکو یاد کرکے رونی کوئی وہ رافضی
اور اہل بدعت ہی ای ابراہیم کیونکر لایق اور سزاوار اور شایستہ ہی کہ واسطے ایک
بکری یا گوسفند کی جو چہار ہزار برس گذری رووین اور فراموش نکرین اور نہو سکے
کہ واسطے قرۃ العین رسول اور جگر گوشہ بتول کے جو بعد دو سو یا زیادہ برس کے شہید ہونکو
ہوئے روئین اور ماتم داری کرین حیف صد حیف و افسوس صد افسوس ای ابراہیم جبکہ حسینیہ
نے سخن کو یہان تلک پہنچایا ہاتھہ سر پر مارا اور مقنعہ سر سے پھینک نوحہ و زاری اور ہائی ہائی
رونا آغاز کیا اور کہتی تھی وہ حسین جو دوش مبارک حضرت رسول پر سوار ہوتا تھا اور
اپنی پاؤن کو حضرت رسول پہ مارتا اور کہتا تھا کہ جلدی جلدی چلو حضرت رسول ساتھہ اس
حرکت کے فخر کرتے تھی اور فرماتے تھی کہ ای حسین نیک سواری ہے تو اور بھائی تیرا حسن اور
تم دونون نیک سوار ہو اور نیک ہی باپ تمہارا اور نیک ہی مرکب تمہارا حیف صد
حیف کہ حلق مبارک حسین جو بوسہ گاہ حضرت سیّد کائنات ص اور سرور موجودات اور
فخر عالم اور عالمیان کا تہا ساتھہ تیغ بیدریغ کے کاتا اور سینہ بے کینہ پر اوسکے گھوڑی
دوڑائے اوسکے قاتلون کو تم اپنا امام اور پیشوا جانتے ہو یہہ کہتی تھی اور روتی تھی واسطے
گریہ اور رونے سے تمام لوگ حضار مجلس کے گریہ اور زاری اور شیون اور بیقراری
بلند ہوئے یعنے سب لوگ رونی لگی ہارون رشید ڈرا کہ مبادا فتنہ برپا ہو یعنے

ایسا ہو کہ فتنہ اوٹھی اوسیوقت حکم کیا کہ خلعت فاخرہ اور لباس بہاری واسطے حسینہ کے
لاوین اور حسنیہ کے مباحثہ کو منقطع اور موقوف کیا حسینہ نے کہا ای خلیفہ زمان مجھی اتنی مہلت
دی کہ تا مین اوس سے ایک سوال اور کرون اور باب کو تمام اور ختم کرون کہا بول حسینہ
نے کہا ای عالمون اور فاضلون جو حاضر ہو تمکو قسم دیتی ہون اوس خدا کی جو معبود ہی
ساری عالم کا سچ کہو کہ کہین کسی کتاب مین یا حدیث مین دیکہا یا سُنا ہی کہ حضرت
پیغمبر کسی حال مین یا مسجد یا کوئی اور جگہہ مین جو بیٹہہ ہتی کسیکو حضرت علی پر مقدم رکہتی
اور امیر کرتی تہی یا کیا ہوگا سب عالمون نے تصدیق کیا اور کہا کہ حضرت پیغمبر نے کسیکو
مقدم اور امیر نہین کیا حضرت علی پر حسنیہ نے کہا جبکہ خدا اور رسول نے کسیکو اوس
حضرت پر امیر اور مقدم نہین کیا تب تم کیون کر جایز اور روا رکہتی ہو کہ بعضی جاہلان
اُمّت سے اوپر آنحضرت کی امیر اور بہتر اور مقدم رکہتی اور کرتی ہو ای ابراہیم
جسوقت کہ حضرت رسول نے سورہ براءت ابابکر کو دیکر ساتہہ ایک خلق انبوہ
اور عظیم کے بہیجا کہ سورہ براءت کو مکہ معظمہ مین لیجاوی اور کافرون پر پڑہی
تب حکم الٰہی ہوا کہ اوس سے لیکر حضرت امیرؑ کو دو کہ وہ جناب تن تنہا یعنی اکیلا
لیجاکر کفار مکہ پر پڑہی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا یُؤَدِّی بِھَا عَنْکَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْکَ
یعنی ادا نہین کرتا اور کریگا اوسکو تیری سے مگر تو یا کوئی مرد جو تجہسے ہو اسکو ادا
کریگا انتہی حضرت رسولؐ نے حضرت امیرؑ کو بہیجا کہ سورہ براءت ابی بکر سے لیکر اوسکو
اور اوس لشکر خلق انبوہ کو پیچہی پہرایا ابابکر شرمندگی سے نہوسکا طرف مدینہ کی متوجہ
ہووی حضرت امیرؑ سے استدعا کی کہ کسیکو بہیجکر خدمت مین حضرت رسول کے
میری واسطے رخصت حج کی حاصل کیجئیے کہ مین مراجعت نکرون یعنی پہر دن اور
تمہاری خدمت مین رہون حضرت امیرؑ نے بنا بر امتثال حکم الٰہی اور فرمان
برداری حضرت رسالت پناہی کے ابابکر کو پیچہی پہرا اور آپ تنہا یعنی اکیلے
تشریف لیگئے اور سورہ براءت کو کفار مکہ پر پڑہی اور سنائی فَاِذَا انْسَلَخَ

انسلخ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَ
اُقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ یعنے پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے پہر مارو تم مشرکون
کو جہان پاؤ اونکو اور پکڑو اونکو قیدمین اور باز رکہو اونکو طواف مسجد حرام سے اور
بیٹہو واسطے اونکے ہر گہاٹ کی جگہہ پر انہتی اور اسیطرح کتنی شرطین جو مقرر ہوئی
تہین اور بعضی حکم الٰہی جو تہی سب اونکو پہنچایئے اور کسی نے اہل امت سے انکار اسکا
نہین کیا ہے ای ابراہیم یہہ تمہاری کتابون مین مسطور اور مذکور ہے یا نہین ابراہیم
نے کہا سچ ہے کسیکو اسمین انکار نہین ہے اور کوئی انکار نہین کرسکتا حسنیہ نے
کہا ای ابراہیم جسوقت کہ حضرت رسولؐ حالت نزع مین تہے اوسوقت اسامہ بن
زید کو سردار لشکر کا کیا اور فرمایا کہ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ جَيْشِ الْاُسَامَةِ
اِلَّا عَلِيَّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ یعنے لعنت خدا کی اوس پر ہووے جو
تخلف کرے اور پہرے لشکر اسامہ سے اور تحت رایت اوسکی مین نہو یعنی اوس
کے حکم مین نہووے مگر حضرت علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس کہ یہہ دونون
اون مین سے نہین ہین اور حضرت پیغمبر اس بات کی تکرار کرتے تہے اور ابابکر
اور عمر اوس کلام حضرت کو نا سنا جانتے تہے اس خوف سے کہ اگر یہہ جاوین
تو مبادا حضرت رسول اپنے واسطے مقام مقام مقرر کرین یعنے تہر اوین حضرت
امیرؑ کو اسامہ نے بنا بر حکم الٰہی کے کسیکو بہیجکر انکو بلایا اور طلب کیا ابابکر اور عمر نے
عذر کیا اسامہ سے کہ حضرت رسول نے ہمکو بلایا ہے یہہ کہکر دونون پہر کر چلے آئے
حضرت رسول نے اون پر غضب کیا اور بہت خفا ہوئے یہانتلک کہ متوجہ عالم
بقا کے ہوئے یعنے رحلت کیئے انہونے حضرت پیغمبر کو چہوڑکر سقیفہ بنی ساعدہ مین گیئے
اور امر خلافت مین منازعہ کیا تا یہہ کہ خبر اسامہ بن زید کو پہنچی اوس نے کسی
شخص کو ان کے پاس بہیجا کہ تم نہ کرا اور تا بعدار میری ہو تم کو امر خلافت سے کیا
کام ہے اور ساتہہ اتفاق جمیع امت کے ہے کہ بعد رسولخدا کے ہی نوکر اور

اور تابعدار اسامہ بن زید کی تہی اور اگر ان کو لیاقت خلافت اور امامت اور
وصایت ہوتی تو چاہیئے تہا کہ اسامہ بن زید انکا نوکر اور تابعدار اور اونکی تحت
رایت مین ہوتا اور جبکہ حضرت رسولخدا وقت رحلت سے تا نفس آخر تک ساتہہ
اجماع امت کے ان پر غضبناک اور خفا رہی ہتی تب بلاشک خدا بہی ان پر
غضبناک اور خفا ہوگا اور یہہ تمہاری تمام کتابوںمین لکہا اور مسطور ہی اور اسکا انکار
نہین کر سکتے ہو کہ ابا بکر اور عمر نوکر اسامہ بن زید کے ہتی اور اوسکے ساتہہ نہین گئے اور
مخالفت خدا اور رسولؐ کی کئے اور خدا اور رسول ان سے ناراض اور غضبناک ور خفا ہوتے
اور رہی اور جس سے کہ خدا اور رسول ناراض اور غضب ور خفا ہووین البتہ عذاب ابدی
یعنے ہمیشہ اوسکے متوجہ ہوگا ابراہیم اور سب علما شرمندگی سے خلایق کے سر نیچے ڈالے ہتی
حسُینیہؑ نے کہا الحمد للہ والمنہ کہ بدولت خلیفہ زمان اس شکستۂ ناتوان نے فضایل
اور مناقب اہلبیت رسولخدا کے اور کفر اور زندقہ اور ظلم اور مخالفت اعدای اہلبیت
رسول خداؐ کے جو کچہ اور جتنا کہ میری دل مین تہا اور مین اپنی خاطر مین رکہتی ہتی
علانیہ اور بیخوف اور دہشت کے مین نے ظاہر کیا اور الزام اعدای دین کو ساتہہ
حجت اور براہین کی مین نے دیا اور کیا اور کوئی محبان خاندان اہلبیتؑ سے
ساتہہ اس دولت کے موفق اور مؤید ہوا تہا جو یہہ کنیز ضعیف ہوئی اگر خلیفہ
زمان کو ملالت ہوتی تو بخدا قسم ہرگز منقطع اور عاجز ہوتی دلیل قایم کرنے مین
اوپر حقیقت مذہب اہلبیت رسالتؐ کے انکے فضایل اور مناقب اتنی بیان
کرتی اور کہتے کہ سننے والون کو قوۃ احصاء اور شمار اور اوسکے گننی کے ہو
نی آخر کار یحیی بن خالد برمکی نے منہہ ابراہیم کیطرف کر کے کہا کہ اوس نے کچہ تقصیر کیے
ثابت کرنے مین اپنی مذہب کے پہر یحیی اور تمام سلاطین اور امرا اور اعیان اور
اکابر اور اصاغر نے موافق اور مخالف سے جو کہ اطراف ممالک اور اکناف
عالم سے اوس مجلس مین حاضر ہتی حسُینیہ کو دعا اور تحسین اور آفرین کرتے ہتی

کرتے تھے اور شاباش دیتے تھے اوس دن چارسو آدمیون نے اپنی مذہب کو
تغیر اور تبدیل دیکر طریق اور مذہب اہلبیت عصمت اور طہارت ع کا اختیار
کیا اور ہارون نے اوس دن سے پہر ارادہ قتل سادات کا نکیا اور متعرض اور
مزاحم شیعون کا نہوا اور حکم کیا کہ حسنیہ کو دوسری دفعہ خلعت فاخر دیوین
اور بہت سے نوازش کی اور اوسکی خواجہ کو بموجب شرط کے صد ہزار یعنی سو
ہزار زر خلیفتی ساتہہ خلعت فاخر کے دیا اور نوازش کی اور حسنیہ کو بلا کر
آہستہ کہا کہ اس شہر سے چلیجا جہان تیرا دل چاہے مبادا کہ تجھکو قتل کرین
حسنیہ اور اوسکا خواجہ نے پائی تخت ہارون کو بوسہ دیکر اور دعا و ثنا بجا
لاکر مجلس سے اوسکے شگفتہ خاطر اور خوش حال ہو کر باہر آئے اور پسر عم ہارون
یعنے ہارون کے چچیری بہائی نے جو محبان خاندان اہلبیت رسالت صہ کا تہا
اور تمام جو کے محب تہے اُنہون نے حسنیہ کو بخشش اور نوازش کی ابراہیم شرمندہ
اور روسیاہ کرسی زرین سے اُٹہکر ساتہہ ابو یوسف اور شافعی
اور دوسری روسیاہون کے جو افسار تقلید گردن مین ڈالکر راہ عداوت
اہلبیت ع کی چلتے تہے اوس مجلس سے باہر گئے خلایق اور پسر عم ہارون ساتہہ
انکے تمسخر اور ہنسی اور مسخری کرتے تہے اور ٹہٹہے مارتے تہے حسنیہ ساتہہ اپنی
خواجہ کی اور جمعیت کثیر کے شہر بغداد سے نکلکر متوجہ مدینہ منورہ حضرت رسول
کے ہوئے اور اپنی تئین بیچ خدمت حضرت امام رضای علیہ السلام اور باقی سادات
اہلبیت کے پہنچایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى وِلَايَتِ اَهْلِبَيْتِ الَّذِيْنَ هُمْ شُمُوْسُ الْهِدَا
يَةِ وَبُدُوْرُ الدُّجٰى وَعَلَى الْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِهِمِ اللِّئَامِ الْمَلْعُوْنِيْنَ فِي الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ امّا بعد بر دوستان خاندان نبوة صہ پوشیدہ نماند کہ چون
نسخہ ابصار المستبصرین و رسالہ حسنیہ کمیاب بود و طالبان این دو رسالہ بسیار لہذا این بندہ
کمترین میرزا احمد علی این دو رسالہ شریفہ را بزبان اردو چہاپ نمودم رسالہ ابصار المستبصرین
را در متن و رسالہ حسنیہ را در حاشیہ امید کہ مطبوع طبائع خاص و عام گردد بتاریخ ۵ جمادی الاول
١٢٨٩

الحمد لله رب العالمین

تمام شد رسالهٔ شریفهٔ حسینیه

در سنه ١٢٨٦ هجریه مقدسه نبویه ص